New era Magazine
NEW ERA MAGAZINE
تازہ مردہ چائیے
از قلم ام رباس
www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

تازہ مردہ چاہیئے

ازام رباس

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆

گزشتہ سے پیوستہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس خوشگوار صبح کے بعد دن کتنا خوشگوار ہو گا اس کا اندازہ کوئ نہیں لگا سکتا تھا

۔۔۔۔۔۔۔

بہت سے دن گزرنے پر ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے سب ٹھیک ہے در حقیقت ایسا تھا نہیں

گزرتے وقت کے ساتھ صائم اپنی زندگی معمول پر لانے میں کافی حد تک کامیاب رہا تھا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہیں حریم نے دوبارہ سے نئ چھوٹی سی دنیا سجائ تھی جو کہ چار نفوس پر مشتمل تھی

احمد صاحب، صائم، حریم اور سمیر۔۔۔۔۔

پرانا گھر بیچ کر وہ پوش علاقے میں ایک کاٹیج میں شفٹ ہو چکے تھے

سمیر بھی اب چار سال کا ہو گیا تھا۔۔۔۔

زندگی سبک رفتاری سے جاری تھی۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب اور سمیر کافی دیر سے لاؤنج میں بیٹھے ہوئے تھے "

حریم کچن میں شام کی چائے کی تیاری میں مصروف تھی تب ہی باہر سے بلی کی تیز چیخ سنائی دی۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم نے گھبرا کر تیزی سے باہر کی طرف جاتے ہوئے خوف سے آنکھوں کو میچا ۔۔۔۔۔۔۔

لان کی طرف جانے والا دروازہ دھکیلتے ہی سامنے کا منظر دیکھ کر حریم حواس باختہ ہی ہو گئ تھی۔۔۔۔

سمیر نے دونوں ہاتھوں میں بلی کو دبوچا ہوا تھا اور عجیب سی مسکراہٹ نے اُسکے چہرے کا احاطہ کیا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

بلی کی مردہ گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی اور اسکی اُدھڑی ہوئ گردن سے بھل بھل خون نیچے زمین پر گر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سمیر کے کپڑے بھی خون آلود ہو رہے تھے

حریم نے آگے بڑھ کر جلدی سے سمیر کے ہاتھوں سے مردہ بلی کو چھڑایا اور پھر سمیر کو اپنی آغوش میں لے لیا سمیر کا اسطرح بلی کو مار دینا اور مسکرانا حریم کو پانچ سال پیچھے لے

گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کس قدر مشکل سے انھوں نے اُس عزاب سے جان چھڑائ تھی۔۔۔۔۔۔

سوچتے ہی حریم کے رونگٹے

حریم نے بلی کے مردہ جسم کو اٹھا کر کیاری میں رکھا اور سمیر کو گود میں لے کر گھر کے اندرونی حصے کی جانب مڑ گئ۔۔۔۔۔۔

جب احمد صاحب اور صائم نے حریم اور سمیر کو خون آلود ہاتھوں کے ساتھ دیکھا تو وہ بھی پریشان ہو گئے

احمد صاحب نے پریشانی سے حریم سے پوچھا۔۔۔۔۔۔؟

کیا ہوا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ خون۔۔۔۔۔!

یہ کیسے لگا ہاتھوں پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

حریم نے احمد صاحب کی بات سنی اور بولی

ابو پہلے ذرا ہاتھ دھولوں پھر سب بتاتی ہوں۔۔۔۔

یہ بول کر حریم سمیر کو گود میں لیے ہوئے ہاتھ دھونے چلی گئ۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد حریم باہر آئی اور احمد صاحب اور صائم کے پاس ہی لاؤنج میں بیٹھ گی

احمد صاحب نے تشویش سے حریم کی طرف دیکھ کر پوچھا کیا ہوا تھا بیٹا اتنا خون تم

دونوں کے ہاتھوں پر کہاں سے لگ گیا۔۔۔۔۔۔!

حریم نے احمد صاحب کا سوال سن کر صائم اور احمد صاحب کو دیکھا اور بولی۔۔۔

میں جب کچن میں تھی تب بلی کی چیخ سنی جیسے اس کو کوئ چوٹ لگی ہو۔۔۔۔۔۔۔

جب میں باہر گئ تو صائم دونوں ہاتھوں سے مردہ بلی کو دبوچا ہوا تھا اور بلی کی کٹی ہوئ

گردن سے خون نکل رہا تھا اور یہ ہنس رہا تھا بڑی عجیب سی ہنسی۔۔۔۔۔

میرے حساب سے تو اس کو ڈرنا چاہیے تھا اتنا خون دیکھ کر مگر وہ خوش تھا۔۔۔۔

ابو مجھے بہت ڈر لگا اس کو دیکھ کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم کی بات سن کر صائم نے حریم کی پریشانی دیکھ کر اس کو کہا۔۔۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے تمھارا وہمم تھا۔۔۔۔۔

نہیں صائم..... کہیں وہ پھر سے تو نہیں آ گیا۔۔۔۔۔؟

نہیں کچھ نہیں ہے۔۔۔۔۔۔!

ضویا۔۔۔۔۔۔۔

ضویا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی مما۔۔۔۔۔۔۔

ادھر آؤ۔۔۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔۔

ضویا نے سارا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔۔۔

ہاتھ دیکھاؤ اپنے۔۔۔۔۔۔!

ضویا سارا کی بات سن کر کچھ ہچکچائی اور پھر اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کی آستینوں کو

اوپر کیااور ماں کے سامنے دونوں ہاتھ کر دیے۔۔۔

ضویا کے دونوں ہاتھوں پر مختلف جگہوں پر دانتوں کے سوراخ نما نشان پڑے ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم کی بات سن کر احمد صاحب کا دل اسکے غم سے بھر گیا۔۔۔،

پتہ نہیں کیا گذری تھی اس لڑکی پر اور کیا ہوا تھا اس لڑکے صائم کے ساتھ جو یہ اِسقدر بلک کر روتی ہے اور معطل حواسوں سے صائم کو پکارتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں ناابو جلدی چلیں۔۔۔،

صائم بلا رہا ہے نا۔۔۔۔۔؟

ہاں بیٹا آؤ چلیں، صائم بلا رہا ہے۔۔۔

بے ربط گفتگو، بے وجہ ہنسنا تمام راستے حریم کی حرکتیں دیکھ کر احمد صاحب کو یقین ہو گیا کہ اس لڑکی کی دماغی حالت اب ٹھیک نہیں رہی، چلتے چلتے، کبھی نیچے بیٹھ جاتی، اور کبھی روتے ہوئے کہتی۔۔۔۔

"ابو میں تھک گئی گودی میں لیں"

،

"ابواب گودی نا"۔۔۔۔۔

بہت مشکل سے احمد صاحب اُسکو گھر لانے میں کامیاب ہوئے۔۔۔۔

گھر پہنچ کر انھوں نے دروازے پر دستک دی۔۔۔۔ ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔

کافی بار دستک دینے کے بعد گھر کے اندر سے ایک نسوانی آواز آئی۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ایک منٹ آتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی جب سامنے نظر اٹھی۔۔۔دروازے کے عین سامنے ایک زرد رنگت والی لڑکی کھڑی تھی مٹی سے اٹے کپڑے۔۔،بکھرے بال۔۔۔،

مگر مسکراہٹ، غم۔۔۔،اور تھکن کے تاثر والی لڑکی۔۔۔،

شگفتہ علی نے سوالیہ نظروں سے احمد صاحب کو دیکھا۔۔۔۔۔۔

شگفتہ راستہ چھوڑو۔۔۔۔!

،

شگفتہ بیگم ابھی تک بیچ دروازے میں جو کھڑی تھیں اوہ۔۔۔۔یہ کہتے ہوئے دروازے کے بیچ سے ہٹ گئیں۔۔۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔۔،؟

احمد صاحب۔۔۔۔۔۔۔؟

تھوڑی دیر میں بتاتا ہوں۔۔،پہلے تم اس بچی کو منہ ہاتھ دلا کر کپڑے بدلوادو، پھر کچھ کھلا پلا کر اسکو سلانا بھی ہوگا۔۔۔۔۔،

پھر بعد میں بیٹھ کر آرام سے ساری تفصیل بتاتا ہوں۔۔۔۔۔،

حریم تب تک ایک صوفے پر بیٹھ کر اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے کھُجانے میں مشغول تھی۔۔۔۔۔،

شگفتہ نے انکی ساری بات سن کر، حریم کو دیکھا۔۔۔۔، کھُجلی ہو رہی ہے بیٹا سر میں، انھوں نے شفقت سے پوچھا۔۔،ہاں امی بہت کھُجلی ہو رہی ہے۔۔۔۔،

اُسکے منہ سے امی سن کر شگفتہ علی کا رنگ دل کے زرد ہو گیا، کیا کیا نا یاد آیا تھا انکو اس لڑکی کے منہ سے امی سن کر۔۔۔۔۔

آؤ بیٹا ہم اوپر کمرے میں چلتے ہیں، پھر کھانا کھائیں گے۔۔۔۔۔،

کمرے میں امی۔۔۔،میرے کمرے میں آئیں چلیں حریم نے آگے بڑھ کر محبت سے شگفتہ بیگم کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔۔،

حریم کو سہارا دے کر اوپر کمرے تک لانے میں ہی شگفتہ بیگم کی حالت غیر ہو گئی انہوں نے بیڈ پر بٹھا کر کچھ دیر رُکنے کا کہا اور گہری گہری سانسیں لینے لگیں۔۔۔۔۔

کچھ دیر بیٹھ کر انھوں نے حریم کو ایک سوٹ دیا کہ پہن لو۔۔۔،اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔

کچھ دیر بعد کمرے میں داخل ہوئیں تو حریم الٹی قمیض پہن کر بیٹھی تھی یہ دیکھ کر شگفتہ بیگم کو اُسپر بے حد ترس آیا۔۔۔۔،

اچھا میں اپنی بیٹی کو ٹھیک سے قمیض پہنا دیتی ہوں،۔۔۔۔۔

قمیض ٹھیک کرتے ہوئے انہیں محسوس ہوا کہ جیسے انکے ہاتھ پر کچھ چپچپا سا سیال لگا ہے ۔۔۔ہاتھ دیکھ کر انکے رونگٹے کھڑے ہو گئے پورا ہاتھ خون میں تر تھا اور حریم کے پیٹ کی طرف قمیض پر بھی کافی خون لگا تھا , ... فوری طور پر انھوں نے حریم کو لٹا کر اسکے

پیٹ پر دیکھا تو بے اختیار انکے منہ سے چیخ نکل گئی۔۔۔۔آہ۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔۔؟

ایسا لگتا تھا کہ جیسے حریم کے پیٹ کو چاک کر کے پھر سے سیا گیا ہے۔۔۔۔۔پیٹ کے تازہ زخم میں سے خون رس رہا تھا۔۔۔۔،

شگفتہ بیگم نے فوری طور پر خون صاف کر کے مرہم لگایا اور احمد صاحب کے پاس نیچے جا کر سارا معاملہ پوچھنے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔

سیڑھیاں اتر کر نیچے آئیں اور احمد صاحب کو حریم کے زخم کے بارے میں بتا کر پوچھا۔۔۔۔

احمد صاحب کون ہے یہ لڑکی۔۔۔۔؟

اِسکی اسقدر خراب حالت کیوں ہے۔۔۔؟

آپکو یہ ملی کہاں سے ہے۔۔۔۔۔؟

قبرستان سے ملی ہے جہاں سمیر دفن ہے۔۔۔۔

یا میرے اللہ۔۔۔۔۔۔

اب کیا ہوگا خوفزدہ ہو کر کہا۔۔۔اور منہ پر ہاتھ رکھ کر وہ وہیں پریشان کھڑی کی کھڑی رہ گئیں۔۔۔۔وہ پھر آ گئے۔۔۔۔۔۔؟

ہاں لگتا تو ایسا ہی ہے یہ شاید کل رات وہاں کسی صائم کے ساتھ آئی ہو گی۔۔

مگر شگفتہ میری سمجھ میں ایک بات نہیں آ رہی

"انھوں" نے اِسکو کیسے زندہ چھوڑ دیا وہ تو کسی کو زندہ نہیں چھُوڑتے۔۔۔؟

احمد صاحب نے پیشانی مسلتے ہو تفکر سے کہا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پتا نہیں احمد اب کیا ہو گا مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔

تم پریشان نہ ہو اللہ ہے نا۔۔ تم اسکو کچھ کھلا پلا کر دوا دے کر سُلا دو وہ تو اپنے حواسوں میں نہیں ہے کہ کچھ بتا سکے۔ نجانے کون ہے۔۔۔؟

کہاں سے آئی ہے۔۔۔؟ کیا ہوا ہے اسکے ساتھ۔۔۔؟

جو بھی ہے احمد صاحب،

کچھ بہت بُرا گزرا ہے اسپر۔۔۔۔۔۔،

چلیں اب میں جا کر دیکھتی ہوں، بہت مشکل سے شگفتہ بیگم نے تھوڑا سا کھانا کھلا کر اسکودرد اور نیند کی دوا کھلا کر سُلایا اور نیچے آ گئیں۔۔۔۔۔

نیچے دونوں میاں بیوی پریشانی سے حریم کی حالت اور سمیر والے حادثے پر بات کر رہے تھے۔۔۔۔

کہ۔۔۔۔اچانک سے۔۔۔۔

ایکدم سے حریم کی دلخراش چیخ سنائی دی۔۔۔۔احمد صاحب نے شگفتہ بیگم کو دیکھا اور

"انکو پتا چل گیا"

۔۔۔،بول کر بہت تیزی سے سیڑھیاں چڑھنے لگے۔۔۔۔

کمرے میں داخل ہونے پر سامنے کا منظر دل دہلا دینے والا تھا۔۔۔۔۔

حریم کے پاؤں کے انگوٹھے پر دو دانتوں کے نشان بنے تھے اور ان سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔۔،

حریم بلند آواز سے بول رہی تھی۔۔۔۔ہٹو،چھُوڑو چھوڑدو۔۔۔۔۔۔۔۔کی آواز لگا رہی تھی اور چیخ رہی تھی اور اپنے اطراف ایسے ہاتھ چلا رہی تھی کہ جیسے کسی کو دھکا دے کر

ہٹا رہی ہو۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے فوراً آگے بڑھ کر حریم کو اپنی پناہ میں لے لیا، ہائے میری بچی۔۔۔۔

،کچھ نہیں ہوا بیٹا اُسکی کمر کو تھپکتے ہوئے انھوں نے کہا۔۔۔۔اور قرآنی آیات کا ورد کرتے ہوئے، اس پر دم کرنے لگیں۔احمد صاحب نے کمرے کا بلب جلایا اور کھڑکیوں کے پردے ہٹائے تاکہ دن کا اجالا اندر آسکے، کوئی نہیں ہے بیٹا، کچھ نہیں ہوا۔۔۔،

حریم کے مسلسل رونے پر انھوں نے اسکو دلاسہ دیا۔۔۔،اور فکر سے اسکے پاؤں کو دیکھا جہاں دو عدد دانتوں کے نشان واضح طور پر دیکھے جا سکتے تھے۔۔۔۔

اچھا بیٹا ایک منٹ تم بیٹھو میں پاؤں پر دوا لگا دیتی ہوں لگتا ہے کسی کیڑے نے کاٹ لیا ہے۔۔۔۔۔۔، نہیں امی ایک مونسٹر نے میرا پاؤں پکڑا تھا۔۔۔۔ حریم نے لرزتی آواز میں بتایا اور امی دو جانوروں نے بھی مجھے پکڑا تھا۔۔۔۔وہ کون تھے امی۔

۔۔۔۔۔؟

حریم کے معصومیت بھرے سوال پر

شگفتہ بیگم نے احمد صاحب کی طرف دیکھا اور حریم کو بات بدل کر کہنے لگیں، چلو ہم دوا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لگاتے ہیں پھر سب نیچے چلیں گے۔۔۔

وہاں آپ تھوڑا ٹی وی دیکھ لینا۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔؟جی امی میں کارٹون دیکھوں گی۔۔۔،

دوا لگا کر حریم، شگفتہ بیگم اور احمد صاحب نیچے لاؤنج میں آ گے۔

حریم کو ٹی وی کھول کر دینے کے بعد شگفتہ بیگم احمد صاحب کے پاس صوفے پر ہی بیٹھ گئیں۔۔۔

اب کیا ہو گا احمد صاحب ان کو پتہ چل گیا ہے۔۔۔وہ گھر تک آ گے ہیں۔۔۔

دیکھیں اِسکو نجانے کتنا خون پی کر گئے ہیں اس بچی کا اور پیٹ پر پہلے ہی کاٹنے اور سینے کے زخم ہیں وہ تو یہ بیچاری اپنے حواسوں میں نہیں ورنہ اسکا کیا حال ہوتا خوف سے۔۔۔؟

اگر آپ پہلے ہی کچھ کر لیتے تو نوبت یہاں تک نہیں پہنچتی۔آپ کو کچھ یاد بھی ہے۔۔۔بھیگتی آنکھوں سے انہوں نے شوہر کو کچھ یاد دلایا۔۔۔

سب یاد ہے۔۔۔۔۔۔شگفتہ،احمد صاحب نے دکھ بھرے لہجے میں کہا۔۔۔،

مگر آپ نے اس دن کے بعد اُنکو روکنے کے لیے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔۔

یاد ہے کیسے اس دن انھوں نے موت کا تماشہ بنایا تھا، کیا قصور تھا اسُکا بتائیں مجھے،

آپ کو کہا بھی تھا اتنے ویران علاقے میں گھر نہیں لیں مگر آپ نے میری ایک نہیں سنی اور سمیر بھی چلا گیا ہمیں چھوڑ کر۔۔۔،

وہ نہیں گیا تھا کہیں۔۔۔۔۔احمد صاحب نے غصے سے کہا۔۔،

ہاں نہیں گیا تھا صرف میری دوا لینے گیا تھا۔۔۔۔۔،اور انھوں نے اس کو ایسے دبوچا جیسے نجانے کب سے گھات لگا کر بیٹھے ہوں اسکے لیے۔۔۔۔۔۔۔

،میں نے بہت روکا تھا اس کو مت لاؤ دوا اس وقت رات کا ایک بج رہا ہے۔ سمیر نے کتنے پیار سے کہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

امی جی بس دو منٹ میں دوا لے آؤنگا، قصبے سے۔ پھر نہیں آیا۔۔۔۔۔۔،

اگر آپ اسُکے دستک دیتے ہی دروازہ کھول دیتے تو وہ اسکو نہیں کھاتے، میں نے تو کھولا تھا دروازہ تمھیں یاد نہیں ہے۔۔۔۔۔ مگر انہوں نے اُسکو اپنے دانتوں سے کھانا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔!

توآپ بچاتے تو۔۔۔۔۔۔۔! میرا بچہ میرے ہی گھر کے دروازے پر

زندہ اُدھڑتا رہا۔۔۔۔۔۔!

چیختا رہا۔۔۔۔۔!

مگر آپ نے پھر دروازہ نہیں کھولا اسکی چیخیں آج بھی میرے کانوں میں گونجتی ہیں،

اسکا خون۔۔۔۔۔، میرے سمیر کا خون دروازے کی دہلیز سے بہہ بہہ کر اندر آرہا تھا

۔۔۔۔!

مگر میں کچھ نہیں کر سکی اپنے بچہ کے لیے ان وحشیوں کی چپڑ چپڑ چبانے کی آوازیں روز مجھے اس رات کے جہنم میں پھینک دیتی ہیں،

احمد صاحب اب آپ سُن لیں کچھ بھی ہو سمیر تو چلا گیا اب اس بچی کو میں کچھ نہیں ہونے دونگی آپ نے ہر حال میں اسکو بچانا ہے ان درندوں سے وہ اب گھر کے اندر تک آگے ہیں۔۔۔۔۔! پھر سے اس علاقے میں دندناتے پھر رہے ہیں،

قبرستان میں کوئی نشان نہیں چھوڑتے یہ اپنا۔۔۔کوئی پتہ نہیں ہے کہاں سے آتے ہیں اور کہاں چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

سمیر کی جن دو انگلیوں کو آپ قبر میں دفنا کر آپ فاتحہ خوانی کرنے جاتے ہیں

نا۔۔۔۔۔۔ !

مجھے اسکے باقی جسم کا حساب دیں، میرا بچہ کسی جانور کا چارہ نہیں تھا۔۔۔۔۔

وہ ایک زندگی سے بھرپور لڑکا تھا

جو جینا چاہتا تھا۔۔۔۔۔۔

اچھا میں کچھ سوچتا ہوں تم ہمت کرو میں وعدہ کرتا ہوں اس لڑکی کو ہر حال میں بچاؤں گا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شگفتہ تم اسکا خیال رکھنا میں نے گھر کے چاروں طرف آیت الکرسی کا حصار کر دیا ہے

اور تم پر اور اس بچی پر بھی دم کر دیا ہے۔۔۔۔

کیسی بھی دستک ہو۔۔۔۔۔، کوئی بھی آواز دے دروازہ نہیں کھُولنا۔۔۔۔،

غور سے سن لو دروازہ نہیں کھُولنا۔۔۔۔ چاہے میری ہی آواز آئے۔۔۔۔

وہ پھر آئیں گے ہر جتن کریں گے گھر میں گھسنے کا، شیطان ہیں وہ مکر کریں گے۔

بس تم اچھی طرح سمجھ لو دروازہ نہیں کھولنا چاہے کچھ بھی ہو جاۓ اور اس بچی کو اکیلے

نہیں چھوڑنا۔۔۔۔،

اس گھر کے سوا اس وقت اس بچی کے لیے کوئی جگہ محفوظ نہیں ہے اسکے لیے کہیں آمان نہیں ہے ابھی۔۔۔۔۔۔

میرے پاس دروازے کی چابی ہے میں خود تالا کھول کر آجاؤں گا۔۔،

میں اب جاتا ہوں کوئی گاڑی تو ہو گی جس میں یہ بچی یہاں تک پہنچی۔۔۔۔۔۔

میں ڈھونڈتا ہوں جا کر شاید کوئی پتا کوئی سامان مل جائے اسکا تاکہ اس کے گھر اطلاع کر سکوں۔۔۔۔۔۔،

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں مغرب سے پہلے آجاؤں گا۔۔۔۔

اللہ کی امان میں سونپا۔۔۔۔

احمد صاحب کے جانے کے بعد شگفتہ بیگم نے حریم کو صوفے پر لٹایا اور سامنے باورچی خانے میں جا کر کھانا بنانے کی تیاری کرنے لگیں۔۔۔۔۔۔،

حریم کارٹون دیکھتے دیکھتے سو گئی تھی، شگفتہ نے اسکو چادر سے ڈھکا اور آیت الکرسی کا ورد کر کے ایک بار پھر اس پر دم کر دیا۔۔۔۔

تقریباََ آدھا گھنٹے بعد دروازے کے باہر ایک چھوٹے بچے کے رونے کی آواز آنے لگی

۔۔۔۔۔۔،

جیسے کوئی چھوٹا بچہ دہلیز پر بیٹھ کر رو رہا ہو۔۔۔۔۔،

کچھ دیر تو شگفتہ بیگم کو لگا کے یہ اُنکا وہم ہے مگر جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا یہ آواز تیز تر ہوتی جا رہی تھی اور آواز موٹی ہوتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

جیسے کسی چھوٹے بچے کی جگہ اب کوئی موٹی آواز والا مرد بچے کی طرح رو رہا ہو۔

۔۔۔۔۔۔،

شگفتہ بیگم کے بلند آواز میں قرآنی آیات کی تلاوت کرنے پر آواز ایکدم سے آنا بند ہو گئی۔۔۔۔

اف شکر ہے میرے اللہ۔یہ شیطان تو گیا۔۔۔۔۔

،کھانا بھی تقریباََ تیار تھا۔۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے حریم کو جگایا اور اسکو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلانے لگیں۔۔۔۔۔

کھانا کھاتے کھاتے انہوں نے حریم سےِ اسکا نام پوچھا،

کیانام ہے تمھارا بیٹا۔۔۔۔۔؟

حریم سے پوچھے گئے سوال کا جواب گھر کے باہر سے آیا۔۔۔۔۔۔!

دروازے کے باہر سے اچانک آواز آئی۔۔۔۔۔

حریم۔۔۔۔۔۔۔؟، حریم نے چونک کر دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔۔

حریم دروازہ کھولو۔۔۔۔۔!

حریم نے شگفتہ بیگم کی طرف دیکھا اور بولی

امی صائم آگئے دروازہ کھولیں۔۔۔۔!

شگفتہ بیگم نے حریم کو حیرت سے دیکھا اور کہا نہیں بیٹا یہ صائم نہیں ہے۔۔۔

نہیں امی صائم ہیں یہ انکی آواز ہے۔

دروازہ اب بری طرح دھڑ دھڑ آیا جارہ تھا۔۔۔۔۔۔۔

،

کھولو دروازہ کھولو، حریم۔۔۔۔!

ایک لڑکے کی آواز بار بار آرہی تھی۔۔۔۔،

شگفتہ بیگم نے مضبوطی سے حریم کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر سے قرآنی آیات کا ورد با آواز بلند شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

انکی قرت سُن کر باہر سے ایکدم عجیب پر سرار سی آواز آئی۔۔۔۔۔۔۔

اے بڑھیا۔۔۔۔۔!

کب تک روکے گی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اندھیرا تو ہونے ذرا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت دیر چلنے اور ڈھونڈنے کے بعد احمد صاحب کو ایک لال رنگ کی کار نظر آئی

قریب جا کر دروازہ کھولنے پر دروازے لاک تھے۔۔۔۔۔

اب کیا کریں۔۔۔۔؟

گاڑی کا کُھلنا بہت ضروری تھا۔احمد صاحب نے ایک بڑا پتھر اٹھا کر زور سے شیشے پر مارا

دو تین بار زور سے مارنے پر۔ شیشہ ٹوٹ گیا،

احمد صاحب نے کھڑکی سے ہاتھ اندر ڈال کر دروازہ کھولا اور گاڑی میں ڈھونڈنا شروع کیا، ایک بیگ اور ایک کاغذات کا کیس انکو ملا انہوں نے اُسکو کھولا تو اندر ڈرائیونگ لائسنس اور کچھ میڈیکل ڈاکومنٹس ملے۔۔۔۔ جس سے پتا چلتا تھا کہ وہ حریم نامی لڑکی امید سے ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

صائم کریم اور حریم صائم۔ کے شناختی کارڈ بھی ملے اور ایک سیل فون بھی جو شاید اس حریم نامی لڑکی کا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

عصر کا وقت ہو چکا تھا اب کسی بھی طرح احمد صاحب کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے گھر

پہنچنا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ اندھیرا ہونے کی صورت میں بہت بڑی مصیبت آجاتی۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے تیز قدموں سے گھر واپسی کا سفر شروع کیا۔۔۔۔۔۔

دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مغرب سے پہلے پہنچنے کی دعا کرتے ہوئے وہ راستہ طے

کرتے ہوئے گھر کے دروازے پر پہنچے

بس سورج غروب ہی ہوا چاہتا تھا۔۔۔

۔

احمد صاحب نے لاک کی چابی سے لاک کھولا اور سورج غروب ہونے سے پہلے وہ گھر کے اندر داخل ہو گئے دروازے کے سامنے صوفے پر شگفتہ بیگم حریم کا سر گود میں رکھے بیٹھی تھیں اور حریم اُن سے بے سر و پا باتیں کر رہی تھی جو اسکے خیال میں بہت کام کی قیمتی معلومات تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مگر شگفتہ بیگم کے چہرے کو دیکھ کر صاف اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔

کہ وہ کس قدر پریشان ہیں احمد صاحب کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ کر انہیں تھوڑی ڈھارس ملی۔۔۔

شکر ہے میرے اللہ کا احمد صاحب آپ آ گئے۔۔۔۔

کیا ہوا شگفتہ اس قدر پریشان کیوں نظر آ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کیا بتاؤں میں آپ کو وہ آئے تھے۔۔۔۔۔!

پھر سے۔۔۔۔؟

کب۔۔۔۔۔۔؟

آپ کے جانے کے تقریباً دو یا ڈھائی گھنٹے بعد۔۔۔۔

کبھی بچے کی آواز میں روتے تھے کبھی کسی لڑکے کی آواز میں حریم حریم دروازہ کھولنے کا بول رہے تھے۔۔۔۔۔۔

یہ تو دروازہ کھولنے بھی جا رہی تھی بہت مشکل سے میں نے سنبھالا ہے اِسے۔۔۔۔۔

یہ بول رہی تھی کے صائم ہے دروازے پر۔۔۔۔۔

آپ بتائیں کچھ ملا کوئی گاڑی ملی۔۔۔؟

کوئی اتا پتہ کچھ ملا۔۔۔۔؟

ہاں قبرستان سے آدھا گھنٹہ پیدل چلنے پر ایک گاڑی نظر آئی تھی دروازے تو سارے بند تھے کھڑکی کا شیشہ توڑ کر گاڑی کا دروازہ کھولا بہت مشکل سے کچھ کاغزات اور یہ فون اور یہ بیگ ملا ہے تم کھولو اس بیگ کو شاید کوئی کام کی چیز ملے اور ہاں شگفتہ یہ لڑکی اسکا نام حریم ہے۔۔۔۔اور یہ امید سے بھی ہے۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب کی بات سن کر شگفتہ بیگم نے اچھنبے سے اُنکی جانب دیکھا۔۔۔۔۔۔

امید سے۔۔۔۔۔۔۔؟

مگر اسکا تو پیٹ کاٹ کر دیا گیا ہے سارے پیٹ پر تازہ سلائی کے نشان ہیں اور زخم سے خون بھی رِس رہا تھا صبح۔۔۔۔۔!

شگفتہ بیگم میں آپ کو وہ بتا رہا ہوں جو ان میڈیکل ڈاکومنٹس میں لکھا ہے اور ہاں یہ فون بھی بلکل بند ہے اسکو چارج پر لگا دو شاید میرے فون کی چارجنگ پن لگ جاے۔

۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فون چارج ہو تو اسکے گھر والوں سے رابطہ کرتا ہوں

سنیں انھوں نے کہا تھا وہ پھر آئیں گے اندھیرا ہونے پر۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے شگفتہ بیگم کی بات سن کر کہا۔۔۔۔،

انکی فطرت ہے یہ حرکتیں وہ ان شیطانی حرکتوں سے باز تھوڑی آتے ہیں تم فکر نہیں کرو میں نے کچھ سوچا ہے۔۔۔۔۔

اچھا آپ کچھ کھالیں صبح سے بھوکے ہیں۔۔۔۔۔

ابھی بھوک نہیں ہے شگفتہ جب بھوک ہو گی تو بتادونگا۔

بس میں وضو کر کے نماز پڑھ کر ایک وظیفہ پڑھنے بیٹھو نگا تم پھر اسکے بعد مجھے ایک کپ چاے بنادینا۔۔۔۔۔۔۔جی بنادونگی

شگفتہ بیگم کمرے سے جانے لگیں تو احمد صاحب نے انکو آواز دی شگفتہ۔۔۔۔۔۔۔!

جی وہ رُکیں تم دروازے کے آگے جاے نماز بچھادو میں آرہاہوں۔۔۔۔۔۔

وضو کر کے وہ نیچے آگے۔تقریباً 8 بجے کا وقت ہورہا تھا۔

پہلے نماز پڑھی اور پھر شگفتہ کو آواز دی۔۔۔شگفتہ۔۔۔۔۔۔؟

تھوڑی سی روئی بھی لادو۔۔۔۔

جی ابھی لاتی ہوں۔۔۔۔

شگفتہ بیگم روئی لے کر آئیں تو انھوں نے کہادیکھو یہ روئی اپنے اور حریم کے کانوں میں ٹھونس دو اور تم دونوں اپنی آنکھیں بند رکھنا

کیونکہ انکے یہاں پہنچتے ہی جو تماشے ہونگے وہ تم لوگ سن بھی نہیں پاؤ گے

شگفتہ بیگم نے احمد صاحب کی بات سن کر خوفزدہ نظروں سے اُنکو دیکھا۔۔۔۔۔

جلدی کرو شگفتہ وقت بہت کم ہے۔۔۔۔!

وہ کسی بھی وقت پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

اور ایک بات سن لو اور سمجھ لو اچھی طرح جہاں بیٹھو وہیں بیٹھی رہنا چاہیے کچھ بھی ہو جائے۔۔۔۔۔۔

سمجھ رہی ہو نا۔۔۔۔۔میری بات۔۔۔۔۔۔؟

جی میں سمجھ گئی۔۔۔

۔شگفتہ بیگم نے اپنے اور حریم کے کانوں میں روئی اچھی طرح ٹھونس دی اور اسکا منہ اپنی طرف کر کے بیٹھ گئیں۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے سارے گھر کی روشنیاں بجھادیں اور بلند آواز سے حفاظت کا وظیفہ پڑھنے لگے۔۔۔۔۔

وظیفہ شروع کرنے کے تقریباً پانچ منٹ بعد گھر کے پاس کتوں کے رینکنے کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔۔

آوازیں لمحہ بہ لمحہ بھیانک اور قریب تر ہوتی جا رہی تھیں۔۔۔۔۔

پھر ایکدم سے سارے گھر کھڑکیاں ایک گونج دار آواز سے کھل گئیں احمد صاحب نے شور سن کر اور تیز اور بلند آواز سے پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

اب وحشیوں نے کتے کے رونے کی آوازیں نکال کر گھر کے چاروں اطراف گھومنا شروع کر دیا۔۔۔وہ اپنے دونوں ہاتھوں اور پاؤوں سے کسی کتے کی طرح اچھل اچھل کر چلتے جاتے اور اُنکی گز بھر لمبی زبانیں رال ٹپکاتی زمین پر گھسٹتی جاتیں تھیں ۔۔۔۔۔۔!

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کافی دیر تک یہ تماشہ چلتا رہا۔۔۔۔۔۔

پھر ایکدم سے ایک دلخراش نسوانی چیخ سنائی دی۔۔۔۔۔،اور پھر ہر طرف ایک گہری پراسرار خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔۔!

کچھ دیر یہ سکوت طاری رہا پھر ایکدم سے ان وحشی

عجیب و خلقت مخلوق نے او۔۔۔او۔۔۔آ۔۔۔آ۔۔

۔کی آوازیں نکالنا شروع کر دیں۔۔۔۔۔۔،

جیسے رات کے اندھیرے پہر کئی کتے کسی ڈائن کی آمد پر رو رہے ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔

سارے میں ایکدم ہش کی شیطانی آواز گونجی۔۔۔۔۔،اور کچھ لمحوں بعد قدموں کی آواز گھر کے کھلے دروازے کے قریب آتی محسوس ہوئی

شگفتہ بیگم نے حریم کا چہرہ اپنی گود میں رکھ لیا اور دونوں بازوؤں کو اسکے گرد ایک حصار کی طرح باندھ لیا جیسے ماں اپنے بچے کو ہر بلا آفت سے بچا رہی ہو۔۔۔۔

وہ خبیث پنڈت اپنی تمام شیطانیت کے ساتھ دہلیز کے پار کھڑا تھا۔۔۔۔

اُسنے کچھ دیر ایک منتر پڑھا۔۔۔۔۔۔

پھر اپنی مکروہ آواز سے بولا۔۔۔۔۔

پڑھ لے وظیفے۔۔۔۔کاٹ لے چلّہ۔۔۔۔۔

اُسکے پاس "بالن" ہے

گھر کے دروازے کی طرف اپنی نوکیلی سفید،

سیاہ ناخن والی انگلی سے اشارہ کر کے بولا۔۔۔۔۔۔

ُتو ہمیں نہیں روک سکتا۔۔۔۔۔!

ہمیں تازہ مردہ چاہیے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

اسکے پاس "تازہ ماس" ہے۔۔۔۔

تو نہیں روک سکتا ہمیں۔۔۔۔۔۔۔

نہیں روک پائے گا۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔۔

تو روکے گا ہمیں بول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دروازہ کھولتا ہے یا نہیں بول۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مسلسل یہ آواز آرہی تھی۔

کافی دیر تک اس تکرار کے بعد ایک دم سارے ماحول میں ایک گہرا سکوت پھیل گیا۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے اپنا وظیفہ ختم کر کے آنکھیں کھولیں اور سارے گھر میں حصار کر دیا

۔۔۔۔۔

کھڑکیوں کو بند کرتے ہوئے کچھ مشکل نہیں پیش آئی۔۔۔۔۔

شکر ہے خدا کا۔۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے آنکھیں کھول لیں۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے اپنی بیگم سے کہا۔۔۔۔۔۔

لگتا ہے چلے گئے۔۔۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے احمد صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔۔۔

ایکدم سے گھر کا دروازہ پوری قوت سے ہلنے لگا جیسے اسے کوئی کھولنے کی کوشش کر رہا ہو اور وہ دروازہ کھل نہیں رہا ہو۔۔۔۔۔۔

باہر سے ایک مکروہ آواز آئی۔

"ہم یہیں ہیں بڑھیا"۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تجھے اور اس بڈھے کو کیا لگا

کہ توکوئی عمل کرکے اس لڑکی کو بچالیگا۔۔۔۔۔۔!

بھول جا۔۔۔۔۔۔۔!

نہیں بچا سکتا تو اُسکو

ہم بھگتوں کے بھگت ہیں۔۔۔۔

یہ لڑکی جسے تو بچا رہا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ ہماری ہے۔۔۔۔۔۔۔

اسکے پاس بالن ہے۔۔۔۔۔

تازہ ماس والا بالن۔۔۔۔۔۔۔۔،

تو گھر میں کرتب کرتا جا۔۔۔۔۔۔

ہم یہاں آسن جماتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ خود آئے گی تو دیکھ ابھی۔۔۔۔۔۔

یہ کہہ کر وہ خبیث پنڈت اپنی مکروہ ہنسی ہنسنے لگا۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔ہاہاہا

ساتھ میں اسکے چیلے بھی عجیب آوازیں نکال کر ساتھ دینے لگے۔۔

احمد صاحب نے اُسکی بات سن کر حریم کی جانب دیکھا جو پریشانی سے احمد صاحب اور شگفتہ بیگم کو دیکھ رہی تھی۔

کون ہنس رہا ہے ابو جی۔۔۔؟

امی بھوک لگ رہی ہے۔۔۔۔؟

شگفتہ بیگم نے اُسکی بات سن کر جواب دیا اچھا بیٹاُر کو زرا میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں ۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے رات کے اس پہر کیا کھانا لائیں سمجھ نا آنے پر دودھ گرم کر کے ایک شیشے کے گلاس میں رکھا اور باہر لاونج میں آکر حریم کو دے دیا، رات بہت ہو گئی ہے بیٹا ابھی یہ دودھ پی لو جی امی۔۔۔۔حریم نے کہہ کر گلاس تھام لیا

احمد صاحب نے شگفتہ بیگم کو آہستہ آواز سے بلایا

شگفتہ اُس نے کہا ہے کہ وہ حریم کو باہر بلائے گا اگر حریم باہر جانے لگے ایک طرف سے تم پکڑ لینا ایک طرف سے میں پکڑ لونگا۔۔۔ٹھیک ہے جی۔۔۔۔ہم دونوں آیت

الکرسی بھی پڑھتے رہتے ہیں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔؟جی۔۔۔۔۔

بس کسی طرح صبح ہو جاے یہ خود صبح کا اُجالا نکلنے سے پہلے بھاگ جائیں گے۔۔۔

۔

باہر سے اب عجیب و غریب سی آوازیں آنا شروع ہو چکی تھیں اور لمحہ بہ لمحہ آواز بہت گونج دار اور تیز ہوتی جا رہی تھی حریم بھی تھوڑا خوفزدہ نظر آ رہی تھی یہ آوازیں سن کر۔۔۔۔۔۔

کچھ لمحوں بعد شگفتہ بیگم نے حریم کو دیکھا تو وہ کچھ بے چین نظر آ رہی تھی۔۔۔۔اور اسکے ہاتھ جو دودھ کا گلاس تھامے تھے انکی ساری انگلیوں کے ناخن سیاہی مائل ہو چکے تھے شگفتہ بیگم نے حیرانی سے احمد صاحب کو دیکھا۔۔۔۔۔۔احمد یہ انہوں نے حریم کی طرف اشارہ کیا جواب سیدھی کھڑی ہو چکی تھی اور کسی معمول کی طرح دروازے کی طرف بڑھنے لگی تھی۔۔۔۔۔

احمد صاحب اور شگفتہ بیگم حریم کو مضبوطی سے پکڑ لیا۔۔۔حریم نے بہت زیادہ غصے سے دونوں کو گھور کر دیکھا اور چیخ کر بھاری آواز میں بولی۔۔۔۔۔۔۔۔چھوڑ۔۔۔۔۔

چھوڑ مجھے۔۔۔۔بلاوا آیا ہے۔تازہ مردہ چاہیے۔۔۔۔

تازہ مردہ چاہیے ہوتا ہے۔۔۔۔۔، ہمیں تازہ مردہ چاہیے ہوتا ہے۔۔۔۔۔

حریم کی باتیں سن کر احمد صاحب اور شگفتہ بیگم نے بلند آواز سے ورد کرنا شروع کر دیا

۔۔۔۔

کچھ دیر مزاحمت کر کے حریم ایک دم سے بیہوش ہو کر نیچے گر گئی اور باہر سے بھی ساری آوازیں آنا بند ہو گئیں۔۔۔۔۔

احمد صاحب اور شگفتہ بیگم نے اسکو اٹھا کر صوفے پر لٹایا۔۔۔۔۔۔۔

صبح صادق کا اجالا سارے میں پھیلنے لگا تھا۔۔۔ شجر ہے میرے اللہ قیامت کی رات ختم ہوئی۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے بھی سکون کی سانس خارج کی

سنو شگفتہ وہ فون چارج پر لگا دیا تھا۔۔۔۔۔؟

جی۔۔۔۔،لگا دیا تھا لے کر آؤ میں فون آن کر کے دیکھتا ہوں اسکے گھر والوں سے رابطہ کرتا ہوں حریم کو یہاں سے لے کر جانا ہو گا۔۔۔

شگفتہ بیگم نے کمرے سے فون لا کر احمد صاحب کو دے دیا۔

احمد صاحب کے فون آن کرتے ہی فون تیز آواز سے بجنا شروع ہو گیا۔۔۔۔۔

مال ریسیو کرتے ہی ایک ادھیڑ عمر کی عورت کی پریشان آواز سنائی دی۔۔۔۔

ہیلو حریم۔۔۔۔۔

کیسی ہو بیٹا۔۔۔۔۔؟

کب سے کال کر رہی ہوں۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم لوگ فون بھی نہیں اٹھا رہے

صائم کا فون بھی نہیں مل رہا۔ میں بہت پریشان ہوں بیٹا۔ تم کچھ بولو تو۔۔۔۔۔ ہیلو

۔۔۔۔ہیلو۔۔۔۔

احمد صاحب نے کھنکار کر سلام کیا۔۔۔

السلام وعلیکم محترمہ۔

میں احمد سلطان ہوں آپکی بیٹی اور داماد ہمارے گھر ہیں

وعلیکم السلام۔۔۔۔

وہ میرا بیٹا اور بہو ہیں مگر انکو وحیدر آباد پہنچنا تھا۔وہ آپ کے پاس کیوں ہیں

۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

آپ کا گھر کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

سب خیریت تو ہے حریم کی طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

آپ میری بات کروائیں بھائی صاحب ان سے

اچھا بہن رُکیں۔۔۔۔۔

لو بیٹا بات کرو۔۔۔۔۔احمد صاحب نے فون حریم کی طرف بڑھا کر کہا۔۔۔۔۔

حریم نے فون پکڑ کر کان سے لگایا۔۔۔۔

ہیلو آنٹی میں ٹھیک ہوں،

صائم کہاں ہے۔۔۔۔۔؟

عفت جہاں نے پریشانی سے حریم کا سوال سنا اور بولیں حریم، صائم تو تمھارے ساتھ تھا

نا

تم بتاؤ صائم کہاں ہے تم لوگ ٹھیک ہو

آنٹی صائم کو تازہ مر۔۔۔۔۔۔۔ابھی اتناہی کہا تھا حریم نے کہ ،احمد صاحب نے اسکے ہاتھ ڈے فسن چھین لیا۔۔۔۔۔۔

ہیلو بہن آپ پریشان نہیں ہوں انکی گاڑی کا ایک چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اسلیے آپ کے بچے ہمارے گھر ہیں آپ پتہ لکھوادیں۔صائم ابھی گھر میں نہیں ہے۔میں ان بچوں کو خود آپ کے پاس لے کر آجاتا ہوں

عفت جہاں نے پریشانی سے اپنا مکمل پتہ لکھوایااور فون بند کر دیا۔۔۔۔دونوں ہاتھوں سے سر تھام کر بیٹھی عفت جہاں کے دماغ میں ایکدم خیال آیا۔

حریم اور صائم خود کیوں نہیں آرہے۔۔۔۔؟

ان جو کیا گھر کا پتہ نہیں یاد۔۔۔۔

سوچ سوچ کر انکا دل پتے کی طرح لرز رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

احمد صاحب نے شگفتہ بیگم کو حریم کا سامان لانے کا کہا اور فوراً گراچی چلنے کا بولا

۔۔۔۔۔۔

جلدی کرو شگفتہ اِسکو یہاں سے لے کر چلنا ہے۔

اِسکو واش روم لے جا کر منہ ہاتھ دُھلا کر کچھ کھلا دو

اور خود بھی کچھ کھالو۔۔۔۔۔

آپ نہیں ناشتہ کریں گے۔۔۔۔۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں شگفتہ بس ایک پیالی چاے دے دینا۔۔۔۔۔۔۔!

شگفتہ بیگم حریم کو تیار کرنے چلی گیں۔۔۔۔

احمد صاحب نے اپنے زمانہ طالب علمی کے دور کے ایک دوست کو کال ملائی۔۔۔۔۔

دوسری بیل پر فون اٹھالیا گیا۔۔۔۔۔

السّلام وعلیکم۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام۔ کیا حال ہے جناب۔۔۔۔!

کیسے یاد آ گئی آج ہماری۔۔۔۔۔۔؟

یار وجاہت ایک کام پڑ گیا ہے۔

ہاں بولو کیا ہوا۔

یار کراچی میں ایک پتے پر جانا ہے میں نے اتنا کراچی دیکھا ہوا نہیں ہے۔۔۔۔۔

کوئی بات نہیں یار تم یہ بتاؤ پہنچ کب رہے ہو بس دو پہر تک بس اڈے پہنچ جائیں گے

۔۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے بھابھی اور سمیر بھی ساتھ ہیں ہاں سب ساتھ ہیں۔۔۔۔۔

بس تم فکر مت کرو میں تمھیں بس اڈے پر ملونگا۔۔۔۔

اللہ حافظ،

اللہ حافظ،

چلو شگفتہ بیگم آجاؤ

حریم کو ناشتہ کروا دیا۔۔۔۔؟

جی کروادیا۔

آپ بھی چاے پی لیں۔

چاے کا کپ انھوں نے احمد صاحب کے ہاتھ میں دیا۔۔۔۔۔

چاے پی کر احمد صاحب، شگفتہ بیگم حریم کو لے کر گھر میں تالا ڈال کر پیدل چلتے ہوئے بس اڈے جانے لگے۔۔۔۔۔

تقریباً ایک کلو میٹر پیدل چلنے کی مسافت پر تھا بس اڈا۔۔۔۔۔۔

راستے میں بعض اوقات ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے بہت سے لوگ انکے پیچھے چل رہے ہیں حریم کو انھوں نے بڑی سی چادر سے پہنار کھی تھی۔۔۔۔۔

اللہ کے فضل سے بس اڈے خیر پہنچ ہی گئے۔

تین ٹکٹ کٹا کر کراچی کی بس میں سوار ہو گئے۔۔۔۔

تقریباً 3 گھنٹے لگے اُنکو کراچی بس اڈے تک پہنچنے میں، حریم اور شگفتہ بیگم سارے راستے سوتے رہے مگر فکر مندی سے احمد صاحب سارا راستہ حریم اور شگفتہ بیگم کو دیکھتے رہے۔۔۔۔

بس اڈے پر احمد صاحب کے پرانے دوست وجاہت صاحب انکے منتظر کھڑے تھے

احمد صاحب کو شگفتہ بیگم اور ایک لڑکی کے ساتھ آتے دیکھ کر انھوں نے سمیر کا پوچھا

سمیر کہاں ہے بس میں ہے------؟

بتاؤں گا یار سب بتاؤنگا------

پہلے اس پتے پر لے چلو-----!

انہوں نے جیب سے گھر کے پتے والی پرچی نکال کر وجاہت صاحب کو دی اوہ----

یہ تو میرے گھر کے پیچھے والا بلاک ہے

چلو ابھی لے چلتا ہوں-------؟

کچھ دیر گاڑی چلنے کے بعد گلشن اقبال کے بلاک تیرا۔ D کے ایک بنگلے کے دروازے کے سامنے رُک گئی۔

احمد صاحب نے بوجاہت صاحب کے ساتھ باہر نکل کر ڈور بیل بجائی، بیل دینے کے دو منٹ بعد ایک لگ بھگ پچاس سال کی ادھیڑ عمر خاتون نے دروازہ کھولا،،اور احمد

صاحب کو دیکھ کر پہچاننے کی کوشش کرنے لگیں۔۔۔۔

آپ کون ہیں محترم۔۔۔۔؟

السلام وعلیکم،جی میں احمد ہوں احمد سلطان،

آپ سے فون پر بات ہوئی تھی حریم۔۔۔۔۔۔۔۔اور۔۔۔

حریم کا نام سنتے ہی وہ خاتون بیقراری

سے گاڑی کی جانب بڑھیں حریم۔۔۔۔صائم کہاں ہو بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم۔۔۔۔۔صائم کہاں ہو بیٹا انھوں نے گاڑی کے کھلے شیشے پر جھک کر گاڑی کے

اندر آواز دے کر کہا حریم نے انکوا جنبی نظروں سے دیکھا اور شگفتہ بیگم کے بازو کو

مضبوطی سے جکڑ کر بولی امی یہ کون ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔؟

عفت جہاں حریم کی بات سن کر ہکا بکا کھڑی رہ گئیں۔۔۔۔

شگفتہ نے حریم کو شفقت سے دیکھا اور ایک نظر ان خاتون پر ڈالی جو حریم کو پکار رہیں

تھیں۔۔۔۔۔۔

آپ رُکیں بہن میں اسکولے کر آتی ہوں آپ فکر مند نہیں ہوں۔۔۔۔۔

صائم کہاں ہے بہن۔۔۔۔۔۔؟

وہ پلٹ کر احمد صاحب کی طرف گیں اور ان سے بھی یہی سوال کیا۔۔۔

صائم کہاں ہے بھائی صاحب۔۔۔۔؟

صائم تو کہیں نظر نہیں آرہا۔۔۔۔۔۔۔۔!

میں سب بتاتا ہوں آپ کو آپ پہلے ہمیں گھر کے اندر لے چلیں۔

جی چلیں آئیں آپ لوگ اندر چلیں۔۔۔

وجاہت صاحب اور احمد صاحب نے پہلے دونوں خواتین اور حریم کو دروازے پر راستہ دے کر اندر جانے دیا۔۔۔ پھر دونوں حضرات گھر میں داخل ہوئے۔۔۔

احمد صاحب نے گھر میں داخل ہوتے ہی آیت الکرسی کا حصار کر دیا۔۔۔۔ سارے گھر پر۔۔۔۔۔۔،

گھر میں عفت جہاں نے پہلے تمام افراد کو ڈرائنگ روم میں بٹھایا اور کانپتے ہاتھوں سے مہمانوں کو پانی پیش کیا۔۔۔ ور پھر خود بھی ایک صوفے پر بیٹھ گئیں اور احمد صاحب کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔! وہ کبھی احمد صاحب جو دیکھتیں اور

کبھی حریم کو دیکھتیں جو شگفتہ بیگم کے کندھے پر آرام سے سر رکھ کر بیٹھی تھی اور دونوں پاؤوں کو بڑے آرام سے پسار کر کسی بچے کی طرح بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔۔احمد صاحب نے گلہ کھنکار کر بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

بہن میں ایک رٹائرڈ پروفیسر ہوں۔۔۔۔میری رہائش حیدر آباد سے کچھ دور ایک پر فضا اور غیر آباد علاقے میں ہے۔۔۔۔

میں اپنے بیٹے سمیر کی قبر پر نمازِ فجر کے بعد روانہ کے معمول کی طرح فاتحہ خوانی کے لیے گیا تھا تو مجھے قبرستان میں آپکی بہو۔۔بیہوش پڑی ملی تھی۔۔۔۔

اس کے ساتھ اور کوئی نہیں تھا یہ پھوٹ پھوٹ کر رو تی تھی اور صائم کو بلاتی تھی۔۔۔۔۔

احمد صاحب کے منہ سے صائم کا نام سنتے ہی حریم زور زور سے صائم کو پکارنے لگی صائم ۔۔۔۔!

صائم

ابو۔۔۔۔۔! صائم لے گئے۔۔۔۔۔

ابو صائم لے گئے۔۔۔۔

انھیں تازہ مردہ چاہیے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ابو تازہ مردہ۔۔۔۔

صائم آؤ۔۔۔۔۔۔صائم آؤ

شگفتہ بیگم نے حریم کو گلے لگا کر اپنی شفیق گود میں سمیٹ لیا اور اسکی کمر پر ہلکے ہلکے تھپکنے لگیں۔۔۔

جیسے حوصلا دے رہی ہوں اُسکو

عفت جہاں جو حریم کی حالت اور سلطان صاحب کی بات سن کر حیرانگی سے اُنکو دیکھ رہی تھیں

اور صائم۔۔۔۔۔۔کہاں ہے۔۔۔۔۔!

کہہ کر بلک بلک کر رونے لگیں

میرا صائم کہاں ہے۔۔۔۔۔؟

کچھ تو بتائیں۔۔۔۔۔؟

بہن آپ روئیں نہیں صبر و تحمل سے پوری بات سنیں۔۔۔

پھر میں اِسکو اپنے گھر لے کر آگیا تھا اور بعد میں اِنکی گاڑی ڈھونڈ کر سامان اور فون بھی لے کر آیا تو آپ سے رابطہ کر سکے ہم۔۔۔۔

مگر بھائی صاحب ان دونوں کو تو حیدر آباد جانا تھا پتہ نہیں کیا ہوا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔!

کیا گزری میرے بچوں پر۔۔۔۔؟

صائم کہاں گیا۔۔۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہن اب آپ ذرا ہمت سے میری بات سنیں اور تم بھی وجاہت حسین۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے دونوں کو مخاطب ہو کر کہا۔۔۔۔

میرا بیٹا سمیر تھا انجینئر نگ یونیورسٹی میں داخلہ لے چکا تھا مگر اُسکو وہاں جانا نصیب نہیں ہوا۔۔۔

وجاہت حسین نے دکھ سے اپنے دوست کو لرزتی آواز میں بولتے دیکھا۔۔۔۔اور پوچھا۔۔

مگر ہوا کیا ہے احمد۔۔۔۔۔۔۔؟

ہمارے علاقے کے قبرستان کے اندر اور اطراف میں کوئ ہے ایک ہندؤ پنڈت اور اسکے آدم خور عجیب و خلقت ساتھی وہ عجیب سی آوزیں نکالتے ہیں حریم کا خون بھی چوس کر گئے ہیں مجھے لگتا ہے وہ تازہ مردے اور زندہ انسان کھاتے ہیں۔۔۔

میرے سمیر کو بھی انھوں نے گھر کے دروازے پر نوچ نوچ کر کھایا تھا۔۔۔۔۔

تین سال پہلے۔۔۔۔۔۔۔!

شگفتہ بیگم کی ٹانگ میں فریکچر تھا اور بلڈ پریشر بھی بہت ہائ تھا یہ بستر سے دوبارہ گر گئیں تھیں۔۔۔

درد بہت زیادہ بڑھنے پر سمیر اِنکے لیے پین کلرز لینے قریبی آباد علاقے تک گیا تھا۔ شاید وہ دوا لے کر آگیا تھا۔۔۔۔

اس نے دروازہ کھٹکھٹایا ہے اور میں نے جیسے ہی دروازے کی کنڈی پر ہاتھ رکھا ہے ایکدم سے باہر سے سمیر کے چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں، وہ۔ چیخ رہا تھا ابو بچائیں !۔۔۔۔

میں خود غرض بن گیا اس وقت اگر دروازہ کھول دیتا تو کوئی زندہ نہیں بچتا۔۔۔۔۔۔۔

وہ عجیب عجیب سی آوازیں نکال کر اُسکو کھا رہے تھے۔۔۔۔ چپڑ چپڑ کی منحوس آواز آج تک میرے کانوں میں گونجتی ہے۔۔۔۔۔۔

آج تک میری نظروں کے آگے سے وہ منظر نہیں ہٹتا میرے اپنے بیٹے کا سرخ خون بہہ بہہ کر دروازے کی دہلیز سے اندر آرہا تھا اور میں کچھ نہیں کر پایا۔۔۔۔۔۔

یہ بول کر احمد صاحب کی آنکھ سے کرب بھرا آنسو ٹپکا۔۔۔۔۔۔ ! اپنے دائیں ہاتھ سے آنکھیں پوچھ کر انھوں نے۔بات کا سلسلہ وہیں سے جوڑا

کچھ دیر بعد جب باہر سے وہ آوازیں آنا بند ہو گئیں تو میں نے دروازہ کھولا۔۔۔۔۔۔

بہت سا خون اور اس میں ڈوبی سمیر کی شرٹ کی کچھ دھجیاں پڑی تھیں اور ایک طرف مٹی پر اسکی دو چبائی ہوئی کٹی پھٹی انگلیاں۔۔۔۔۔۔۔۔

دو انگلیاں پڑی تھیں۔۔۔۔

میں تو اس وقت ہی تکلیف سے مر گیا تھا وجاہت۔۔۔۔۔۔

مت پوچھو کہ یہ دکھ اور زخم ہمیں تین سال بعد بھی بہت تکلیف دیتا ہے۔۔۔۔۔

کاش میں فوراً دروازہ کھول دیتا ذرا دیر نہ کرتا تو آج میرا بیٹا میرے پاس ہوتا۔۔۔

بہن آپ کی بہو کو قبرستان میں بیہوش پڑا دیکھ کر میرا اندازہ ہے کہ یہ دونوں بھی اُنکے شکار بنے ہیں۔۔۔۔۔

آپکا بیٹا کہاں ہے۔۔۔۔۔اِسکے ساتھ کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔۔؟

یہ تو بس اللہ ہی جانتا ہے۔۔۔۔۔۔یا آپکی بہو

جو اس رات کے بعد اپنے حواس کھو چکی ہے۔۔۔۔

اسکو کچھ یاد نہیں مجھے ابو بولتی ہے اور میری بیوی کو امی بلاتی ہے۔۔۔۔۔

بے رَبط جملے بولتی ہے صائم آ جاؤ۔۔۔۔

صائم کو کھا گئے۔۔۔۔۔۔۔

انھیں تازہ مردہ چاہیے۔۔۔۔۔

تازہ مردہ چاہیے ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

جب بھی کچھ پوچھتے ہیں ایسے ہی جملے بولتی ہے۔۔۔

اس کو کچھ یاد نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

مگر یار کون ہیں وہ لوگ آخر آتے کہاں سے ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟

وجاہت حسین نے پریشانی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔!

پتہ نہیں یار۔۔۔۔ مغرب کے بعد سے صبح کے سورج نکلنے تک وہ ہر جگہ اپنا شر

پھیلاتے ہیں۔۔۔۔

دن نکلنے پر ایسے غائب ہو جاتے ہیں جیسے کبھی تھے ہی نہیں۔۔۔۔۔۔!

کسی کو بھی میں بتاتا ہوں تو کوئی میرا یقین نہیں کرتا۔سب پاگل سمجھتے ہیں۔۔

کہتے ہیں بیٹے کی موت نے دماغ خراب کر دیا۔۔۔۔۔

مگر میں بلکل سچ کہتا ہوں وجاہت۔۔۔۔۔،بہن جی۔۔۔۔۔۔،

،یہ سب کچھ سچ ہے۔۔۔۔

کل رات انھوں نے ہر کوشش کی حریم کو اپنے ساتھ لے جانے کی کہتے ہیں۔۔۔

"اسکے پاس بالن ہے"۔۔۔۔

شاید اسی وجہہ سے انھوں نے اِسکو کھایا نہیں۔۔

کوئی تو وجہ ہے۔۔۔اسی لیے بہن ہم اِسکو فوراً وہاں سے کراچی لے آئے تاکہ۔یہ اور اسکا بچہ محفوظ رہیں۔۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے اٹھ کر صوفے پر بیٹھتے ہوے حریم کو گلے لگالیا۔۔۔۔میری بچی ۔۔۔۔۔کیا کیا برداشت کیا ہے اس نے ان تین دنوں میں۔۔۔۔۔۔

شگفتہ احمد نے عفت جہاں سے کہا۔۔۔حوصلہ کریں بہن آپکا بیٹا بھی ٹھیک ہو گا۔اور حریم بھی ٹھیک ہو جاے گی۔۔۔۔

ان شاءاللہ۔۔

ہاں ان شاءاللہ سب نے کہا۔۔۔۔۔

آپ اب اپنی بہو کا خیال کیجیئے گا انکو کچھ پتہ نہیں چلے گا کہ یہ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

ہم بھی ابھی کراچی میں ہی ھیں

اچھا بہن اب اجازت دیجیئے آپکی امانت آپکے حوالے۔۔۔۔

یہ بول کر احمد صاحب اور شگفتہ بیگم نے ان سے الوداع کہا اور دروازے کی جانب جانے لگے۔۔۔۔۔ حریم نے ایکدم سے رونا شروع کر دیا امی۔۔۔۔۔۔!

امی۔۔۔۔۔۔ !

حریم کے رونے پر بے بسی سے شگفتہ بیگم نے احمد صاحب کو دیکھا۔۔۔۔۔

نہیں شگفتہ ہم اسکو نہیں لے جا سکتے۔۔۔۔

اِسکا گھر ہے یہ۔۔۔۔۔

حریم یہیں محفوظ ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔

عفت جہاں نے حریم کے رونے کو دیکھ کر احمد صاحب سے شگفتہ بیگم کو یہیں حریم کے پاس چھوڑنے کی درخواست کی۔۔۔۔

بھائی صاحب مجھے یہ پہچان نہیں رہی اور شگفتہ بہن کو اپنی ماں سمجھ رہی ہے اِنکو آج یہاں ہی چھوڑ جائیں۔۔۔۔۔۔

اچھا اگر آپ کہہ رہی ہیں تو ٹھیک ہے بہن۔ شگفتہ آپ آج یہیں رُک جائیں.جی بہتر

۔۔۔۔۔۔

میں وجاہت کے گھر ہی کچھ دن قیام کرونگا۔۔۔

کوئی بھی مسلہ ہو شگفتہ تم اور بہن آپ مجھے فون کر لیجے گا۔۔۔۔۔

جی احمد۔۔۔۔

جی بہت شکریہ بھائی صاحب۔۔۔۔۔

اللہ نگہبان۔۔۔۔۔۔

گھر کا دروازہ بند کر کے عفت جہاں نے شگفتہ بیگم اور حریم کو کمرے میں آرام کرنے کا کہا اور انکو حریم اور صائم کے بیڈروم میں لے آئیں

کمرے میں دیوار پر بہت سی زندگی سے بھرپور ہنستی مسکراتی صائم اور حریم کی تصاویر آویزاں تھیں۔شگفتہ نے حریم کو لٹایا۔۔۔۔۔

حریم آرام کرو بیٹا تھک گئی ہو گی۔۔۔۔

میں کھانا لاتی ہوں۔۔۔۔۔

عفت جہاں جب تک کھانے کی ٹرے کمرے میں ہی لے آئیں۔۔۔۔۔۔

بہن میں آہی رہی تھی۔۔۔۔۔۔

نہیں بہین آپ نے تو مجھے اپنا احسان مند کر دیا ہے میری بچی کا خیال اور حفاظت کر کے ۔۔۔۔۔

نہیں عفت۔۔۔ حفاظت کرنے والی ذات تو صرف اللہ کی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ بس ذریعہ بناتا ہے کہ انسان کسی کے کام آجاے

چلیں آئیں شگفتہ کھانا کھالیں پھر آپ لوگ کچھ آرام کر لیجے گا سفر کی تھکن بھی ہو گی۔۔۔

جی بہت شکریہ کھانا کھا کر وہ تھوڑا آرام کرنے لگیں اور عفت اپنے کمرے میں چلی گیں حریم تو کھانا کھاتے ہی سو گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،

تھوڑی تھوڑی دیر بعد احمد صاحب شگفتہ سے فون پر رابطہ کر کے خیریت بھی معلوم کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔،

اذانِ مغرب ہوتے ہی شگفتہ وضو کر کے نماز پڑھنے لگیں حریم ابھی سو ہی رہی تھی

۔۔۔۔،

اچانک کمرے میں ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی آیا ہے۔۔۔۔

احمد صاحب کی آواز آئی۔۔۔۔اٹھو بیٹا۔۔۔۔!

حریم آؤ۔۔۔۔۔۔چلو۔۔۔۔۔۔،

حریم کی نیند میں ڈوبی آواز کمرے میں گونجی۔۔۔۔۔،

چلوں ابو۔۔۔۔۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں آؤ چلو۔۔۔۔۔۔۔۔!

پھر احمد صاحب اور حریم کمرے سے باہر چلے گئے۔۔۔۔،

نماز پڑھ کر شگفتہ نے سلام پھیرا اور کمرے سے باہر جا کر عفت جہاں سے پوچھا

۔۔۔۔۔۔،

سُنیں احمد صاحب آئے تھے میں تو نماز پڑھ رہی تھی کیا انھوں نے آپ کو بتایا ہے کہ وہ

حریم کو کہاں لے کر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔؟

نہیں تو شگفتہ یہاں تو کوئی نہیں آیا۔احمد بھائی بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔

نہیں آپ نے دیکھا نہیں ہو گا میں نے خود احمد صاحب کی آواز سنی ہے۔۔۔ نہیں بہن آپکو کوئ غلط فہمی ہوئی ہے۔یہاں کوئ نہیں آیا میں تو بہت دیر سے یہیں لاؤنچ میں ہی بیٹھی ہوں۔۔۔۔۔۔

اللہ۔۔۔۔۔۔! شگفتہ نے دل پر ہاتھ رکھ کر فوراً احمد صاحب کو فون ملایا۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے پہلی بیل پر ہی کال ریسیو کر لی۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔!

احمد آپ کہاں لے کر گئے ہیں حریم کو۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کیا ہو گیا۔۔۔،شگفتہ،میں تو نہیں آیا وہاں۔۔۔۔کیا بول رہی ہو۔۔۔۔۔!

کہاں ہے حریم۔۔۔۔۔۔۔؟

اگر آپ نہیں آئے تو پھر۔۔۔۔۔!

شگفتہ نے خوف سے لرزتی آواز میں کہا۔۔۔۔۔

احمد صاحب وہ حریم کو لے گئے۔۔۔۔۔۔۔!

احمد صاحب وہ حریم کو لے گئے۔۔۔۔۔

کیابول رہی ہو شگفتہ۔۔۔۔۔؟

سب کہہ رہی ہوں احمد صاحب وہ لے گئے اسکو

میری بچی کو لے گئے۔۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے شگفتہ بیگم اور احمد صاحب کی آدھی گفتگو سن کر پریشانی سے شگفتہ کو دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شگفتہ بیگم نے فون بند کر دیا۔۔۔۔

کیاہوا بہن حریم کو کون لے گیا۔۔۔۔۔؟

وہ لے گیا بہن وہ شیطان اپنے شیطانی چکر سے اسکو یہاں آپ کے گھر میں گھس کر لے گیا۔۔۔۔

کیا مگر کیسے۔۔۔۔۔۔؟

عفت جہاں منہ پر ہاتھ رکھے صدمے سے زمین پر بیٹھتی چلی گئیں۔۔۔۔۔۔

وہ خبیث پنڈت اگر ہمیں پتہ ہوتا کہ اسکو خبر ہو جاے گی تو میں ایک لمحہ بھی حریمکو تنہا نہ چھوڑتی میں وہیں نماز پڑھتی رہی اور وہ آکر اُسکو لے کر چلا گیا۔۔۔۔

مجھ سے چوک ہو گئی عفت بہن میں اپنی بچی کی حفاظت نہیں کر پائی وہ امی بول رہی تھی مجھے۔۔۔

دکھ سے شگفتہ نڈھال سی کھڑی تھیں کہ سارے گھر میں ڈور بیل کی آواز گونجنے لگی ایسا لگتا تھا کہ جیسے کوئی ڈور بیل پر ہاتھ رکھ کر بھول گیا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفت جہاں نے جلدی سے جا کر دروازہ کھول تو ساحمد صاحب اپنے دوست وجاہت حسین کے ساتھ کھڑے تھے دروازہ کُھلتے ہی دونوں تیزی سے گھر میں گُھستے چلے آئے۔۔۔۔

احمد صاحب نے شگفتہ بیگم کے پاس جا کر پوچھا۔۔۔۔۔

کیاہوا کیسے گُھس گیا وہ کمبخت گھر میں تم کہاں تھیں۔۔۔۔۔۔؟

احمد حریم سو رہی تھی میں مغرب کی نماز پڑھ رہی تھی اچانک آپ کی آواز آئی

"حریم اٹھو آؤ چلیں"

میں سمجھی آپ مجھ سے اور حریم سے ملنے آئے ہیں اور اسکو کمرے سے باہر لاونچ میں لے کر جارہے ہیں۔ نماز ختم کر کے میں نے عفت بہن سے پوچھا آپ کے آنے کے بارے میں تو انھوں نے بتایا کہ یہاں تو کوئی نہیں آیا۔۔۔۔

شگفتہ بیگم آپ نے اپنے کمرے کا حصار کیا تھا۔۔۔احمد صاحب نے ان سے استفسار کیا۔۔۔

جی مجھے نماز پڑھ کر کرنا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کرنا تھا۔۔۔۔؟

یہ آپ کی غلطی ہے کہ آپ چوک گئیں مگر وہ تاک لگا کر بیٹھا تھا

اب میں کہاں ڈھونڈوں حریم کو۔۔۔۔۔

پلیز کچھ کریں احمد۔۔۔۔۔شگفتہ بیگم نے بے بسی سے کہا۔۔۔

بھائی صاحب کچھ کریں میری حریم کہاں ہو گی کس حال میں ہو گی۔۔۔۔۔

ایک منٹ رُکیں ذرا۔۔۔احمد صاحب نے کچھ اسنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔۔۔

پھر۔۔،احمد صاحب نے شگفتہ کے پاس جا کر آہستہ آواز میں پوچھا کہاں سے غائب ہوئی ہے حریم۔۔۔۔۔۔؟

وہ سامنے والے کمرے سے انھوں نے ہاتھ کے اشارے سے بتایا۔۔۔میرے پیچھے کوئ نہیں آئے

شگفتہ جہاں نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔۔

احمد صاحب آہستہ قدموں سے آواز کی سمت جانے

لگے آواز اُس کمرے سے ہی آرہی تھی جہاں سے وہ لوگ حریم کو لے کر گئے تھے ۔۔۔۔

احمد صاحب نے کمرے میں داخل ہو کر کمرے کے چاروں طرف آواز کی سمت ڈھونڈنی چاہی مگر وہ کتوں کے رینگنے کی دھیمی دھیمی آواز اب بند ہو چکی تھی انھوں نے حریم کے بستر پر بہت سارا تازہ خون پڑا دیکھا۔۔۔۔۔جیسے کسی جاندار کو ابھی ابھی ذبیحہ کیا گیا ہو۔۔۔۔احمد صاحب کے تمام جسم کے رونگٹے کھڑے ہو گے یہ دیکھ کر انہوں نے آگے بڑھ کر اس خون کو ہاتھ لگایا تو ایکدم سے وہ تمام تازہ خون بُھبھری مٹی میں

بدل گیا جس سے تیز کافور اور فُضلےِ کی بدبو آرہی تھی۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے کراہیت سے ہاتھ جھٹکا۔۔۔۔آخ۔۔۔

سارے کمرے میں عجیب سے کتوں کے رونے کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔۔۔

تو کیا سمجھا۔۔۔۔۔۔۔

ہم تیرے لیے پتہ چھوڑ کر جایں گے۔۔۔۔۔۔ہاہاہا

اب ڈھونڈ کر دکھاِ۔۔۔۔۔۔۔

پٹختا رہ اپنا سر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔بڈھا۔۔۔۔۔۔۔

پھر سارے ک

رے میں گہرا سکوت پھیل گیا۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے باہر آکر وجاہت حسین سے پوچھا کسی ایسے کو جانتے ہو جو مدد کر سکے

؟۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے ان سے کہا آپ پولیس میں رپورٹ کریں میرا دل بہت ڈر رہا ہے

پولیس کچھ نہیں کر سکتی بہن۔۔۔

معاملہ دوسرا ہے۔۔۔

ایک ہے تو میرا چچا زاد بھائی شاید وہ کچھ مدد کر سکے۔۔۔وجاہت صاحب نے احمد صاحب کو بتایا

چلو پھر فوراً چلو۔۔۔۔

اب آپ لوگ اپنا خیال رکھیے گا میں وجاہت حسین کے بھائی سے ملنے کا رہا ہوں شاید کوئی سبیل بن جائے۔۔۔۔

وجاہت حسین کے ساتھ احمد صاحب کافی دیر گاڑی میں سفر کر کے ملیر پہنچے گاڑی ایک جگہ روک کر پتلی سی گلی میں مڑ گے وجاہت حسین۔۔

احمد صاحب آ نے ساتھ چلتے رہے اور دعا کرتے رہے کہ اللہ کرے کام بن جاے

نیلے سے لکڑی کے دروازے پر جا کر دونوں رکُ گے۔۔۔

کھٹ کھٹ کھٹ۔۔۔۔۔۔

کون ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

اندر سے ایک نسوانی آواز آئی۔۔۔۔

بھابی وجاہت ہوں

عمر فاروق ہے۔۔۔۔۔

جی ہیں دروازہ کھوُلتے ہوے ان خاتون نے کہا آپ اندر آجائیں بس تسبیح پڑھ رہے ہیں آتے ہی ہونگے میں نے اطلاع کر دی ہے۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد ایک دبلا پتلا سا ادھیڑ عمر کا آدمی لمبی سی داڑھی کے ساتھ نکل کر باہر صحن میں آکر ان دونوں سے سلام دعا کرنے لگا

کیسے ہیں وجاہت بھائی۔۔۔۔۔۔

آج میری یاد کیسے آگئی۔۔۔۔۔

بذلہ سنجی سے لطیف ساطنز کیا گیا۔۔۔

عمر یہ میرا دوست ہے احمد سلطان اسکو تمھاری مدد کی ضرورت ہے۔۔۔

خیریت ہے بھائی عمر فاروق نے فکر مندی سے پوچھا

معاملہ بہت خطرناک ہے تم وعدہ کرو پیچھے نہیں ہٹو گے۔۔۔۔۔۔وجاہت حسین نے پہلے ہی وعدہ لینے کا فیصلہ کیا ارے بھائی تم نے کہا دیا میرا وعدہ ہو گیا۔۔پریشانی بتا و۔۔۔۔

وجاہت حسین نے احمد سلطان کا دائیاں ہاتھ عمر کے ہاتھ میں دے کر کہا اِسکو سُونگھو۔۔۔۔

عمر فاروق نے احمد صاحب کا ہاتھ ناک کے نزدیک کیا اور ایکدم سے ایسے جھٹکا جیسے بچھو نے ڈنک مار دیا ہو۔۔۔۔۔

کہاں سے آئے ہیں آپ۔۔۔۔۔؟

یہ کہاں ٹکرا گئے آپ سے۔۔۔۔۔۔؟

کب سے چل رہا ہے یہ سب۔۔۔۔۔۔؟

عمر فاروق نے بہت زیادہ پریشانی سے سوال کرنا شروع کیے۔۔۔۔

عمر یہ کچھ نہیں بتاے گا۔۔۔۔تم بتاؤ تمھیں کیا پتہ چلا ہے۔۔۔۔۔۔۔

یہ تو تازہ مردے کھانے والے آسیبوں کی بدبو ہے یہ عجیب و غریب ہیت کے خون پینے والے تازہ ماس کھانے والے ہیولے دکھا رہا ہے مجھے۔۔۔۔۔۔۔!

انہوں نے احمد صاحب کے ہاتھ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔۔۔۔۔۔۔

تو اب تم کیا کرو گے۔۔۔۔۔۔؟

دیکھو عمر بچی کا معاملہ ہے۔۔۔۔وہ اسکو ساتھ لے گے ہیں۔۔۔۔۔وہ امید سے بھی ہے ۔۔۔۔

تم وعدہ کر چکے ہو۔۔۔۔۔۔

پریشانی سے انہوں نے احمد صاحب کو دیکھا اور کہا آپ مجھے ساری بات بتائیں۔۔۔۔

احمد صاحب نے ساری بات تفصیل سے بیان کی۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔تو یہ تماشہ ہے۔۔۔۔۔

ایسا ہے تو ایسا ہی ٹھیک۔۔۔۔۔۔

اسماء میری تسبیح تو لاؤ ذرا۔۔۔۔۔۔جی ایک منٹ لاتی ہوں۔۔۔۔۔۔

انکی بیوی نے تسبیح لا کر دی۔۔۔۔۔

آپ لوگ ذرا انتظار کریں میں پتہ کرتا ہوں

اور یہ کہہ کر وہ آنکھیں بند کر کے تسبیح کے دانے تیزی سے گھمانے لگے۔

کراچی میں تو نہیں ہے۔۔۔۔۔۔۔

کراچی سے آگے ہے قبرستان کے پاس۔۔۔۔۔۔۔

ہاں میرا گھر ہے قبرستان کے قریب۔۔۔۔۔۔احمد صاحب نے فوراً بتایا۔۔۔۔۔

ابھی جانا ہو گا آدھا اثر ہو گیا ہے دیر نہیں کرنی۔۔۔۔۔،

عمر فاروق نے آنکھیں کھول کر انکو بتایا۔۔۔۔

ابھی میں کیسے جاؤں گا۔۔۔۔۔۔؟

بس تو صبح ملے گی۔۔۔۔احمد سلطان نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔

وجاہت بھائی آپ لے کر چلیں ابھی جانا ہو گا۔۔۔

انہوں نے گھڑی دیکھی بارہ بجے سے پہلے پہنچنا ہے

میں ساتھ جاؤں گا۔۔۔۔۔۔۔

تو پھر چلو میں لے چلتا ہوں۔۔۔ابھی ساڑھے آٹھ ہو رہے ہیں ہم ساڑھے گیارہ تک

پہنچ جائیں گے ان شاءاللہ۔۔۔

اچھا اسماء دروازہ بند کر لو میں وجاہت گاڑی کے ساتھ جا رہا ہوں رات نہیں آؤنگا دعا

کرنا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی اللہ آپ کو کامیاب کرے اللہ حافظ۔۔۔۔۔

احمد سلطان،۔وجاہت حسین اور عمر فاروق حیدر آباد سے جانب روانہ ہوئے تمام

راستہ پر سرار خاموشی میں گزرا قبرستان کے پاس پہنچ کر عمر فاروق نے آنکھیں بند

کیں اور بند آنکھوں سے اُنکو ایک راستہ بتانے لگا اب سیدھا چلیں اب بائیں مڑیں۔۔۔

اب بلکل سیدھا۔۔۔۔۔

ہاں یہاں روک دیں گاڑی اور احمد صاحب حیرانی سے اُنکی جانب دیکھ رہے تھے کیونکہ

عمر فاروق نے گاڑی احمد سلطان کے گھر کے بلکل سامنے رُکوائی تھی۔۔۔۔۔

عمر فاروق نے احمد صاحب کو بولا آپ گھر کے تالے کھول کر اندر جا کر بات کریں میں یہاں یوں مجھے دیکھ کر بگڑ جائے گا بہتر ہے آسانی سے بات بن جائے۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے گاڑی سے اُت کر دروازے کا تالا کھولنے کے لیے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا۔۔۔۔۔

دروازہ آہستہ سے کھلتا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساتھ ہی عجیب سی سسکیوں کی آوازیں آنے لگیں۔۔۔

اندر داخل ہونے پر سامنے ہی کوئی بیٹھا تھا۔۔۔

اندھیرے کی وجہہ سے واضح نظر نہیں آ رہا تھا

تھوڑی سے چاند کی روشنی کھڑکیوں سے اندر آ رہی تھی۔۔۔

سامنے صوفے پر دونوں پاؤں اوپر رکھے۔۔۔

ایک پیالا ہاتھ میں لیے حریم کھلے بالوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اور جنگلیوں کی طرح ہاتھوں سے کچا گوشت کھا رہی تھی منہ سے چپڑ چپڑ کی آوازیں آرہی تھیں اور اسکی باچھوں سے خون ٹپک رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

احمد صاحب نے اسکو آواز دی حریم۔۔۔۔۔۔

ایکدم سے گوشت چبانے کی آوازیں رُک گئیں۔۔۔۔۔۔!

احمد صاحب نے دوبارہ آواز دی حریم۔۔۔۔۔۔!

حریم نے سر اٹھایا اور مکروہ مسکراہٹ سے بھاری آواز میں کہا۔۔۔۔۔۔

آگیا۔۔۔اندر آجانا۔۔۔۔۔۔۔!

دروازہ کھلا ہے۔۔۔۔۔

اندر آجا۔۔۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔

اور بلند آواز سے ہنسنے لگی۔۔۔

آجا۔۔۔اندر آجا۔۔۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔

یہ بول کر حریم نے اپنا بالوں میں چھُپا چہرہ اٹھا کر مکروہ مسکراہٹ سے احمد سلطان کو دیکھا۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے حیرانی اور خوف سے لرزتی آواز میں حریم کی جانب دیکھ کر پوچھا

۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تمھیں کیا ہو گیا بیٹی۔۔۔۔۔۔

کیوں ایسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔۔۔۔؟

اور تم یہ کھا کی رہی ہو۔۔۔ جانوروں کی طرح۔۔۔۔

حریم نے اپنا چہرہ اوپر اٹھایا اور مکروہ مسکراہٹ کے ساتھ اپنی بھاری آواز میں آہستہ سے بولی۔۔۔۔ بیٹی نہیں۔۔۔،بیٹا۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔!

ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔۔اور بلند آواز سے قہقہے لگانا شروع کر دیے۔۔۔۔۔

تم چاہتے کیا ہو۔۔۔۔۔؟

کیوں پریشان کر رہے ہو۔۔۔؟

احمد صاحب نے بے بسی سے سوال کیا۔

حریم نے غصے سے غُرا کر کہا۔۔۔۔۔

کیا بکتا ہے بڈھے۔۔۔۔۔

ہم نے پریشان کیا۔۔۔۔

یا تو نے چھیڑا ہمیں۔۔۔۔۔؟

ہم تو مست تھے اپنے قبرستان میں۔۔۔۔۔

تیرے بیٹے نے بڈھے۔۔۔۔۔

تیرے بیٹے نے ہمارے رنگ میں بھنگ ڈالا۔۔۔۔

میرے بیٹے نے۔۔۔۔۔؟

احمد صاحب نے چیخ کر اس سے پُوچھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں تیرے بیٹے نے۔۔۔۔۔۔!

ہم کھا رہے تھے نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

ہم نے نہیں چھیڑا تھا

اس نے پہل کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔!

وہ کیوں ہمارے سمے پر ہمارے بالن کو پاؤں سے روند گیا۔۔۔۔؟

حریم نے چیخ کر تیز آواز میں

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہا۔۔۔

پھر ہم تو کھائیں گے نا۔۔۔۔۔۔۔۔!

تو تم نے اسلیے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

صدمے سے احمد صاحب کی آواز حلق میں ہی اٹک گئی۔۔۔۔۔۔

آنسوؤں کا ایک گولا سا اُنکی سانس رُوک رہا تھا۔۔۔۔۔

کچھ لمحے ٹھہر کر انھوں نے پھر سے سوال کیا۔۔۔۔

تم نے اسلیئے میرے بیٹے سمیر کو مار دیا۔۔۔۔۔۔؟

اے۔۔۔۔۔۔۔مارا نہیں کھایا ہے۔۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔

اب وہ اپنی مکروہ آواز میں پوری خباثت کے ساتھ ہنستا چلا جارہا تھا۔۔۔۔۔

تُواس بچی نے کیا بگاڑا ہے تمھارا۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

"اس کے پاس بالن ہے"

دیکھو میری بات سُنو

اس بچی کو چھوڑ دو۔۔۔۔۔

"نہیں"

حریم نے سر کو دائیں بائیں زور زور سے ہلاتے ہوئے بھاری آواز میں کہا۔۔۔

بال ہے۔۔۔۔ہمارا بالن ہے اِسکے پاس۔۔۔۔،

وہ غصے سے چیخ کر بولا۔۔۔

تو دفعہ ہو یہاں سے

جاتا ہے یا کروں اشارہ۔۔۔۔۔

بُول۔۔۔۔۔۔۔

کوئی نہیں۔ ہے تمھارا بالن

والن۔۔۔۔۔

وہ اُسکا بچہ ہے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Article|Urdu|Poetry

تیری اتنی مجال۔۔۔بکواس کرتا ہے۔۔۔

تو ہمارے بالن کو اِسکا بچہ کہتا ہے۔۔۔۔

رُک تو۔۔۔۔۔

ایکدم سے حریم نے اچھل کر دونوں ہاتھوں سے احمد صاحب کا گلا دبوچ لیا۔۔۔۔۔

احمد صاحب کے گلے کو پکڑنے کے اگلے ہی لمحے۔۔۔۔۔

عمر فاروق گھر میں داخل ہوئے

اور گرجدار آواز میں کہا۔۔۔۔۔

چُھوڑ دے۔۔۔۔۔

چُھوڑ۔۔۔۔۔۔

دفعہ ہو جا فوراً۔۔۔۔۔

حریم نے غصے سے عمر فاروق کو گُھورا۔۔۔،اور احمد صاحب کو اچھال کر دُور پھینک دیا

۔۔۔۔۔،

جا۔۔مر۔۔بڈھے۔۔۔۔۔۔۔،

احمد صاحب زمین پر گر کر بے سدھ ہو گئے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم نے عمر فاروق کی طرف دیکھا اور غرّا کر بولا۔۔۔۔

تُو رُوکے گا مجھے۔۔۔۔۔

بول۔۔۔۔!

ہاں میں رُو کو نگا تجھے خبیث۔۔۔۔۔

تجھے بھی اور تیرے مرڈودُوں کو بھی۔۔۔۔۔

تو آ۔۔۔۔۔روک۔۔۔۔

یہ کہہ کر حریم نے ہوا میں مُعلق ہو کر تیز آواز سے منتر پڑھنا شروع کر دیے۔۔۔۔

اُوم بُھیم دِھرِم ِ کرم۔۔۔۔۔۔،

اُوم۔۔۔۔بھیم ِ دِھرم کرم۔۔۔۔۔،

سُواہا۔۔۔۔نم کِرم شَلوکَ اچت۔۔۔۔۔۔،

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارا گھر اس کے منتر کے جاپ کی آوازوں سے گونج رہا تھا۔۔۔۔۔

حریم کے سامنے ہی زمین پر کھڑے عمر فاروق نے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو بند کر

کے اُن پر کچھ پڑھ کر دَم کیا اور دونوں مٹھیاں حریم

کے سامنے کھول دیں۔۔۔۔۔

اور پُھرتی سے منہ میں کچھ پڑھ کر حریم کے چہرے پر پُھونکا اور دو قدم پیچھے ہٹ کر

کھڑے ہو گئے۔۔۔۔۔،

منہ پر پُھونک پڑتے ہی حریم بے ہوش ہو کر نڈھال سی زمین پر دھڑم سے گر پڑی

۔۔۔۔۔۔

عمر فاروق نے فوراً سے حریم کے اوپر کچھ دَم کیا اور احمد صاحب کو ہوش میں لانے لگے

۔۔۔۔۔

احمد صاحب ہوش کریں ہمیں جانا ہے۔۔۔۔۔

اُٹھیں احمد صاحب۔۔۔۔۔ چہرہ تھپتھپانے پر احمد صاحب نے آنکھیں

کھولیں۔۔۔۔۔

حریم۔۔۔۔۔؟

سوالیہ نظروں سے انُھوں نے عمر فاروق کو دیکھا۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے وہ ہمیں واپس جانا ہو گا جلد از جلد۔۔۔۔،

آپ چل سکتے ہیں۔۔۔۔۔؟

انہوں نے احمد صاحب کے پھٹے سر سے نکلتے خون کو اپنی قمیض سے صاف کرتے ہوئے

پوچھا۔۔۔۔؟

ہاں میں ٹھیک ہوں۔ چلو۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے زمین سے اُٹھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

عمر فاروق اور احمد صاحب نے مل کر بیہوش حریم کو اٹھایا اور گاڑی کی پچھلی طرف کا دروازہ کھول کر حریم کو پچھلی سیٹ پر لٹادیا۔۔۔۔

احمد صاحب آپ گھر کے دروازے پر تالا ڈال دیں میں آتا ہوں۔۔۔۔۔

احمد صاحب کے تالا ڈالتے ہی عمر فاروق نے احمد صاحب کو دروازے سے دُور ہٹنے کا کہا اور گھر کی دہلیز پر ایک تعویذ رکھ کر جلا دیا۔۔۔

تعویذ کے جل کر راکھ ہوتے ہی انُھوں نے اس تعویذ کی راکھ کو اچھی طرح اپنے جوتے سے مسل کر ساری دہلیز پر پھیلا دیا۔۔۔۔

چلیں اب آپ کا گھر وہ شیطان اپنے منحوس عزائم کے لیے استعمال نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔

آئیں ہمیں فوراً نکلنا ہو گا۔۔۔۔۔

احمد صاحب کے لیے عمر فاروق نے گاڑی کا اگلا دروازہ کھول کر کہا بھائی آپ آگے بیٹھیں مجھے بچی کے پاس بیٹھنا ہوگا۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے عمر میں آگے ہی بیٹھتا ہوں۔۔۔۔۔

عمر فاروق کے گاڑی میں بیٹھتے ہی وجاہت حسین نے گاڑی کراچی کے راستے پر ڈال دی۔۔۔۔

عمر فاروق اپنا دائیاں ہاتھ مضبوطی سے حریم کے ماتھے پر رکھ کر بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

قبرستان کے قریب آتے ہی عمر فاروق نے پڑھائی شروع کر دی۔۔۔۔۔۔۔،کچھ لمحوں بعد ہی حریم نے بیہوشی میں ایک کچے گوشت اور خون سے بھری قے کر دی تھی۔۔۔۔۔

ساری گاڑی میں خون اور گوشت کی ناگوار بدبو پھیل گئ۔۔۔۔

گاڑی رُوک بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔

عمر فاروق کی پڑھائی جاری تھی کے حریم کو ہوش آنے لگا۔۔۔۔۔

حریم کا جسم دو فٹ اونچے جھٹکے ایسے کھا رہا تھا کہ جیسے کوئی اس کے بے جان جسم کو اٹھا

اٹھا کر سیٹ پر پٹخ رہا ہو۔۔۔۔۔۔

عمر فاروق نے اور زیادہ سختی سے حریم کے ماتھے کو دبا کر کچھ پڑھا اور دوسرے ہاتھ سے اُسکے بال مٹی میں جکڑ لیے۔۔۔۔۔

بال جکڑتے ہی حریم ایسے بیہوش ہو گئ جیسے پہلے بیہوش تھی۔۔۔

کراچی پہنچ کر حریم کے گھر کے دروازے کو زور زور سے پیٹتے ہوئے احمد صاحب ہانپ گے

تھوڑی دیر بعد دروازہ عفت جہاں نے کھولا۔۔۔۔۔۔

ہٹیں بہن جلدی دروازہ پورا کھولیں یہ بول کر احمد صاحب گاڑی سے حریم کو نکالنے کے لیے عمر فاروق کی مدد کرنے لگے۔۔۔۔

ان لوگوں کو بیہوش حریم کو لے کر آتے دیکھ کر عفت جہاں اور شگفتہ بیگم پریشان ہو گئیں۔۔۔

عمر فاروق نے احمد صاحب سے پوچھا۔۔۔۔۔

کون سا کمرہ ہے جسکے بستر کا سرہانہ

خانہ کعبہ کے رُخ پر ہے۔۔۔۔؟جی سامنے وہ کمرہ ہے ایسا۔۔۔۔۔

جواب عفت جہاں نے دیا۔۔۔۔

عمر فاروق اور احمد سلطان نے حریم کو بستر پر لٹادیا اور عمر فاروق نے عفت جہاں سے

کہا۔۔۔۔

آپ مجھے کالا ذدھاگہ اور

تھوڑا عرقِ گلاب کا دیں۔

جی میں لاتی ہوں۔۔۔۔۔

عفت جہاں یہ چیزیں لینے چلی گیں

شگفتہ بیگم نے فکر مندی سے احمد صاحب کے زخمی سر کی جانب دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔

یہ کیا ہوا احمد۔۔۔۔۔؟

اُسی خبیث کا کام ہے۔۔۔۔

کہاں سے ملی آپ کو حریم۔۔۔

ہمارے گھر میں تھی۔۔۔۔۔

وہ خبیث اِسکو گھیرے ہوے تھا۔۔۔

وہاں کیسے پہنچی۔۔۔۔۔۔۔

وہاں کیا کر رہی تھی۔۔۔۔۔

وہی لے گیا تھا۔۔۔۔۔

وہاں بیٹھی کچا گوشت کھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

اِسکے ہاتھ دیکھو۔۔۔۔۔۔

سارا خون جما ہوا ہے۔۔۔۔۔

ایسا لگتا ہے کسی مردے کے ہاتھ ہیں۔۔۔۔۔

کیا حالت کر دی بچی کی۔۔۔۔

کچھ ہی دنوں میں۔

احمد صاحب نے دُکھ سے شگفتہ سے کہا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفت جہاں کے کمرے میں داخل ہوتے ہی دونوں خاموش ہو گئے۔۔۔۔

عفت جہاں نے عرقِ گلاب اور کالا دھاگہ عمر فاروق کو دے دیا۔۔۔۔

عمر فاروق نے انکا شکریہ ادا کیا

جزاک اللہ۔۔۔

اَب آپ سب لوگ مل کر اس بچی کے ہاتھ اور پاؤں مضبوطی سے پکڑ لیں۔۔۔۔۔

کوئی بھی آواز یا حرکت ہو آپ اسکو نہیں چھوڑیئے گا۔۔۔۔

مجھے اِسکو باندھنا ہے۔۔۔۔

عفت جہاں نے پریشانی سے انکو دیکھ کر بھرائی آواز میں کہا۔۔۔۔

آپ کیوں باندھیں گے۔۔۔۔۔؟

کیا یہ کوئی جانور ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

جی بہن۔۔۔۔۔

یہ اس وقت جنگلی جانور سے بھی

بد تر ہے۔۔۔۔۔

مجھے کرنے دیں میں جو کر رہا ہوں۔۔۔۔۔

اس بچی کی مدد کریں وقت نہیں ہے یہ بہت تکلیف میں ہے۔۔۔

اس بچی کی مدد کریں یہ بہت تکلیف میں ہے آئیں جلدی کریں

وجاہت حسین اور احمد صاحب نے حریم کے پاؤں مضبوطی سے پکڑ لیے پھر عفت جہاں نے اور شگفتہ بیگم نے حریم کے دونوں ہاتھوں کو پکڑ لیا۔۔

جب تک انھوں نے حریم کو پکڑا عمر فاروق نے سات کالے دھاگے گن کر نکال لیے اور انکے حریم کو پکڑتے ہی پڑھائی شروع کر دی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر پڑھتے ہی پہلا دھاگہ انھوں نے حریم کے گلے میں ڈال دیا۔۔۔۔۔

گلے میں دھاگہ پڑتے ہی حریم کا جسم گرم ہونا شروع ہو گیا۔۔۔۔۔۔

عمر فاروق صاحب نے حریم کے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر پھونک ماری اور پھر دوسرا دھاگہ بھی حریم کے گلے میں ڈال دیا۔۔۔۔

ہر دھاگے کے گلے میں ڈالنے پر حریم کا جسم گرم سے گرم تر ہوتا جارہا تھا۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

چھٹا دھاگہ گلے میں پڑنے پر حریم کے جسم سے دھواں نکلنے لگا۔۔۔۔ کالا سیاہ بدبودار دھواں۔۔۔

وجاہت حسین، احمد صاحب، شگفتہ بیگم اور عفت جہاں کے ہاتھ اب اس تپش سے جلنا شروع ہو گے تھے۔۔۔ حریم کا جسم اس قدر گرم ہو رہا تھا جیسے بھٹی میں رکھی ہوئی کوئی لوہے کی چیز۔۔۔۔ سارے کمرے میں اچانک بہت سی عورتوں کے برونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے بہت سی عورتیں کسی مردے کے پاس بین ڈال رہی ہوں۔۔۔ بین شروع ہوتے ہی حریم کے جسم کو جھٹکے لگنا شروع ہو گے اور اسکے ہاتھ پیر ٹیڑھے ہونے لگے۔۔۔۔۔!

جیسے کسی مرگی کے مریض کے ہاتھ پیر ہوتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر فاروق کے ساتواں دھاگہ۔ حریم کے گلے میں ڈالتے ہی حریم کا جسم ٹھنڈا ہونے لگا اور کچھ ہی دیر میں اسکے جس

کا درجہ حرارت بلکل درست ہو گیا۔۔۔

اور حریم اپنی نارمل حالت میں آچکی تھی مگر ابھی اسکے ناخن سیاہ ہی تھے۔۔۔۔۔!

عمر فاروق نے عرق گلاب کی شیشی پر کچھ پڑھ کر دم کیا اور حریم کے چہرے پر کچھ عرق گلاب چھڑکا، چہرے پر عرق گلاب کے چھیٹے پڑتے ہی حریم نے دونوں آنکھیں پٹ سے کھول دیں۔۔۔۔۔

عمر فاروق نے سب سے حریم کو چھوڑنے کا کہا۔۔۔

چھوڑ دیں اب یہ بلکل ٹھیک ہے۔۔۔۔۔سب نے عمر فاروق کی بات سن کر سکون کی سانس لی۔۔۔۔

شکر ہے اللہ۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حریم نے سب کو دیکھا اور کوشش کر کے اٹھ کر بیٹھنے لگی رُکو بیٹا میں بٹھا دیتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

نہیں امی میں بیٹھ جاؤں گی۔۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے چونک کر حریم کی جانب دیکھا کیا کہا بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کچھ نہیں امی بس یہی کہا کہ میں بیٹھ جاونگی۔۔۔۔۔افففففف۔۔۔۔یااللہ شکر ہے تیرا۔۔۔۔۔۔!

میری حریم ٹھیک ہو گئ۔۔۔۔

امی صائم کہاں ہیں میں تو اُنکے ساتھ حیدر آباد جارہی تھی تو میں یہاں کیسے آ گئ

؟۔۔۔۔۔۔

بیٹا تم راستے میں بیہوش ہو گیں تھیں تو صائم تمھیں میرے پاس چھوڑ کر حیدر آباد چلا

گیا۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔

اچھا۔۔۔امی یہ لوگ کون ہیں۔۔۔۔؟

بیٹا یہ صائم کے چچا چچی ہیں۔۔۔۔۔

مگر میں نے تو کبھی نہیں دیکھا اِنکو۔۔۔۔۔۔؟

بیٹا یہ یہاں میں ہوتے حیدر آباد میں ہوتے ہیں۔۔۔۔

امی ٹائم کا ہو رہا ہے بیٹا رات کے آٹھ

بج رہے ہیں

اوہ اچھا۔۔۔

امی مجھے بہت نیند آرہی ہے میں سو جاؤں

ہاں بیٹا تم آرام کرو ہم باہر ہیں۔۔۔۔

سب لوگ حریم کے کمرے سے باہر آکر لاونج میں بیٹھ گے عمر فاروق نے باہر آکر ان سے اجازت چاہی بہن اب بچی ٹھیک ہے۔۔۔۔

میں نے باندھ دیا ہے ناوک اسکولے جا سکتے ہیں اور ناہی قریب آسکتے ہیں۔۔۔

بس یہ دھاگہ جو پہنایا ہے گلے سے نہیں اتُرے اور یہ عرق گلاب بھی پانی کے ساتھ پلاتے رہیے گا۔

اب اجازت دی۔گھر بھی ہونے والی ہے

بہت مہربانی بھائی صاحب آپ کی نہیں بہن ایسے نہیں کہیں وہ بھی میری بیٹی ہے

۔۔۔۔۔

اچھا احمد بھائی اللہ حافظ۔۔۔

بہت شکریہ عمر اللہ حافظ۔۔۔۔

وجاہت حسین نے عمر فاروق کو گلی کے کونے پر اتارا اور وہ اپنے گھر روانہ ہو گئے۔۔۔

عمر فاروق نے دروازے پر دستک دی مگر کوئی نہیں آیا کافی دیر زور زور سے دروازہ پیٹنے پر بھی کسی نے دروازہ نہیں کھولا پھر بجانے پر ایکدم سے خود ہی کھل گیا دروازہ۔۔

عمر فاروق یہ سوچ کر حیران تھے کہ دروازہ کھولنے کی اُواز تو کوئی نہیں آی۔۔۔تو کیا دروازہ کھلا ہوا تھا۔۔۔اگر کھلا ہوا تھا تو کھل کیوں نہیں رہا تھا۔۔۔۔

عمر فاروق نے پریشانی سے گھر کے اندر قدم رکھا سارا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔جبکہ انکی بیوی تورات کو گھر میں روشنی رکھنے کی عادی تھی۔۔۔۔۔

عمر فاروق کے دل کو خدشے ستانے لگے۔۔۔۔۔۔

اپنے کمرے کی طرف تیزی سے بڑھتے ہوئے عمر فاروق نے آیات کا ورد شروع کر دیا انکے کانوں میں اب چپڑ چپڑ چبانے کی آوازیں آرہی تھیں جیسے ہی وہ کمرے کے سامنے پہنچے۔۔۔۔۔

انہوں نے غصے سے کہا کون ہے کون ہے اندر انکی آواز سن کر گہری خاموشی پھیل گئی

اور اچانک سے چار ہیولے اپنے چاروں ہاتھوں پیروں سے بھاگتے ہوئے خون میں لتھڑی زبانیں نکالے عمر فاروق سے ٹکرا کر گھر سے باہر تیزی سے نکل گئے۔۔۔

عمر فاروق نے لڑ کھڑاتے ہوئے پیچھے ھے دیکھا تو وہاں کوئی نہیں تھا وہ تیزی سے کمرے داخل ہوئے تو اندر کا دلخراش منظر انکے لیے نا قابل برداشت تھا۔۔۔

اسماء اپنی پھٹی ہوئی منتظر آنکھوں سمیت دروازے کی جانب مردہ حالت میں آدھی کھائی لاش کی صورت میں پڑیں تھیں۔۔۔۔

ساری زمین تازہ خون میں ڈوبی ہوئی تھی اور کمرے سے بہت ہی غلیظ تعفن اُٹھ رہا تھا۔۔۔۔۔

عمر صاحب اپنی بیوی کو اس حالت میں دیکھ کر صدمے سے وہی۔ زمین پر بیٹھ گے اور بے بسی سے تو رونے لگے یااللہ۔۔۔۔۔

صبح احمد صاحب نے وجاہت حسین کو فون کیا۔۔۔۔ہاں ہیلو وجاہت گھر پہنچ گئے تھے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں پہنچ گیا تھا

احمد ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا خیریت ہے۔۔۔۔؟

عمر کی بیوی کو کل رات وہ مار کر کھا گئے

کیا بول رہے ہو وجاہت۔۔۔۔۔۔؟

وہ ہی بول رہا ہوں جو ہوا ہے ظہر میں اسکی بیوی کی نمازِ جنازہ ہے اگر آنا چاہو تو آ جانا

۔۔۔۔ہاں میں آؤں گا

بہت افسوس ہوا یار۔۔۔۔۔۔مجھے سن کر

وہ خبیث وہاں بھی چلے گئے۔۔۔

ہاں عمر نے تمھاری مدد کی اس بچی کو ان سے بچایا بدلہ تو لینا ہی تھا انھوں نے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔

چلو بعد میں بات کرتا ہوں اور سنو عمر نے کہا ہے کہ تمھیں بتا دوں۔۔۔

کہ اب وہ کچھ نہیں کر سکتا یہ اس کے علم سے باہر کی بات ہے۔۔۔۔

مگر یار پھر میں کیا کرونگا۔۔۔۔؟

عفت بہن کیا کریں گی ابھی تو اُنکے بیٹے کا بھی کچھ نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔

تم پریشان نہیں ہو اس نے کہا ہے کہ میں تم سے بولوں کے عبداللہ شاہ غازی کے مزار سے تمھارا ابلاوا آیا ہے۔۔۔۔۔

کیا مطلب میرا ابلاوا میں سمجھا نہیں۔۔۔؟

احمد صاحب نے نا سمجھی سے کہا۔۔۔۔

مطلب میرے بھائی تمھیں مزار پر بلایا ہے مرشد نے۔۔۔

مرشد نے بلایا ہے کس کے مرشد نے۔۔۔۔؟

یار احمد بات کو سمجھو عمر کے مرشد نے تمھیں بلایا ہے۔

مگر میں انکو ڈھونڈوں گا کہاں۔۔۔؟

تم افکر مت کرو بس تم فوراً پہنچو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھامیں ابھی جاتاہوں یہ کہہ کر احمد صاحب نے فون بند کر دیا۔۔۔

احمد صاحب نے شگفتہ بیگم اور عفت جہاں کو بتایا کہ عمر کی اہلیہ کو مار دیا ہے اس خبیث اور اسکے ساتھیوں نے۔۔۔

یااللہ یہ کیوں ایسے کرتے پھر رہے ہیں کوئی تو انکو روکے۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم دل گرفتگی سے بولیں۔۔۔

بھائی صاحب۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے احمد صاحب کو مخاطب کیا۔۔۔

ایک بات سمجھ نہیں آتی یہ ہیں کیا۔۔۔کوئی آدم خور انسان، کوئی جن، کوئی بھیڑیے یا خون چوسنے والی بلائیں۔۔۔؟۔

آخر ہیں کون وہ۔۔۔۔۔۔؟

عفت جہاں نے احمد صاحب سے پوچھا ہی تھا کہ کمرے میں حریم داخل ہوئی۔۔۔

اور عفت جہاں کے برابر بیٹھتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ انکے سامنے کرتے ہوے بولی

۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امی یہ دیکھیں میرے ہاتھ کیسے ہو رہے ہیں عجیب پیلے سے اور دیکھیں یہ نشان بھی ہیں ہاتھوں پر شاید کسی کیڑے نے کاٹا ہے

حریم نے ہاتھ پر موجود دو ننھے سوراخ کے نشانِ دکھا کر کہا۔۔۔۔

ارے یہ کیسے نشان ہیں۔۔۔۔عفت جہاں نے تشویش سے بولا۔۔

شگفتہ بیگم نے دیکھتے ہوئے کہا کسی کیڑے نے کاٹا ہے ایسا معلوم ہو رہا ہے احمد صاحب نے جب قریب آ کر دیکھا تو وہ کسی کیڑے کے کاٹنے کے نشان نہیں لگتے تھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے دو نوکیلے کے نشان ہوں احمد صاحب یہ دیکھ کر پریشان ہوا تھے کیونکہ کل رات ہی تو عمر فاروق نے حریم کو حفاظتی دھاگہ پہنایا تھا۔۔

تو کیا وہ سب بے اثر ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔

اور امی یہ ناخن بھی دیکھیں کیسے کالے ہو رہے ہیں پتہ نہیں میرے ناخن تو بلکل سفید تھے گلابی سے۔۔۔۔

حریم نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بیٹا ایسا ہو جاتا ہے ایسی کنڈیشن میں تم پریشان نہیں ہو ہم تمھاری ڈاکٹر

کے پاس جا کر کوئی کیلشیم سپلیمنٹ لے لیں گے تو ٹھیک ہو جائیں گے ناخن ٹھیک ہے

-----!

جی امی۔۔۔

تمھارے بال کتنے خراب ہو رہے ہیں لاؤ میں بنا دوں عفت نے شفقت سے حریم سے

کہا۔۔۔۔

جی امی بنا دیں۔۔۔۔۔

لاؤ برش دو۔۔۔

رُکیں میں دے دیتی ہوں شگفتہ بیگم نے کمرے میں موجود سنگھار میز کی جانب

بڑھتے ہوئے کہا۔۔۔۔

یہ لیں۔۔۔۔۔

شکریہ بہن۔۔۔۔

آؤ بیٹا۔۔۔۔۔بیٹھو۔۔۔۔

حریم کے بیٹھتے ہی عفت جہاں نے حریم کے بالوں میں برش کرنا شروع کیا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بال بہت اُلجھے ہوئے تھے اسلیے کافی زیادہ مقدار میں ٹوٹ رہے تھے مگر جب بال سُلجھ گئے تب بھی بال ہر بار برش کرنے پر اسقدر زیادہ مقدار میں ہاتھوں میں آرہے تھے کے عفت جہاں خوفزدہ ہونے لگیں ذرا سی دیر میں ہی عفت جہاں کے پیروں کے پاس ایک بڑا ڈھیر موجود تھا حریم کے اُترے ہوئے بالوں کا۔۔۔

انہوں نے پریشانی سے احمد صاحب کو دیکھا یہ دیکھیں بھائی صاحب۔۔۔۔۔۔!

پہلے تو بال صرف ہاتھ لگانے پر اُتر رہے تھے اب یہ دیکھیں ایسا لگ رہا ہے جیسے کوئی اسکے بال نوچ رہا ہو۔۔۔۔

احمد صاحب نے یہ سب دیکھا اور شگفتہ بیگم اور عفت جہاں سے کہا آپ دونوں اپنا اور حریم کا خیال رکھیے گا مجھے کہیں جانا ہو گا فوراً۔۔۔

کہاں جانا ہے احمد۔۔۔۔۔

ضروری کام ہے۔۔۔۔

شگفتہ حریم کا اور بہن کا خیال رکھنا میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں یہ کہہ کر احمد صاحب گھر سے باہر عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر جانے کے لیے گھر سے روانہ ہو گئے۔۔۔۔

ادھر گھر میں موجود دونوں خواتین خوفزدہ نظروں سے حریم کو دیکھ رہی تھیں جسکے سر پر اب دو مٹھی بال ہی رہ گے تھے تمام کمر تک کے بال زمین پر ٹوٹے ہوئے پڑے تھے اور حریم پریشانی سے رو رہی تھی۔۔۔۔

عفت جہاں نے حریم کو دلاسہ دے کر بہلایا

دیکھو ایسی حالت میں کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔۔۔۔

تم رُوو نہیں چپ ہو جاؤ۔۔۔۔۔

امی میرے سارے بال اتر گے میں تقریباً گنجی ہو گی ہُوں صائم کتنا پریشان ہونگے مجھے ایسے دیکھ کر۔۔۔۔۔

تم صائم کی فکر مت کرو میں اس سے بات کر لو نگی۔۔۔۔۔

چلو ان بالوں کو میں سمیٹ کر رکھوں ذرا۔۔۔۔

رکھیں گی کیوں امی پھینکیں انہیں ِ ۔۔۔۔۔

نہیں بیٹا پھینک نہیں سکتی۔۔۔۔۔۔

کیوں امی۔۔۔۔۔۔؟

تم چھوڑو سب باتیں اپنی چچی سے باتیں کرو۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب جس وقت رکشہ سے مزار کے سامنے اُترے اس وقت دوپہر کے تقریباً سوا بارہ کا وقت تھا مزار میں آج جمعرات ہونے کی وجہ سے کافی رش تھا۔۔۔

احمد صاحب نے سیڑھیاں چڑھنی شروع کیں اور کچھ ہی دیر میں ارد گرد دیکھتے ہوے وہ اُوپر پہنچ گئے عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر پہنچ کر پہلے انھوں نے فاتحہ خوانی کی اور پھر وہاں موجود ایک مجاورِ سے پوچھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سنو بھائی میرا نام احمد سلطان ہے میں مجھے بلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

کس نے بلایا تھا۔۔۔۔۔

مرشد نے۔۔۔۔۔!

مجاور نے ایک زوردار قہقہہ لگایا اور کہا باباجی کیا ہو گیا ہے مرشد کی قبر پر پڑھ تو لی فاتحہ اب کیسی باتیں کرتے ہو باباجی۔۔۔۔۔۔۔؟

مرشد نے بلایا آپ آ گئے فاتحہ پڑھ لی اچھار کو اُور پیچھے کی جانب چلا گیا کچھ لمحوں بعد

ایک لنگر کی تھیلی لا کر احمد صاحب کے ہاتھ پر رکھ دی یہ لو باباجی اب مرشد کی طرف سے دعوت کھاؤ۔۔۔بریانی ہے بکرے کی۔۔۔۔۔

دیکھو میری بات سمجھو میں بہت پریشان ہوں مجھے بلایا تھا احمد صاحب پریشانی سے بولے۔۔۔

میری مدد کرو۔۔۔۔۔

او بابا۔۔۔۔جاؤ اب سَر نا کھاؤ وہاں بیٹھو دعوت کھاؤ جب تک دل کرے بیٹھو جب دل۔کرے تو یہاں سے چلے جانا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

او بشیر۔۔۔۔! بابے۔نو بِٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب ناکامی سے سیڑھیاں اترنے لگے اور کچھ سیڑھیاں اتر کر ہمت ہار کر بیٹھ گے اور بے بسی سے اللہ تعالیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے بولے۔۔۔۔۔اے میرے اللہ میری مدد کر میرے ربّ۔۔۔۔،تُو تو سب جانتا ہے۔۔۔۔۔۔

میرا اسمیر چلا گیا میں نے کوئی بے صبری نہیں کی کوئی شکایت نہیں کی۔

۔۔۔اے اللہ۔۔۔۔۔۔

میرا بچہ تو چلا گیا میں جانتا ہوں تو چاہتا ہے میں اس بچی اور اُسکی آنے والی اولاد کی مدد کروں تبھی تو میں آج یہاں بیٹھا ہوں۔۔ مجھے بلایا تھا مرشد نے اب کوئی پتہ کوئی نشان نہیں مل رہا۔۔۔

کہاں جاؤں کس سے پوچھوں۔۔۔۔۔،

تو ہی کوئی رستہ دکھادِے میرے ربّ ان خبیثوں سے جان چُھڑوانے کا۔۔۔ یہ بول کر احمد صاحب نے دونوں ٹانگوں کو سمیٹا اور دونوں ہاتھ اُنکے گِرد لپیٹ کر سر اُن پر رکھ کر دل گرفتگی سے بیٹھ گئے۔۔۔۔

ایکدم سے اُنکو لگا کہ کسی نے اُنکا نام پکارا ہے۔۔۔ احمد تھک گے۔۔۔۔۔!

چلو آؤ۔۔۔۔۔۔۔۔!

احمد صاحب نے حیرانی سے اِدھر گرد دیکھا مگر کوئی نظر نہیں آیا جو انکو پکار رہا ہو۔۔۔

پھر آواز سنائی دی اٹھو احمد تمھارا بلاوا ہے مرشد منتظر ہیں۔۔۔۔۔۔

آواز انکے سامنے سیڑھی پر چادر اوڑھے بیٹھے ایک ملنگ کی جانب سے آرہی تھی احمد صاحب نے اسکی طرف دیکھا تو اُسنے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

چلو احمد جلدی کرو مرشد کو انتظار کروانا اچھی بات نہیں۔۔۔۔۔

آؤ ساتھ چلو۔۔۔۔۔یہ بول کر وہ ملنگ سیڑھیاں اترنے لگا اور مزار کے احاطے سے منسلک ایک پھول والے کے ٹھیے پر پہنچ کر رُک گیا۔۔

۔احمد صاحب نے حیرانی سے اُسکو دیکھا۔۔۔۔۔۔کیا۔۔۔۔۔۔

جاؤ احمد اندر جاؤ۔۔۔۔

تمھارا بلاوا ہے میرا نہیں۔۔۔۔

ٹھیے پر زمین پر ایک کھجور کی چٹائی بچھی تھی اور اُسکے بعد ایک آدھا کٹا ہوا پرانہ سا درخت لگا تھا اور اسکے پاس ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

احمد صاحب نے اس آدمی کی طرف جھجھکتے ہوے قدم بڑھائے۔۔۔

وہ آدمی اُنکو جھجھکتے رکتے دیکھ کر بولا۔۔۔۔

آؤ احمد بہت انتظار کروایا تم نے۔۔۔۔۔۔

اتنی دیر سے آئے احمد۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے اُن سے پوچھا آپ کو میرا نام کیسے پتہ ہے آپ کو عمر فاروق نے بتایا ہو گا۔۔۔

ہمیں کوئی نہیں بتاتا ہمیں سب پتہ ہے تم بیٹھو اور غور سے میری بات سنو ُ ۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔

وہ ہیں تو خطرناک مگر اتنے بھی نہیں کے جلائے نا جا سکیں یا مارے نا جا سکیں۔۔۔۔

پہلے تو صرف وہیں تھے جہاں پیدا ہوے تھے تم اُنکو اپنے ساتھ یہاں بھی لے آئے ہو ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عمر نے جو کیا وہ اچھا تھا مگر اب میں نے اُسکو روکا ہے تم کرو گے اور میں بتاؤں گا

۔۔۔۔۔

تم سے بنی تو ٹھیک ورنہ پھر میں آؤ نگا۔۔۔

بہتر ہے کہ پہلے تم کوشش کرو کیونکہ احمد تمھاری غلطی سے وہ چِھڑ گے ہیں

رہا سوال اُس بچی کا اُسکا بچہ تو خطرے میں ہے اُسپر انہوں نے اپنے دانت گاڑے ہوے ہیں۔۔۔۔

اُسمیں انکے خون کی ملاوٹ کی ہے انہوں نے اُس رات قبرستان میں۔۔۔۔

صائم زندہ ہے ڈھونڈنا تمھیں ہو گا لاؤ گے بھی تم ہی۔۔۔۔۔

مگر مرشد صاحب میں تو کوئ علم نہیں جانتا میں تو بس دینیات کا پروفیسر تھا۔

تم میں بات ہے احمد۔۔۔۔۔! تبھی تو تم نے اُس رات اُنکو رُوک لیا تھا۔۔۔۔

مگر۔۔۔۔

اب تیاری کرو مغرب کے بعد نکلنا ہے۔۔۔۔"جو لایا تھا وہ چھوڑ کر آ"۔۔۔

کچھ سامان دو نگا رستہ تجھے ڈھونڈنا ہے کالی کا مندر ہے پُرانا، اسکے پیچھے شمشان گھاٹ ہے اُسمیں چلّہ کھینچ جا کر۔۔۔۔۔۔وہ رُوکے گا۔ڈرائے گا۔

ناٹک کرے گا۔۔۔۔۔تجھے چلہ روکنا نہیں ہے۔اور ناہی حِصار سے نکلنا ہے۔۔

جب چلہ پورا ہو جائے تو جو پہلا نظر آئے اُٹھا کر لانا ہو گا میرے پاس۔۔۔۔۔یہاں

کسی سے ایک لفظ بات نہیں کرنا۔۔کسی سے بھی راستے میں مدد نہیں مانگنا۔وہ گھات میں بیٹھے ہونگے وار کر دیں گے تو کوئ غلطی مت کرنا

۔۔۔۔۔مگر کوئی مدد گار ساتھ کر دیں۔۔۔

احمد صاحب نے گزارش پیش کی۔۔۔

چل نور محمد تیرے ساتھ جاے گا مگر آدھے رستے سے وہ واپس آجاے گا کالی کے خبیثوں نے اُسکو سُونگھ لیا تو وہ تیرے کسی کام کا نہیں رہے گا ابھی اُسکو تیرے ساتھ بہت کام ہے۔۔۔۔۔۔

جا کر تیاری کر نور محمد آئے گا تجھے لینے۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے مرشد صاحب سے اجازت لی اور گھر کی طرف روانہ ہوئے۔۔۔۔۔

گھر پر پہنچ کر انھوں نے شگفتہ بیگم کو بلایا اور تمام معاملات اچھی طرح سمجھادیے۔۔۔۔

شگفتہ بیگم ساری بات سُن کر خوفزدہ ہوتے ہوے احمد صاحب سے کہنے لگیں۔۔۔

مگر احمد وہاں یہ سب کرتے ہوئے اگر آپ کو کچھ ہو گیا۔۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا اللہ مالک ہے۔مجھے مغرب کے وقت نکلنا ہے۔۔۔۔ حریم بیٹی کہاں ہے۔۔۔۔؟

اب کیسی ہے وہ۔۔۔۔۔؟

دوپہر سے الٹیاں کررہی ہے کچھ کھایا بھی نہیں اور ہر بار ایسے اُلٹی کرتی ہے جیسے پورا بکرا کھایا ہوا۔۔۔

افففف اللہ رحم کرے۔۔۔۔

اب جاتا ہو دیکھو اللہ کامیابی دے دعا کرنا۔۔۔۔

ڈور بیل کی آواز پر احمد صاحب نے شگفتہ بیگم سے کہا

اچھا شگفتہ اللہ حافظ۔۔۔

فی امان اللہ احمد اچھا بہن اجازت دیں دعا کیجے گا۔

میں کامیاب ہو کر لوٹوں۔۔۔۔

جی بھائی ان شاءاللہ

آپ دونوں حریم کا بہت خیال رکھیے گا۔۔۔۔۔۔

جی آپ بے فکر رہیں ہم اُسکا بہت خیال رکھیں گے۔۔۔۔۔۔۔

LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI

PDI LRI PDI LRI PDI LRI

احمد صاحب نے باہر آکر دروازہ کھُولا تو دروازہ کھولتے ہی دروازے کے سامنے کل والا ملنگ کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب کو دیکھ کر دھیمی سی مسکراہٹ سے بولا۔۔۔

احمد باؤ تم انتظار بڑا کراتے ہو۔۔۔۔۔۔۔

معاف کرنا نور محمد بھائی ذرا دیر ہو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں تو باؤ احمد اب بات سنو زرا غور سے۔۔۔۔

اب ہم جس رستے پر ہیں وہ ذرا مشکل ہے تم نے بات نہیں کرنی کسی سے بھی جب میں تمھیں چھوڑ کر واپسی آونگا۔۔۔۔

اس کے بعد بھی کسی سے بات نہیں کرنی وہ تمھیں بہت ڈرائے گا، تم نے ہمت نہیں چھوڑنی ڈرنا نہیں ہے۔۔۔۔

صیحح ہے۔۔۔۔۔

ہاں میں کچھ نہیں بولوں گا۔۔۔۔۔

چلو پھر بسم اللہ کرتے ہیں یہ بول کر نور محمد نے۔ سڑک پر قدم بڑھادیے احمد صاحب اسکے ساتھ چلنے لگے۔۔۔کچھ دور چل کر ایک ٹیکسی کے پاس نور محمد رُک گیا۔۔۔۔۔

ہاں بھئی فیصل کیا حال ہے۔۔۔۔۔۔۔؟

کرم ہے مالک کا۔۔۔۔۔

یہ احمد سلطان باؤ ہیں

یہ سواری تم نے بس اسٹاپ پر بٹھانی ہے اور سات گھنٹے بعد وہیں بس اسٹاپ سے اُٹھانی ہے اور مرشد کے ڈیرے پر لانی ہے۔۔۔۔

سمجھ گے۔۔۔۔۔۔؟

جی بھائی سمجھ گیا۔۔۔۔۔

معلوم ہے نا طریقہ۔۔۔۔۔۔؟

جی بھائی۔۔۔۔

احمد صاحب سے بات نہیں کرنی ساتھ جولائیں وہ بھی ڈیرے پر چھوڑنا ہے۔۔۔۔۔۔

شوکت کی بس ہے ناہاں ابھی ہے۔۔۔

چلو پھر اڑاؤ اپنا جہاز۔۔۔۔۔۔۔

نور محمد احمد صاحب کے ساتھ ٹیکسی میں سوار ہو گیا۔۔اور ٹیکسی بس اڈے کی جانب روانہ ہو گئ

بس اڈے پر پہنچ کر نور محمد نے بس میں سوار ہو کر ڈرائیور سے خیریت دریافت کی

ٹھیک ہو شوکت۔۔۔۔۔؟

جی اللہ کا فضل ہے۔

دیکھو یہ احمد صاحب ہیں اِنکو۔ جہاں اُتاروگے وہیں سے لیتے ہوے آنا۔۔۔چار گھنٹے بعد۔۔۔۔آپ بھی ساتھ ہونگے نہیں میں نہیں ہونگا یہ اکیلے ہونگے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں اِنکو بٹھالونگا۔۔۔۔

شکریہ شوکت۔۔۔

چلیں بھئ احمد باؤ آرام سے بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔

سارے راستے احمد صاحب۔ کھڑکی سے باہر دیکھتے رہے اور نور محمد۔ان کے کاندھے پرَ سر رکھ کر خوابِ خرگوش کے مزے لیتا رہا۔۔۔۔۔۔۔

رات کے ساڑھے گیارہ بجے بس نے ان دونوں کو ایک اسٹاپ پر اتار دیا۔۔۔

احمد صاحب نے ارد گرد دیکھا تو یہ کوئی کم آبادی والا علاقہ معلوم ہوتا تھا۔۔۔۔

بس اسٹاپ کی دیوار پر پاریو کوٹ لکھا تھا۔۔۔۔۔

اڈے سے باہر آکر نور محمد سامنے موجود ایک بڑے سے میدان کے اندر داخل ہو گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمد صاحب اُسکے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔۔۔

میدان کو پار کر کے اب وہ ایک آبادی والے علاقے میں داخل ہوئے جہاں بہت سی گلیاں ایک قطار میں موجود تھیں اور ان میں کچے پکے سے مکانات بنے تھے۔۔۔۔۔۔

سیدھے ہاتھ والی گلی کیطرف نور محمد نے مڑتے ہوئے سامنے اشارہ کیا۔۔۔۔

احمد صاحب نے نور محمد کے ہاتھ کے اشارے کی جانب دیکھا ایک طرف کچھ گھانس

پھونس اور بہت سا دلدلی مٹی والا راستہ تھا۔۔۔۔

نور محمد اور احمد صاحب اب گلی سے گذر کر اس گھانس پھونس اور دلدلی مٹی والے راستے پر چل رہے تھے۔۔۔۔۔

راستے کے اختتام پر نور محمد رُک گیا۔۔۔۔

بس باؤ اب میں آگے نہیں جا سکتا۔۔۔۔۔۔۔

اب آپ کو اکیلے جانا ہو گا۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے اُسکی طرف پریشانی سے دیکھا۔۔۔

سامنے وہاں جو ٹیلا ہے اس پر جاؤ گے تو مندر ہے پھر تم خود سارا رستہ جان لو گے ۔۔۔۔۔۔

اللہ کے حوالے۔۔۔۔

مرشد نے جو کہا تھا یاد رکھنا۔۔۔۔۔۔

پھر نور محمد نے واپس مڑ کر واپسی کا سفر اختیار کیا اور احمد صاحب کچھ لمحے سوچ کر سامنے اس ٹیلے کی طرف چلنے لگے۔۔۔۔۔

ٹیلے پر چڑھ کر سامنے تین چار قدم چلنے پر پرانے سے ایک مندر کے کھنڈرات تھے

آدھا مندر اپنی خستہ حالی کی وجہ سے زمین بوس ہو چکا تھا اور آدھا حصہ اندھیرے اور

عجیب سی پر سرار خاموشی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے ہمت کر کے مندر کے اندر قدم بڑھائے۔۔۔۔۔ مندر میں عجیب

و غریب پتلے دیوار میں بنائے گے تھے۔۔۔۔

سامنے ہی ایک آٹھ ہاتھوں والی عورت کا مجسمہ ٹانگیں موڑے کھڑا تھا جسکی زبان

سُرخ رنگ میں رَنگی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ کالے رنگ کی عورت کا مجسمہ اپنی چھٹی آنکھیں کھُولے سامنے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے اس مجسمے کی طرف چلنا شروع کیا۔۔۔۔

اچانک سے سارے کھنڈر میں سمیر کی آواز گونجنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔۔

آ گئے آپ۔۔۔۔۔۔۔

سامنے ہی سمیر کھڑا تھا۔۔ایک لمحے کے لیے تو احمد صاحب کو گمان ہوا کہ وہ سمیر ہی ہے مگر پھر مرشد صاحب کی بات احمد صاحب کے ذہن میں آئی۔۔۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔

مجھے گھر لے چلیں اب سمیر رونے لگا تھا۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔

ابو۔۔۔۔۔۔

اور سمیر کے ساتھ بہت سی عورتیں بھی رونے لگیں تھیں۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمد صاحب نے ساری آوازوں کو ان سُنا کر کے قدم آگے کی جانب بڑھا دیے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مُورتی کے پیچھے ایک راستہ تھا جو سیڑھیوں پر مشتمل تھا اور نیچے زمین میں کسی کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے سیڑھی سے اترنا شروع کیا اور نیچے ایک شمشان گھاٹ میں پہنچ گئے۔

بہت سی ہڈیاں اور خستہ لکڑیاں وہاں بکھری پڑی تھیں احمد صاحب چلہّ کاٹنے کے لیے

کوی قدرے صاف جگہ ڈھونڈتے ہوے آگے بڑھے تو ایسا لگا کہ اُنکے پاؤں کو کسی نے پکڑ لیا ہو۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے ہمت سے نیچے زمین کی طرف دیکھا تو ایک ہاتھ نے انکا پاؤں پکڑا رکھا تھا۔۔۔

احمد صاحب نے ہاتھ سے آگے نظر ڈالی تو احمد صاحب کو اپنے سارے جسم میں چونٹیاں رینگتی محسوس ہوئیں کیونکہ نیچے جس نے انکا پاؤں پکڑ رکھا تھا وہ ایک تازہ مردار عورت تھی جسکے بکھرے بال اسکے آدھے چہرے پر پڑے تھے اور ان بالوں کے درمیان سے وہ ایک آنکھ سے انکو دیکھ رہی تھی۔کمر سے نیچے کا تمام دھڑ۔غائب تھا اور گوشت کے ریشے اسکے باقی جسم سے لٹک رہے تھے اور خون بہہ بہہ کر زمین پر پھیل رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے جھٹکے سے اس عورت سے اپنا پاؤں چھڑوایا۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsane|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفت جہاں اور شگفتہ بیگم نے احمد صاحب کے جانے کے بعد حریم کے کمرے میں پہنچیں تو حریم سامنے بستر پر پریشان بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دونوں خواتین کو اندر کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر حریم بے قراری سے کھڑی ہوئی

امی مجھے بھوک لگ رہی ہے۔آؤ بیٹا میں کھانا دے دیتی ہوں۔۔۔

امی آپ نے کیا بنایا ہے۔۔۔۔۔

میں نے تو پالک گوشت بنایا ہے۔۔۔۔۔

نہیں مجھے وہ نہیں کھانا۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا اور گوشت ہے۔۔۔۔۔

ہاں گوشت ہے بتاؤ کیا کھاؤ گی بیٹا۔۔۔۔

میں بنا دیتی ہوں۔۔۔۔

نہیں میں بنالونگی آپ باتیں کریں۔۔۔۔۔۔

عفت جہاں اور شگفتہ بیگم کو باتیں کرتے جب کافی دیر ہو گئی تو بھی حریم واپس کمرے میں نہیں آئی تھی

عفت جہاں اور شگفتہ بیگم پریشانی سے کچن میں جانے کے لیے اُٹھیں کچن میں پہنچ کر سامنے حریم پیٹھ موڑ کر کھڑی تھی شگفتہ نے دل میں سر اٹھاتے خدشے سے خوفزدہ ہوتے ہوئے آگے بڑھ کر دیکھا۔۔۔۔۔۔۔۔

تو سامنے کھڑی حریم فرج سے سارا گوشت نکالے بہت شوق سے کچّا گوشت کھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

شگفتہ کو سامنے دیکھ کر حریم نے اپنی کالی پتلیوں والی آنکھیں اٹھا کر شگفتہ کو دیکھا ۔۔۔۔۔۔۔۔

حریم نے گھور کر شگفتہ بیگم کو دیکھا اور تیزی سے انکو پیچھے دھکا دیتے ہوئے کچن سے باہر بھاگ گئی اور اسکے پیچھے کالے رنگ کے ہیولے اُڑتے ہوئے جاتے نظر آئے۔۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے عفت جہاں کی طرف دیکھا اور فوراً حریم کے تعاقب میں کچن سے نکل گئیں۔۔۔۔۔

باہر لاونج میں حریم زمین پر بیٹھی اپنے ہاتھوں کو زبان سے چاٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

عفت نے خوفزدہ آواز میں حریم کے قریب جا کر پوچھا۔۔۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو حریم۔۔۔۔۔۔۔؟

ہاتھ کیوں چاٹ رہی ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

حریم نے اپنی آنکھیں سُکیڑ کر غصے سے عجیب سی آواز میں کہا۔۔۔۔

کھانا کھایا ہے کیا نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔

بیٹا وہ تو گوشت تھا نا۔۔۔۔۔۔۔

کھانا تھا میرا۔۔۔۔۔

کیا تجھے بھی کھالوں۔۔۔۔۔۔؟

عفت اور شگفتہ نے جلدی سے وہاں سے جانے میں ہی عافیت سمجھی۔انکے کمرے سے نکلنے کا ارادہ کرتے ہی۔۔۔۔۔ حریم نے اُنکو دیکھا اور کہا۔۔۔۔رکو۔۔۔۔۔!

پھر حریم نے اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر بڑی سی الٹی کر دی۔۔۔۔جو بہت سے خون اور کچے گوشت سے بھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شگفتہ اور عفت جہاں پریشانی سے یہ سب دیکھ ہی رہیں تھیں کہ حریم نے اچانک اپنے دونوں ہاتھوں سے اس غلیظ اُلٹی کو کھانا شروع کر دیا۔۔۔

شگفتہ بیگم نے اُس کو ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا تو ایک ہاتھ سے حریم نے ان کو اٹھا کر پھینک دیا۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم دور دیوار سے ٹکرائیں اور نیچے گرتے ہی بیہوش ہو گئیں تھیں۔۔۔

شگفتہ بیگم کو زمین پر گرتے دیکھ کر عفت جہاں کو پہلا خیال یہ ہی آیا کہ ان دونوں کو فوراً حریم سے دور ہونا چاہیے پھر کچھ لمحوں بعد عفت جہاں خوفزدہ ہوتے ہوئے شگفتہ بیگم کو گھسیٹتے ہوئے لاؤنج سے باہر لے کر چلی گیں۔۔۔۔۔

کمرے میں لا کر عفت جہاں نے پریشانی سے ان کو ہوش میں لانے کی کوشش کرنی شروع کر دیں مگر ہر طرح سے کوشش کے باوجود وہ ہوش میں نہیں آ رہی تھیں۔۔۔

۔۔۔

عفت جہاں ساری صورتحال میں سر پکڑ کر بیٹھ گیئں اور قرآنی آیات کا ورد شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI

PDI LRI PDI LRI PDI LRI

احمد صاحب نے جھٹکے سے اُس عورت سے اپنا پاؤں چھڑوایا اور آگے بڑھ کر ایک طرف جہاں کچھ کچرا کم تھا اور زمین پر جلنے کے بہت سے نشانات تھے شاید وہ ہی اصل جگہ تھی مردہ جلانے کی احمد صاحب نے بالآخر چلے کے لیے جگہ ڈھونڈ ہی لیا تھی

احمد صاحب نے پہلے اپنے گِرد مرشد کی دی ہوئی راکھ سے حصار بنایا اور اس دائرے میں اندر آکر بیٹھ گئے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

پھر انھوں نے اپنے سامنے ایک مٹی کا چراغ جلا کر رکھ دیا اور تسبیح نکال کر چلّہ شروع کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب اپنی پڑھائی میں سکون اور اطمینان کے ساتھ مشغول تھے کہ ایسا محسوس ہوا کہ انکے کاندھے پر کوئی چڑھ کر بیٹھ گیا ہو جیسے۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے نظر آنداز کر دیا مگر لمحہ بہ لمحہ وزن بڑھتا جارہا تھا۔۔۔۔احمد صاحب

نے ہمت کر کے وِرد جاری رکھا تھوڑی دیر بعد وہ وزن خود باخود ہٹ

گیا۔۔۔۔۔۔۔۔چلہ کھینچتے ہوئے اب دو گھنٹے ہو گئے تھے فجر تک چلّہ پورا کرنا تھا۔۔۔

۔

اس وقت رات کے ڈھائی بج چکے تھے۔۔۔۔

احمد صاحب کو اپنے سامنے سے ایک عورت کی آواز آئی۔۔۔۔۔۔۔

سنو۔۔۔۔۔میرا بچہ بہت بھوکا ہے اس نے کچھ نہیں کھایا۔۔۔۔۔

کچھ کھانے کو لا دو۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساتھ ہی ایک چھوٹے سے بچے کی بھوک سے بلکنے کی آواز آنے لگی۔۔۔۔۔

بچے کے روتے ہی اس عورت کی تکرار تیز تر ہوتی جا رہی تھی

کچھ کھانے کو لا دو۔۔۔۔۔۔۔

کچھ کھانے کو لا دے۔۔۔۔۔۔

کھانا لا دے۔۔۔۔،

کھانا لادے۔۔۔۔۔۔

اب تو ایسا معلوم ہوتا تھا کی آٹھ دس عورتیں ایک ساتھ کھانا لانے کی گردان کر رہی ہوں

کچھ دیر بعد ساری آوازیں بدل کر مردوں کی آوازوں میں تبدیل ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔

آوازیں اِسقدَر تیز تھیں کہ احمد صاحب کو پڑھنے میں مشکل ہو رہی تھی احمد صاحب نے اور تیزی سے وظیفہ پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔۔

پھر سے سارے میں ایک پر سرار۔خاموشی چھا گئی

تقریباًسوا تین بجے سارے مندر میں

او۔۔۔۔۔۔اووووو۔۔۔۔۔۔

اوون۔۔۔۔۔اوون۔۔۔۔۔

کی آوازیں سنائی دینے لگیں ایسا لگتا تھا کہ وہ عجیب وخلقت حیوان بہت زیادہ تعداد میں شمشان گھاٹ میں جمع ہو گے ہوں انھوں نے احمد صاحب کے گرد چکر کاٹنا شروع کر

دیے۔۔۔۔۔۔

وہ۔ چکر لگاتے ہوے اپنی لمبی زبانوں سے شڑپ شڑپ۔۔۔۔

کی آوازیں نکالتے جاتے اور غُراغُرا کر چکر کاٹتے جاتے۔۔۔۔۔۔

اچانک سے سارا مندر تیز گھنٹیوں کی آوازوں سے گونجنے لگا اور گھنٹیوں کے بجتے ہی سارے ہیولے کتوں کی طرح رِینکنے لگے اور زور زور سے رونے لگے۔۔۔۔۔۔

اتنی تیز آوازیں تھیں کہ احمد صاحب کو محسوس ہونے لگا کہ اُنکے کان کے پردے پھٹ جائیں گے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمد صاحب نے سارا دھیان اپنے چلے پر لگا رکھا تھا مگر شور بہت ہو رہا تھا۔ ایکدم سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی اور ساتھ ہی ایک مکروہ آواز سارے شمشان گھاٹ اور مندر میں گونج اُٹھی۔ "ہش " سارا شمشان گھاٹ اور مندر اُس منحوس آواز سے گونجنے لگا آواز لمحہ بہ لمحہ احمد صاحب کے پاس شمشان گھاٹ میں آتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ آواز احمد صاحب کو اپنے بہت قریب محسوس ہوئی۔۔۔

خبیث پنڈت کی آواز سارے میں گونجی۔۔۔۔۔

بعض نہیں آیا تو۔۔۔۔۔؟

ہمت ہے تو کھول اُنکھیں دیکھ مجھے۔۔۔۔۔۔

ڈر لگتا ہے۔۔۔۔۔۔؟

بول۔۔۔۔۔۔

کر لے چلے۔۔۔۔۔۔۔

ہمارے گھر آیا ہے تو۔۔۔

کالی والوں کے گھر۔۔۔۔۔۔

ہمیں گھاٹ پر مارنے آیا ہے۔۔۔۔۔۔ کمبخت

تو یہاں ہے نا۔۔۔۔۔۔۔

دیکھ ہم تیری بیوی کو یہاں لے آئے۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے پریشانی سے دونوں آنکھیں کھول دیں۔۔۔۔۔ سامنے بہت سے

مرُدے کھڑے تھے کسی کے سرَ سے خون بہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

کسی کا چہرہ آدھا کھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

کوئی قیمہ قیمہ ہوا پڑا تھا۔۔۔۔۔۔

بہت سے آدھے کھائے گئے اُور پورے مردے بھی تھے

ان کے ساتھ ہی چاروں ہاتھوں پیروں سے چلنے والے وہ کتے نما آدم خور خون چوسنے والی مخلوق

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بھی کھڑی تھی۔۔۔۔۔۔

پنڈت نے احمد صاحب کی آنکھوں میں اپنی سرخ آنکھیں ڈال کر اپنی مکروہ آواز میں کہا۔۔۔۔۔

بیوی کو دیکھے گا احمد۔۔۔۔۔۔؟

رُک۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ دیکھ پنڈت نے ایک طرف اشارہ کیا وہاں سے شگفتہ بیگم بلکل ٹھیک چلی آرہی تھیں۔۔۔۔۔۔

انھوں نے آتے ہی بولا۔۔۔۔۔

آئیں احمد جلدی گھر چلیں۔۔۔۔

حریم کی حالت بہت بگڑ گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب کو لگا کہ یہ شگفتہ بیگم ہی ہیں انھوں نے۔ چلہ رّوکنے کا فیصلہ کیا اور اِس سے پہلے کے وہ حصار سے نکلتے انھوں نے چراغ کی جانب دیکھا اور چراغ کے بلکل سامنے ہی شگفتہ بیگم بغیر پاؤوں کے کھڑی تھیں یعنی یہ سب ایک چال تھی۔۔۔۔۔!

اگر وہ اس حصار سے نکل جاتے تو کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب کو اپنے پاؤں کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ کر پنڈت نے زوردار آواز سے قہقہہ لگایا اور "ہش" کہا اور سارے لوگ پنڈت سمیت غائب ہو گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے اپنا وظیفہ تیزی سے پورا کرنا شروع کر دیا اور کچھ دیر بعد انکا چّلہ پورا ہوتے ہی کہیں دُور سے آذانیں سنائی دیں۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے سامان سمیٹ کر رکھا اور سامنے نظر ڈالی تو ایک طرف۔ کونے میں

بہت سے عجیب خلقت انسان نماوحشی کسی چیز پر جُھکے ہوئے تھے احمد صاحب نے آگے قدم بڑھائے تو سارے وحشی اُچھل اُچھل کر بھاگنا شروع ہو گئے

نیچے زمین پر ایک پنجر نماانسان پڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جسکی دونوں آنکھیں غائب تھیں اور آنکھوں کے گڑھوں سے کچھ نوچی ہوئی رگیں باہر لٹک رہی تھیں۔۔۔۔۔

سارا جسم سفید رنگ کا تھا جیسے جسم میں خون کا ایک خطرہ بھی نہیں ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حریم کی حرکتیں دیکھ کر عفت جہاں نے اس کو کسی طرح سلانے کا فیصلہ کیا اور اپنی دوائیوں میں سے چار نیند کی گولیاں ایک گلاس دودھ۔میں ڈال کر وہ حریم کے پاس لاؤنج میں لے کر آ گئیں۔۔۔۔۔۔

حریم اپنی ساری الٹی کھا کر اُسی گند میں ہی آنکھیں بند کیے سیدھی لیٹی ہوئی تھی

عفت جہاں نے دل مضبوط کر کے حریم کو آواز دی۔۔۔

حریم۔۔۔۔۔۔

حریم بیٹا۔۔۔۔۔۔۔اٹھو۔۔۔۔

تھوڑا دودھ پی لو۔۔۔۔۔۔!

حریم نے دونوں آنکھیں کھول کر اُنکو مشکوک نظروں سے دیکھا اور لیٹے لیٹے ہی اپنا گندا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔

عفت جہاں نے دودھ کا گلاس اُسکے سرخ اور پیلے بدبودار ہاتھ میں تھما دیا۔۔۔۔۔

حریم نے گلاس منہ کے اوپر لا کر بڑا منہ کھولا اور پورا دودھ لیٹے لیٹے ہی اپنے منہ میں انڈیل لیا جیسے کوئی کسی برتن میں دودھ ڈال رہا ہو سارا دودھ ختم ہونے پر حریم نے گلاس ہوا میں اچھال دیا جو زمین پر گر کر چھناکے سے ٹوٹ گیا۔۔۔۔

حریم نے عفت جہاں کو دیکھا اور زور سے چیخی۔۔۔۔۔

جا۔۔۔۔۔دفعہ ہو جا۔۔۔۔۔

اور زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔ہا۔۔۔ہا۔۔ہا۔۔

عفت جہاں ڈر کر واپس دوسرے کمرے میں آئیں اور انھوں نے دوبارہ سے شگفتہ بیگم کو ہوش میں لانے۔کے لیے پانی کے چھینٹیں مارے تھوڑی دیر بعد ہی شگفتہ بیگم نے کراہتے ہوے آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے اُنکو ہوش میں آتے دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شکر ہے بہن آپ کو ہوش آگیا۔۔۔۔۔

شگفتہ بیگم نے عفت جہاں سے حریم کا پوچھا۔۔۔

حریم۔۔۔۔۔۔؟

وہ ٹھیک نہیں ہے بہن۔۔۔۔۔

میں نے اسکو دوادی ہے آپ رُکیں میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے شگفتہ بیگم سے کہااور لاؤنج میں چلی گئیں۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاؤنچ میں آکر انھوں نے ڈرتے ڈرتے حریم کو آواز دی حریم۔۔۔۔

حریم بیٹا۔۔۔۔

حریم نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔۔۔۔

شاید دوا نے کام کر دیا۔۔۔۔۔

عفت جہاں عجلت میں شگفتہ بیگم کے پاس آئیں اور ان سے کہا شگفتہ بہن شکر ہے وہ سو گی ہے میں نے اُسکو نیند کی دوا دی تھی۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ نہیں کر سکتی آپ چلیں ذرا ہمت کریں ہمیں اسُکو باندھنا ہو گا۔ ورنہ پتا نہیں وہ ہوش میں آتے ہی ہمارا کیا کرے گی۔۔۔۔۔۔؟

ہاں یہ تو ہے شگفتہ بیگم نے رَنج سے کہا۔۔۔۔

چلیں جلدی کریں میں کوئی رسی اور دوپٹے لاتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے اس آدمی کے قریب جا کر دیکھا تو اُسکے جسم پر چھوٹے بڑے سوراخ نُما

زخم کے بہت سے نوکیلے دانتوں کے نشان تھے۔۔۔۔

ابھی بھی شاید وہ اس کا خون ہی پی رہے تھے۔۔۔۔۔

مرشد نے کہا تھا جو پہلی چیز نظر آئے لے آنا

۔۔۔۔

احمد صاحب نے اُس آدمی کو اپنی کمر پر لادنے کی کوشش کی اور بہت مشکل سے اُس کو کمر پر لٹکا لیا۔۔۔۔۔۔۔

اس آدمی کا سارا جسم کسی مردے کی مانند سرد ہو رہا تھا جسکے جسم کی ٹھنڈک سے احمد صاحب کو خوف محسوس ہو رہا تھا ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے کسی مردے کو کمر پر لاد کر جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

شمشان گھاٹ سے سیڑھیاں چڑھ کر احمد صاحب اوپر مندر میں اُ گے۔۔۔۔۔

مندر سے آہستہ آہستہ چل کر باہر نکلنے لگے کے ایکدم کسی چیز سے انکا پیر اُلجھا اور وہ اُس آدمی سمیت نیچے گر پڑے۔۔۔۔۔

اپنے دونوں لب سیے احمد صاحب نے پھر سے اٹھنے کی کوشش میں زمین پر ہاتھ مارا اور

سہارا لینے کی لیے زمین پر ہاتھ رکھا تو اُنکا ہاتھ کسی پلپلی سی چیز پر پڑا شاید اسی چیز سے وہ اُلجھ کر گرے تھے۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے اس چیز کو ہاتھ میں اُٹھایا تو وہ کسی مردار خور منحوس خبیث کی لمبی تھوک اور خون سے لتھڑی زبان تھی احمد صاحب کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی ایک سر دلہر اٹھی اور وہ سوچنے لگے کہ کیا اس کو بھی۔لے جاوں۔۔۔۔۔۔۔۔؟

مرشد صاحب نے تو کہا تھا کہ جو بھی ملے۔ساتھ لے آنا۔۔۔اب تک اس کمزور اور قریب المرگ آدمی اور اب یہ عجیب سی خون میں لتھڑی ہوئی زبان کے سوا کچھ نہیں ملا تھا۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے کراہیت سے وہ لمبی سی زبان۔اٹھا کر اپنی قمیض کی جیب میں ڈال لی اور پھر سے اس آدمی کو کمر پر ڈال کر اٹھنے لگے اور پھر سے کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

احمد صاحب نے مندر سے باہر آکر تیزی سے وہ کچا رستہ پار کیا اور اب وہ آبادی میں موجود تھے اس سے پہلے کہ کوئی اُنکو اس عجیب سے آدمی کے ساتھ دیکھتا احمد صاحب نے تیزی سے چلنا شروع کر دیا تیز چلنے کی وجہہ سے اب انکی سانس پھول گئی تھی۔

میدان شروع ہونے پر احمد صاحب کو اپنے کمرے ہر موجود اس آدمی کا وزن بڑھتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

ایسا لگتا تھا کہ جیسے کمر پر ایک آدمی نہیں دس آدمی ہیں احمد صاحب کی کمر اور کندھے اب وزن سے درد کرنے لگے تھے مگر وہ پھر بھی مسلسل چل رہے تھے

۔۔۔۔۔۔

میدان کے وسط میں پہنچ کر احمد صاحب کی ہمت جواب دے گئی اور انھوں نے اس آدمی کو اپنی کمر سے اتار کر زمین پر ڈالا اور خود بھی وہیں زمین پر نڈھال سے بیٹھ گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب کو کچھ دیر بعد چار نمازی لڑکے اپنے قریب آتے دکھائی دیے۔۔۔۔۔

قریب آنے پر ان لڑکوں نے احمد صاحب کو سلام کیا۔۔۔۔۔۔

السلام و علیکم بزرگو۔۔۔۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ۔۔۔۔۔؟

احمد صاحب نے ان کو دیکھا اور خاموشی سے پھر سے نیچے زمین پر دیکھنے لگے۔۔۔۔

حلیے سے تو وہ لڑکے کسی۔ شریف خاندان کے نظر آتے تھے صاف ستھرے سفید لباس اور سروں پر ٹوپی لگاے شاید نماز پڑھ کر لوٹے تھے۔۔۔۔۔

اچھا بزرگو ہم جاتے ہیں یہ پانی تو پی لو بزرگو تھکے ہوے لگ رہے ہیں۔۔۔۔

اچھا ربّ رکھا۔۔۔۔۔

سلام کا جواب تو دے دو۔۔۔

احمد صاحب نے ان لوگوں کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔۔اور خاموش رہے۔۔۔۔

اچھا بزرگو یہ پانی پی لیں۔۔۔۔

ان لڑکوں میں سے ایک جو تھوڑا سمجھدار دکھائی دیتا تھا اس نے ہمدردی سے احمد صاحب کو پانی کی بوتل زمین سے اُٹھا کر کھول کر دی۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے کچھ لمحے سوچ کر پانی پینے کے لیے بوتل کو منہ سے لگا لیا اور اُدھی بوتل پانی پی لیا۔۔۔۔۔۔۔!

احمد صاحب نے بوتل بند کر کے ان لڑکوں کی جانب تشکر کی نظر سے دیکھا اور بوتل اُنکو دے دی۔۔۔۔۔۔

اُسی سمجھدار لڑکے نے بوتل ان کے ہاتھ سے لی اور پرُ سرار سی مکروہ مسکراہٹ سے مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

"آ گیا نا جھانسے میں احمد"۔۔۔۔

اور سارے لڑکے ہوا میں دھول کی طرح تحلیل ہو گئے۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب حیرانی سے دیکھتے ہی رہ گے پھر

احمد صاحب نے خوف سے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھا جو بہت ٹھنڈے ہو گے تھے اور ان پر لال نشان بھی نمودار ہونے لگے تھے۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے پریشانی سے اُس آدمی کو کمر پر اٹھایا اور تیزی سے بس اسٹاپ پہنچ گے سامنے ہی وہ بس کھڑی تھی اور اس کا ڈرائیور سڑک پر احمد صاحب کا منتظر کھڑا تھا اس نے لپک کر احمد صاحب کو سہارا دیا اور احمد صاحب کو بس میں سوار کرایا پھر ب تیزی سے بس چلا دی۔۔۔۔۔

تیز رفتاری سے گاڑی چلا کر شوکت نے احمد صاحب کو دو گھنٹے میں ہی کراچی پہنچا دیا

۔۔۔۔

بس اڈے پر بس روکتے ہی شوکت نے احمد صاحب کو رکنے کا کہا اور بس سے اتُر گیا۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد شوکت کے ساتھ فیصل بس میں داخل ہوا اور اس آدمی کو ایک چادر پر ڈال کر چادر کو ہاتھوں سے اٹھالیا شوکت اور فیصل نے اس آدمی کو ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر ڈالا اور احمد صاحب کے لیے ٹیکسی کا اگلا دروازہ کھول دیا۔۔۔

احمد صاحب کے ٹیکسی میں بیٹھتے ہی فیصل نے ٹیکسی چلادی اور خاموشی سے سفر گزرنے لگا بیس منٹ بعد ٹیکسی مرشد کے آستانے پر پہنچ گئی گاڑی رُکتے ہی نور محمد باہر آیا اور اس نے فیصل کو کہا۔۔۔۔۔۔۔

میرے ساتھ اِسکو اندر لے چلو اور وہ دونوں اس آدمی کو اٹھا کر مرشد کے پاس لے گئے۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے جیسے ہی ٹیکسی سے باہر نکل کر اندر مرشد کے آستانے کی جانب قدم بڑھائے نور محمد نے باہر آکر غصے سے کہا۔۔۔۔۔

دورہ۔۔۔۔۔۔

اندر نہیں آنا۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے حیرانی سے نور محمد کو دیکھا تب ہی پیچھے سے مرشد نے آکر جلال سے

کہا۔۔۔۔۔

پلید ہے تو۔۔۔۔۔

اُنکی غلاظت پی کر آیا ہے۔۔۔۔

نجس کر دیا تجھے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہا تھا نا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوشیار رہنا۔۔۔۔

یہ ہاتھ دیکھ اپنے۔۔۔۔۔۔۔

مرشد نے احمد صاحب کے ہاتھوں کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔

احمد صاحب نے ہاتھوں کو دیکھا جہاں بڑے بڑے آبلے نکلے ہوے تھے اور ان آبلوں

میں خون بھرا تھا۔۔۔۔۔۔

۔۔احمد صاحب نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دیکھا جہاں دونوں ہاتھوں پر بڑے بڑے آبلے نکلے ہوئے تھے جن کے اندر خون بھرا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے مرشد کی جانب پریشانی سے دیکھا۔۔۔۔

احمد صاحب کو اپنی طرف دیکھتے ہوئے دیکھ کر

مرشد نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔۔

کہا تھا نا۔۔۔۔۔۔۔!

اُن کے جھانسے میں مت آنا وہ مکر کریں گے مگر تو نے میری بات نہ مانی۔۔۔۔۔۔۔

ان کی باتوں میں آ گیا۔۔۔۔۔

مرشد صاحب میں نے تو بس پانی پیا تھا۔۔۔۔!

پانی نہیں تھا وہ نجاست تھی اُنکی تجھے پلا گئے وہ۔ تیرا سارا چلّہ ساری محنت خراب کر دی ۔۔۔۔۔

یہ جو تیرے ہاتھوں پر نکلے ہیں دیکھ کیسے پورے جسم پر پھیل رہے ہیں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمد صاحب نے اپنے باقی جسم کو دیکھا تو اُبلے اُنکے پاؤوں اور پورے جسم پر پھیل رہے تھے۔۔۔۔۔۔

نور محمد۔۔۔۔۔۔۔۔

مرشد نے نور محمد کو آواز دے کر پکارا۔۔۔۔۔۔۔

جی مرشد صاحب۔۔۔۔۔

اِسکو مزار پر لے جاوہاں صحن میں نہلا،پڑھائی کر کے پاک کر پھر لے کر آ۔۔۔۔۔

پھر مرشد نے احمد صاحب کو مخاطب کر کے نرمی سے کہا۔۔۔۔۔۔

جاؤاحمد۔نور محمد کے ساتھ جاؤ۔۔۔

احمد صاحب نے تائیدی انداز میں سر جھکا لیا۔۔۔۔۔

اور کچھ لایا ہے اُس آدمی کے علاؤہ۔۔۔۔۔؟

مرشد نے تَدبر سے احمد صاحب سے پوچھا۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے قمیض کی جیب سے وہ گندی سی لمبی زبان باہر نکالی۔۔۔

مرشد نے اپنا داہنا ہاتھ آگے بڑھایا اور احمد صاحب نے وہ زبان مرشد کے ہاتھ پر رکھ دی۔۔۔۔

مرشد نے اپنے ہاتھ کو مضبوطی سے بند کر کے آنکھیں بند کیں اور کچھ زیر لب پڑھنے لگے زبان میں سے دھواں اٹھنا شروع ہو گیا اور کچھ ہی دیر بعد جب مرشد نے ہاتھ کھولا تو اُنکے ہاتھ میں سوائے راکھ کے کچھ نہ تھا۔۔۔۔۔۔

مرشد نے دھیمی سی مسکراہٹ سے احمد صاحب سے کہا۔۔۔۔۔۔

تو اُنکے جھانسے میں تو آگیا۔۔۔۔۔

مگر اِس مردود کی زبان لا کر بہت اچھا کیا۔۔۔۔۔

احمد جانتا ہے جسے تو لایا کے وہ کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

مرشد نے احمد صاحب سے سوال کیا۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے لاعلمی سے سر نفی میں ہلایا۔۔۔۔۔

صائم ہے وہ۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے صائم کی تصویر دیکھی تھی اور اب اگر وہ آدمی صائم تھا تو احمد صاحب کا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل کیا کہ کاش وہ پہلے اُس کے لیے کچھ کر لیتے تو شاید اُسکی یہ حالت نہ ہوتی۔۔۔۔۔۔

زندہ ہے وہ۔۔۔؟

زندہ رہے گا۔۔۔۔۔؟

احمد صاحب نے بے چینی سے پوچھا۔۔۔۔۔۔

زندہ ہے میں پوری کوشش کرونگا کہ وہ ٹھیک ہو جائے۔۔۔

سارا خون پی چکے ہیں اُسکا، آنکھیں بھی کھالی ہیں۔۔۔۔

جسم میں جگہ جگہ سوراخ ہیں دانتوں کے۔۔۔۔

ایک ہاتھ کی چاروں انگلیاں بھی نہیں ہیں۔۔۔۔۔

اللہ مالک ہے۔۔۔۔۔

احمد تم جاؤ پہلے پاک ہو کر آؤ

پھر تمھارا اعلاج بھی کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

اس طرح گھر جاؤ گے تو حریم ہوشیار ہو جائے گی۔۔۔۔

حالت خراب ہے اسُکی

نور محمد جلدی لے جاؤ اِسکو پاک کرو۔۔۔۔۔

میں صائم کو دیکھتا ہوں۔۔۔

یہ بول کر مرشد صاحب واپس اندر چلے گئے

احمد صاحب نور محمد کے ساتھ اوپر مزار کے صحن میں چلے گئے۔۔۔۔۔

صبح کے آٹھ بجے کا وقت تھا اسلیے مزار میں ابھی زائرین کا رش کم تھا

نور محمد نے احمد صاحب کو ایک طرف پتھر پر بٹھا دیا اور پانی کے ڈول میں ایک تعویذ۔

ڈال کر اسُکے حل ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔۔۔۔۔

تعویذ کے حل ہونے نور محمد نے ڈول کا سارا پانی احمد صاحب کے جسم پر ڈال

دیا۔۔۔۔۔۔

پانی جہاں جہاں پہنچ رہا تھا وہاں وہاں سے سارے آبلے پھٹ رہے تھے اور خون بہہ رہا

تھا۔۔۔۔۔

پھر نور محمد نے احمد صاحب کو ایک پیالے میں پانی دیا اور کہا کہ۔۔۔۔۔۔

اس کو پینے کے بعد جو قے آئے وہ سامنے موجود گڑھے میں کر دینا جا کر۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے پیالے کا پانی پیا اور پانی پیتے ہی ایک کالی بدبودار قے اس گڑھے میں جا کر کر دی۔۔۔۔۔

اب جاؤ۔۔۔۔۔۔ باؤ احمد غسل کرو۔۔۔۔

تمھارا کام ختم ہمارا کام شروع۔۔۔۔۔۔۔

پاک ہو کر آ جاؤ جلدی مرشد کے پاس جانا ہے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب کے وہاں سے جاتے ہی نور محمد نے اس قے کو مٹی سے ڈھانپ کر مٹی کا تیل ڈال کر آگ لگا دی۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد نور محمد اب منتظر انداز میں مزار کے صحن میں ٹہلنے لگا۔۔۔۔۔۔۔

¦LRI¦ ¦PDI¦LRI¦ ¦PDI¦LRI¦ ¦PDI¦LRI¦ ¦PDI¦LRI¦ ¦PDI¦LRI¦ ¦PDI¦LRI¦ ¦PDI¦LRI¦

¦PDI¦LRI¦ ¦PDI¦LRI¦ ¦PDI¦

شگفتہ بیگم اور عفت جہاں نے جیسے تیسے حریم کو نیند کی حالت میں بستر پر باندھ کر سکون

کی سانس لی تھی۔۔۔۔۔۔۔

افففف اب۔جب تک احمد صاحب نہیں آتےِ اسکو کھولیے گا نہیں عفت بہن۔۔۔۔

ورنہ پتہ نہیں کیا کیا کھاے گی اور ہمارا کیا حال کرے گی شگفتہ بیگم نے فکر مندی سے

کہا۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے بھی اُنکی تائید میں سر ہلایا۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد حریم نے نیند سے

جاگ کر چیخ و پکار شروع کر دی۔۔۔۔

وہ سر بستر پر پٹختی جاتی اور بھاری آواز میں چیخ کر کہتی جاتی۔۔۔۔۔۔۔

کھوُل مجھے کنجری۔۔۔۔۔۔۔

میرا ابالن بھوُکا ہے۔۔۔۔۔۔

کھوِل۔۔۔۔۔اپنے ہاتھِ جھٹکتے جاتی اور چیخ چیخ کر بولے جا رہی تھی۔۔

عفت جہاں اور شگفتہ بیگم نے کمرے میں جھانک کر دیکھنے کی جیسے ہی کوشش کی

حریم نے پوری گردن گھما کر دونوں کو گھور کر دیکھا اور پھر اپنی کالی آنکھیں سُکیڑ کر بولی

کالی کی سُوگندھ ایک بار میں چھوٹ جاؤں

تم دونوں کنجریوں کے کلیجے نوچ کر کھاونگا۔۔۔۔۔

عفت جہاں اور شگفتہ بیگم نے خوف سے زرد ہوتے ہوئے جلدی سے کمرے کا دروازہ بند کرکے لاک لگا دیا اور دونوں ایک ساتھ صوفے پر بیٹھ گئیں اور آیت الکرسی زور زور سے پڑھنا شروع کردی۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI

PDI LRI PDI LRI LRI PDI

مرشد صاحب نے صائم کو پہلے سیدھا لٹایا اور اُسکی آنکھوں کے خالی گڑھوں کو روئی سے بھر دیا پھر اُسکو انھوں نے تھوڑا پڑھا ہوا پانی پلایا۔۔۔

پھر مرشد تسبیح ہاتھ میں لے کر صائم کے سرہانے بیٹھ گے اور پڑھائی شروع کردی۔۔

۔۔۔۔

مرشد نے صائم کے سرہانے بیٹھ کر پڑھائی شروع کر دی۔پڑھائی جاری ہی تھی کہ ہجرے میں

نور محمد احمد صاحب کو لے کر اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔

نور محمد اور احمد صاحب وہیں زمین پر صائم سے ذرا فاصلے پر بیٹھ گے۔۔۔

مرشد صاحب نے۔اپنی پڑھائی ختم کر کے صائم پر دَم کیا اور پھر اُسکے گرد سات چکر کاٹے۔پھر اُسکے کھلے منہ میں پانی کے کچھ قطرے ٹپکائے۔۔۔۔

پانی منہ میں جاتے ہی صائم کے اندر ذَرا سے جنبش ہوئی۔۔۔۔۔۔

مُرشد نے اسکے ماتھے پر شفقت سے ہاتھ رکھا اور بولے۔۔۔۔

اب کیسے ہو بیٹا۔۔۔۔؟

اب تم آ گے ہو اللہ کے فضل سے بلکل پہلے جیسے ہو جاؤ گے۔۔۔۔

صائم نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر زبان نے ساتھ نہیں دیا اور پھر اس نے بہت دقت سے سر کو ذرا سا ہلایا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں کچھ دن میں تم ٹھیک ہو جاؤ گے تمھاری بیوی اور ماں منتظر ہیں تمھاری۔۔۔۔۔۔

صائم خاموشی سے مرشد صاحب کی بات سن رہا تھا اور بات سنتے سنتے ہی وہ پھر سے بیہوش ہو گیا تھا۔۔۔۔۔۔

مرشد نے فکر مندی سے نور محمد کو مخاطب کیا نور محمد۔۔۔۔۔۔

جی مرشد

اس کو بلال کے اسپتال لے جاؤ۔۔۔۔

بلال سے کہنا۔۔۔۔۔پہلے زخم ٹھیک کرے

پھر آنکھوں کا بھی کچھ کرنا ہے۔۔۔۔۔۔۔

جی مرشد میں لے جاتا ہوں بیٹا جی کے پاس۔۔۔۔۔۔

نور محمد کچھ دیر کے لیے وہاں سے باہر چلا گیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد اس نے مرشد صاحب سے کہا۔۔۔

مرشد صاحب انھوں نے ایمبولینس بھیج دی ہے کچھ ہی دیر میں میں اُسمیں اس کو لے کر چلا جاتا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے نور محمد اس کے ساتھ سائے کی طرح رہنا۔۔۔۔۔

میں نے توڑ کر دیا ہے۔۔۔۔۔، یہ بلکل محفوظ ہے۔۔۔

مگر تم پھر بھی ہوشیار رہنا

جی سرکار۔۔۔۔۔۔

احمد اب تم یہاں میرے پاس آؤ۔۔۔۔

مرشد نے احمد صاحب کو اپنے پاس بلایا

جی۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب مرشد صاحب کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔۔۔۔

دونوں ہاتھوں کو میرے ہاتھوں پر رکھو۔۔۔۔

احمد صاحب نے اپنے دونوں زخمی ہاتھوں کو اُنکے ہاتھوں پر رکھ دیا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مرشد نے کچھ زیرِ لب پڑھا اور پھر انکے اوپر دم کر دیا۔۔۔۔۔۔

پھر مرشد نے اپنے گلے سے ایک کالی ڈوری اتار کر احمد صاحب کے گلے میں ڈال دی۔

۔۔۔۔۔

اب تم بلکل ٹھیک ہو۔۔۔۔۔۔ تھوڑے زخم تو تم خود دیکھ لو ابھی ہی ٹھیک ہو گئے ہیں

احمد صاحب نے حیرانی سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔۔۔

شیطانی تھی اُسکی ٹھیک کر دی ہے

بس ذرا سے زخم ہیں باقی کے زخم اور نشان کچھ دنوں میں ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔

ان شاءاللہ

جی مرشد ان شاءاللہ

ہاں تو نور محمد تم اب اِسکو لے جانا میں احمد کے ساتھ جا رہا ہوں۔۔۔۔۔

جی مرشد۔۔۔۔

چلو احمد گھر چلو وہاں بہت ضرورت ہے ابھی ہماری۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

قریبی سڑک سے ٹیکسی کر کے احمد صاحب اور مرشد صاحب صائم کے گھر پہنچے

۔۔۔۔۔

گھر کی گھنٹی بجاتے ہی۔۔۔۔۔

اندر سے تیز آواز میں چیخنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے باہر آکر عجلت اور پریشانی میں دروازہ کھولا اور سامنے ایک باریش بزرگ اور احمد صاحب کو دیکھ کر اللہ کا شکر ادا کیا۔۔۔

شکر آپ آگئے وہ ہمیں کھا جائے گی۔۔۔

احمد صاحب نے پریشانی سے مرشد کی جانب دیکھا۔

مرشد صاحب نے مدھم مسکراہٹ سے کہا۔۔۔۔۔

کسی کو نہیں کھاتی۔۔۔۔۔۔۔

آؤ احمد۔۔۔۔۔۔

یہ بول کر وہ اندر گھر میں داخل ہو گئے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اندر پہنچ کر مرشد صاحب نے جیسے ہی اس کمرے میں پہلا ر کھا حریم نے مچلنا شروع کر دیا

مرشد صاحب حریم کو جس بستر پر باندھا تھا اُسکے بہت قریب جاکر حریم کی کالی آنکھوں میں دیکھ کر بارعب آواز میں بولے۔۔۔۔

بول کیا بولتا ہے۔۔۔۔۔۔ !

لے میں تیرے سامنے کھڑا ہوں

کروار۔۔۔۔

اُٹھ چل شاباش۔۔۔۔۔۔

اِے بڈھے تو ہی ہے ناوہ۔۔۔۔۔۔۔۔

اِسکو بچائے گا مجھ سے۔۔۔۔۔

یہ بولتے ساتھ ہی حریم نے اپنے دونوں ہاتھ پوری طاقت لگا کر کھولے اور اُٹھ کر بستر پر سیدھی کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔۔

مرشد صاحب نے اس کو اس طرح کھڑے ہوتے دیکھ کر بلند آواز میں غصے سے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہا۔۔۔۔۔۔۔

میں نہیں آتا تیرے تماشوں میں۔۔۔۔۔۔

ارے بدذات تو ہے ہی کیا۔۔۔۔۔؟

ایک بگڑی بدروح۔۔۔۔۔۔

حریم نے اُنکی بات سُن کر دونوں ہاتھوں کو اوپر بلند کیا۔۔۔۔۔اور تیز آواز میں اپنے منتر پڑھنے لگی۔۔۔۔۔

مرشد نے کچھ زیر لب پڑھا اور حریم کیطرف دیکھ کر پھونک دیا۔۔۔۔۔

حریم نے غصے سے غراتے ہوئے اپنے چیلے چپاٹوں کو آواز دی۔۔۔۔۔اور

بھاری سی آواز میں چِلّا کر کہا۔۔۔۔۔۔۔

ہیم دھریم سواہاسگنا نم۔۔۔۔۔آ۔۔۔۔۔۔آ۔۔۔۔

ہش۔۔۔۔۔۔ہش۔۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

یہ آواز کمرے میں گونجتے ہی سارے کمرے میں وہ عجیب سے سفید سے بد صورت

چوپائے نماانسان

کتے جیسی لمبی زبانیں نکالے کتے کی طرح آوازیں نکالتے گھوم رہے تھے۔۔۔۔۔

مرشد صاحب نے تنظزیہ نظروں سے دیکھااور بولے بس۔۔۔ کر لیا کرتب

۔۔۔۔۔۔؟

حریم نے غصے سے گھورااور دونوں ہاتھ اپنے پیٹ پرَر کھ لیے۔۔۔۔

مرشد صاحب نے چونکی نظر سے یہ سب دیکھااور کرخت آواز میں بولے۔۔۔۔۔

ہاتھ ہٹا۔۔۔۔۔۔

بالن کے آنے کا سمے ہے بڈھے۔۔۔۔۔۔

حریم نے شیطانی مسکراہٹ سے اُنکو دیکھااور دونوں ہاتھوں سے پیٹ پر جہاں سلائی لگی

ہوئی تھی اپنے ہاتھ رکھے اور دونوں ہاتھوں سے پیٹ کو پھاڑ دیا۔۔۔۔۔۔۔

حریم کا جسم یہ تکلیف برداشت نہیں کر سکااور وہ دھڑم سے زمین پر گر گئی اور اس کے

اطراف تیزی سے اُسکے پیٹ سے نکلنے والا خون پھیل گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مرشد نے جلال سے سامنے دیکھا اور تیز آواز میں کہا۔۔۔۔

مردود۔تجھے اور تیری نسل کو تو میں جلا کر راکھ کرونگا۔۔۔۔۔۔

بچی کا کیا حال کر دیا۔۔۔۔۔۔۔

پنڈت اپنی تمام خباثت سمیت بولا۔۔۔۔۔

کالی کے بھگت ہیں۔۔۔۔۔۔

تو کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔۔

تازہ مردے کھاتے ہیں ہم۔بلیاں دینے والے ہیں۔۔۔۔

تجھ جیسے کتنے ہی ہم نے نوچ کھائے۔۔۔۔

تو کیا بگاڑے گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہٹ۔۔۔۔۔۔

تو نے کیا۔۔،جو تجھے کرنا تھا۔۔۔۔۔۔

تو اور تیری کالی۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsanay|Articles|Blogs|Poetry|Interviews

اب دیکھ میں کیا کرتا ہوں۔۔۔۔۔

میرے ساتھ میرا اللہ ہے۔

تو۔۔۔۔۔،

تیری نسل۔۔۔۔۔۔سب کو جہنم واصل کرونگا۔۔۔۔۔۔

بالن کے سوا گت کا سمے ہے۔۔۔۔

پنڈت نے بلند قہقہہ لگایا اور پنڈت اور اسکے چیلے وہاں سے غائب ہو گئے۔۔۔۔۔۔

مرشد صاحب نے احمد صاحب کو تیز آواز میں پکارا۔۔۔۔۔۔

احمد۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئے

حریم کو خون میں بھیگے دیکھ کر اُن کے اوسان خطا ہونے لگے۔۔۔۔

اِسکو جلدی اٹھاؤ احمد وقت کم ہے۔۔۔۔۔۔

مر جائے گی بچی۔۔۔۔۔۔۔

وہ داؤ چل چکا اِسکو فوراً اسپتال لے کر جانا ہو گا

اِسکی ساس کو بلاؤ۔۔۔

احمد صاحب تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئے

کچھ لمحے بعد عفت جہاں احمد صاحب کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئیں اور اُنکے پیچھے شگفتہ بیگم بھی کمرے میں آئیں۔اندر حریم کو خون میں ڈوبا دیکھ کر وہ تکلیف سے رونے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

مرشد نے اُن کی طرف دیکھا اور بولے۔۔۔۔۔

خبیث نے اسکا پیٹ پھاڑ دیا ہے۔۔اور بول کر گیا ہے "بالن کے آنے کا وقت آ گیا ۔۔۔۔۔۔۔"

اِسکو اسپتال لے کر جانا ہے ہمت کریں وقت نہیں ہے چلو احمد اٹھاؤ۔۔۔۔۔

چادر لاؤ کوئی۔۔۔۔۔۔۔جلدی۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے جلدی سے بستر کی چادر کھینچ کر اُتاری اور زمین پر تیزی سے بچھادی

۔۔۔۔۔۔۔۔

مرشد صاحب اور احمد صاحب نے حریم کے

نیم جان وجود کو اٹھایا اور چادر پر ڈال دیا۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے حریم کے پھٹے پیٹ کو ہاتھ سے جوڑنا چاہا مگر اُسمیں سے اسقدر تیزی

سے خون اُبل رہا تھا کہ جیسے کسی گاے کو زبیحہ کیا گیا ہو اور اس کے نرخڑے سے

خون اُبل اُبل کر نکل رہا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نے جلدی سے شگفتہ بیگم کو ٹیکسی

روکنے کا کہا اور حریم کو مرشد صاحب کے ساتھ اٹھا کر دروازے کی جانب تیزی سے

چلنے لگے جب تک وہ دروازے تک پہنچے شگفتہ بیگم ٹیکسی روک چکی تھیں۔۔۔۔۔

دونوں نے مل کر حریم کو ٹیکسی کی پچھلی سیٹ پر چادر کے ساتھ لٹایا اور عفت جہاں سے

کہا کہ وہ حریم کے پیٹ کے زخم کو دونوں ہاتھوں سے دبا کر بیٹھ جائیں۔۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے ہمت کر کے حریم کے زخم کو ہاتھوں سے دبایا اور مرشد صاحب نے

اگلی سیٹ پر بیٹھ کر احمد صاحب سے اسپتال کا نام لے کر کہا۔۔۔۔

پیچھے آؤ احمد جلدی۔۔۔۔۔۔۔

جی مرشد۔۔۔۔۔

مرشد صاحب کے بولتے ہی ٹیکسی اسپتال روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔

راستے میں مرشد صاحب نے ٹیکسی ڈرائیور سے پوچھا۔۔۔

بیٹا تمھارے پاس فون ہے۔۔۔؟؟

جی بابا ہے۔۔۔۔۔

بیٹا ایک نمبر پر فون کرنا ہے۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ بابا یہ لیں۔۔۔ڈرایور نے اپنا فون مرشد صاحب کو دے دیا۔۔۔

انھوں نے ایک نمبر ملایا دوسری جانب فوراً فون اٹھایا گیا

جی۔۔بابا۔۔۔۔۔۔

بلال آپریشن کی تیاری کرو۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔۔۔

پھر فون بند کرکے مرشد صاحب نے ڈرائیور کو واپس کردیا شکریہ بیٹا۔۔۔۔

کوئی بات نہیں بابا جی یہ جو مریضہ ہے آپ کی کون ہے۔۔۔۔

بیٹی ہے میری۔۔۔۔۔

پھر مرشد صاحب ڈرائیور سے مخاطب ہوتے ہوئے بولے۔۔۔ہاں،بس یہاں سے دائیں وہ دیکھو سامنے دارالخیر اسپتال ہے ہاں وہیں روکنا جلدی چلو۔۔۔

اِنکی ٹیکسی کے رکتے ہی۔مرشد نے ٹیکسی والے کے ساتھ مل کر حریم کو اٹھایا اور اندر لے کر بھاگے عفت جہاں کے سارے کپڑے خون میں ڈوبے ہوئے تھے جب ٹیکسی سے وہ اتر رہی تھیں تو ٹیکسی کی پچھلی سیٹ ساری خون میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔

عفت جہاں کا دل یہ سب دیکھ کر ڈوب رہا تھا۔۔۔۔۔

اندر ایمر جنسی میں داخل ہوتے ہی سامنے ایک لڑکا سفید اور آل میں سارے اسٹاف کو لیے کھڑا تھا۔۔۔

ان لوگوں کو آتے دیکھتے ہی وہ اُنکی جانب لپکا۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔

جلدی بلال بہت مشکل ہو گئی ہے اسکو بچاؤ جاؤ جلدی کرو۔۔۔۔

بہت دیر سے خون بہہ رہا ہے۔۔۔۔

جی بابا میں جاتا ہوں۔۔۔۔

پھر وہ یہ بول کر پلٹ کر سارے اسٹاف کو ہدایات دینے لگا اسٹریچر پر ڈال کر حریم کو آپریشن تھیٹر میں لے کر چلے گے۔

احمد صاحب بھی شگفتہ بیگم کے ساتھ اسپتال پہنچ چکے تھے۔۔۔۔۔

کیا ہوا مرشد صاحب کہاں لے کر گے ہیں۔۔۔۔؟

کہاں لے کر جائیں گے احمد۔۔۔۔۔۔۔۔

آپریشن تھیٹر میں ہے۔۔۔۔

دعا کرو۔۔۔۔۔مرشد صاحب نے پریشانی سے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سب منتظر نظروں سے آپریشن تھیٹر کے دروازے کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔

ایکدم سے دروازہ کھول کر وہ ڈاکٹر باہر آیا۔۔۔،اور سید حامر شد صاحب کے پاس آیا

بابا۔۔۔آپ دعا کریں۔۔۔

لڑکی کی حالت بہت خراب ہے۔۔۔۔۔

خون بھی بہت نکل گیا ہے۔۔۔۔۔

بچہ بھی پری میچور ہے دعا کریں کے سروایو کر جائے

سب خیر ہو گیان شاءاللہ۔، تم جاؤ۔۔۔۔۔

اس ڈاکٹر کے جانے کے بعد۔۔۔۔

احمد صاحب نے مرشد صاحب سے پوچھا۔۔۔

یہ آپ کو بابا کیوں کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔؟

بیٹا ہے میرا احمد

یہ اسپتال بھی اسی کا ہے۔۔۔۔۔

اوہ۔۔۔۔کیا بتایا ڈاکٹر نے۔۔۔۔۔۔!

دعا کرو احمد۔۔۔اُسے دعا کی ضرورت ہے

یہ بول کر مرشد صاحب نے تیزی سے تسبیح پڑھنی شروع کر دی۔۔۔۔۔۔

سارے شمشان گھاٹ میں تیز روشنی ہو رہی تھی

گھاٹ کے بیچ میں ایک بڑا سا آگ کا الاؤ دِہک رہا تھا

اور اس الاؤ کے ارد گرد بہت سے مردہ خور حیوان اپنی لمبی زبانوں سے زمین چاٹ رہے تھے زمین پر ہر جگہ صرف تازہ خون پڑا تھا اور الاو میں ہر تھوڑی دیر بعد ایک بچہ زبیحہ کر کے اسکا سر آگ میں ڈالا جا رہا تھا اور باقی کا دھڑ ان حیوانوں کے آگے پنڈت ڈال رہا تھا۔۔۔

بہت دیر سے یہ تماشہ جاری تھا۔۔۔۔۔

پنڈت نے اچانک اپنے دونوں ہاتھوں کو فضا میں بلند کیا۔۔۔۔۔۔

اور ہاتھ میں موجود چھ ماہ کے بچے کا سر جسم۔سے نوچ کر آگ میں پھینک دیا اور باقی بچے ہوے جسم میں موجود آدھی گردن کے حصے پر اپنے منحوس دانت گاڑ دیے اور سیر ہو کر تازہ خون پینے کا بعد۔۔۔۔۔۔

اپنی خبیث آواز میں ڈکراتے ہوے بولا۔۔۔۔۔۔۔۔

آگیا۔۔۔۔۔۔بالنوں کا بالن آگیا۔۔۔۔

ہمارا پالن ہار آگیا۔۔۔۔۔۔۔

اور پھر کالی کے پتلے کہ پاس جا کر اپنی کلائی۔کاٹی اور ایک پیالے میں اسُکا خون بھر کر کالی کے پاؤں کے اوپر اس خون کو انڈیل دیا۔۔۔۔۔۔۔

پھر سر کو جھکا کر منتر پڑھتے ہوے کہنے لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نر نم سواہا نیم ہیم دھرم کش کر نم سواہا۔۔۔۔۔۔۔۔

کالی کے بالن کا نام۔۔۔۔۔

کالی گھوشت کر نم۔۔۔۔۔۔

کالی۔۔۔۔۔۔

کالی۔۔۔۔۔۔۔۔کالی کی جے۔۔۔۔۔

چلو سواگت کا سمے ہے۔۔۔۔۔۔

بالن کا منہ میٹھا کرنا ہے۔۔۔۔

یہ بول کر پنڈت زور زور سے اپنی مکروہ آواز میں ہنسنے لگا اور ساتھ ہی اِسکے چیلے چپاٹے بھی کتوں کی طرح رینکنے لگے۔۔۔۔۔۔۔

LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI PDI LRI

آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھول کر ڈاکٹر بلال باہر آئے اور پیچھے پیچھے ایک نرس گود میں ایک بچے کو اٹھا کر باہر آئی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نرس نے عفت جہاں کی گود میں بچہ دیتے ہوئے کہا۔۔۔۔

مبارک ہو اماں جی آپ نانی بن گئیں۔۔۔۔

عفت جہاں نے بچے کو گلے لگایا اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگیں۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے پریشانی سے نرس سے پوچھا۔۔۔۔۔

میری بہو۔۔۔۔۔میری بہو کیسی ہے۔۔۔۔۔۔؟

زخم بہت بڑا تھا اماں جی۔۔۔۔۔۔ شکر ہے اللہ کا اسکی زندگی تھی بچ گئی ورنہ بچنے کی امید

بہت کم تھی

ابھی آی۔ سی۔یو میں رکھیں گے کچھ دن۔۔۔

آپ روئیں نہیں بچے کے کان میں آذان دلوائیں۔۔۔۔

لڑکا ہوا ہے۔۔۔۔۔

کمزور ہے اِسکو انکیوبیٹر میں رکھنا ہوگا۔۔۔۔۔۔

عفت جہاں نے نرس کی بات سن کر بچے کو مرشد صاحب کی گود میں دے دیا

۔۔۔۔۔۔

مرشد صاحب نے بچے کے کانوں میں اذان دی۔۔۔۔

اور پھر نرس اسکو لے کر ایک طرف بنی چلڈرن نرسری میں لے گئی۔۔۔۔۔

نرس نے اندر نرسری میں آکر ایک خالی بکس میں اس بچے کو لٹادیا ہاتھ میں۔بے بی آف حریم کا ٹیگ بھی ڈالا گیا تھا۔۔۔بچے نے آنکھیں موندر کھی تھیں

بال بھی سنہری تھے پلکیں بھی سنہری تھیں وزن میں بہت ہلکا بچہ تھا اور کمزوری کی وجہہ سے ہی اسکو انکیوبیٹر میں رکھا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

کیونکہ وقت سے پہلے پیدائش ہوئی تھی اسلیے نرس نے باقی موجود نرسنگ اسٹاف سے کہا۔۔۔

اس بچے کا بہت زیادہ خیال رکھنا یہ ڈاکٹر صاحب کے رشتے داروں کا بچہ ہے۔۔۔۔

ساتھ کی اسٹاف نے بچے کو شفقت سے دیکھا اور بولی

ہاں بھی جیسے ہم تو خیال رکھتے ہی نہیں۔۔۔۔۔

دوسری نرس واپس باہر چلی گئی اور نرسری کا اسٹاف باتوں میں مشغول ہو گیا

کچھ دیر بعد بچے کو پھندا لگا تو نرس نے اُسکے قریب

جا کر دیکھا کہ بچے کو پھندا کیوں لگ رہا ہے

بچے پر نظر ڈالتے ہی نرس اپنی جگہ پر جم کر رہ گی سارے منہ پر سرخ خون لگا ہوا تھا اور منہ کہ اندر بھی خون بھرا ہوا تھا جیسے کسی نے اسکو خون پلایا ہو۔۔۔

نرس کے منہ سے ایک دلخراش چیخ باہر نکلی اور وہ خوف سے بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑی۔۔۔۔۔

نرسری سے چیخ کی آواز سن کر مرشد صاحب اور احمد صاحب دونوں پھرتی سے نرسری

میں داخل ہوے بچے کے منہ اور چہرے پر خون لگا دیکھ کر۔۔۔۔۔

مرشد صاحب نے احمد صاحب سے کہا۔۔۔۔

دکھادیا انھوں نے اپنا کام خون پلا کر گئے ہیں۔۔۔

احمد اب ہمیں اُنکو ختم کرنے جانا ہو گا چلو آؤ جلدی کرنی ہو گی۔۔۔۔

چلو احمد ہمیں جلدی جانا ہو گا۔۔۔۔

یہ بول کر مرشد نے کچھ زیر لب پڑھا اور بچے کے کان میں پھونک دیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

بچے نے فوراً ایک بڑی سی ابکائی لی اور مرشد نے ہاتھ آگے بڑھا کر بچے کو الٹا لٹا دیا اور کمر نرمی سے سہلانے لگے ذرا سی دیر میں اس بچے کے منہ سے ایک خون والی بدبودار الٹی نکلی۔۔۔۔پھر مرشد نے اس بچے کو اٹھا کر حیران کھڑی نرس کو دیا

۔۔۔۔

بیٹا اسکو کسی اور ڈبے میں لٹا دو اب کوئی مسلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔۔۔۔

جی بہتر۔۔۔۔۔۔

نرس نے حریم کے بیٹے کو احتیاط سے ہاتھوں میں لے کر دوسرے انکیوبیٹر میں لٹا دیا

چلو احمد--------

مرشد صاحب اور احمد سلطان دونوں اسپتال سے باہر آ گے باہر آنے پر سامنے دیکھا تو

نور محمد ہاتھ باندھے کھڑا تھا---

ہاں تمھیں خبر ہو گی؟ جی مرشد----

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سامان لائے ہو---------؟

جی مرشد--------

چلو پھر بسم اللہ کرتے ہیں----

یہ بول کر مرشد صاحب اُس ٹیکسی میں بیٹھ گے جو نور محمد کے بلکل پاس کھڑی تھی

احمد صاحب ابھی تک کچھ سمجھ نہیں پائے تھے کیونکہ گاڑی کی چھت پر بہت سی لکڑیاں

رکھی ہوئی تھیں-----

مرشد صاحب نے احمد صاحب کی جانب دیکھا اور کہنے لگے آؤ احمد تم بھی ساتھ آؤ گے

احمد صاحب پھر نور محمد اور احمد صاحب کے بیٹھتے ہی ٹیکسی ڈرائیور نے ٹیکسی چلادی

سارا راستہ خاموشی سے کٹنے لگا اس وقت شام کے چار بج رہے ہونگے۔۔۔۔۔

مرشد صاحب نے نور محمد کو کال ملانے کا کہا۔۔۔

جی مرشد ملاتا ہوں

نور محمد نے کال ملا کر فون مرشد صاحب کو دے دیا۔۔

ہاں۔۔۔ہیلو بلال بچی کیسی ہے۔۔۔۔؟

ہوش آگیا۔۔۔۔؟

جسکو نور محمد لایا تھا۔۔۔۔

وہ اس بچی کا شوہر ہے۔۔۔۔

بچی سے ملاو اور بتاؤ کہ اسکا بیٹا ہوا ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی بابا۔۔۔ مگر ابھی چل پھر نہیں سکتا۔۔۔۔

میں وہیں جا رہا ہوں بلال۔۔۔۔۔

وہ لڑکا چلے گا بھی اور جیے گا بھی۔۔۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔۔ان شااللہ

آنکھوں کا کچھ ہوا۔۔۔۔۔

ایک دو مریض ہیں بہت بیمار۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا کہتے ہیں۔۔۔۔۔۔؟

کہتے ہیں اگر مر جایں تو اُنکی آنکھیں کسی کو عطیہ کر دی جائیں۔۔۔۔

کام کریں گی۔۔۔۔۔۔۔۔؟

ٹشو میچ ہو گے تو شاید ٹھیک کام کریں اسکی آنکھوں کی کچھ نسیں بھی نوچی ہوئ تھیں بابا

۔۔۔۔۔

میں کوشش کرونگا اللہ مالک ہے

چلو انکا خیال رکھنا۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔۔۔

کام مشکل ہے

ہاں بہت زیادہ۔۔۔۔۔۔

مرشد نے تفکر سے بتایا

میں دعا کرونگا

آپ کامیاب لوٹیں۔۔۔۔

فون بند کرکے مرشد نے نور محمد کو فون دے دیا۔۔۔۔

پہلے کس طرف جائیں گے مرشد۔۔۔

قبرستان۔۔۔۔۔

کونسے۔۔۔۔۔؟مرشد سمیر والے۔۔۔۔۔؟

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔۔۔۔۔

رات کے تقریباً 8 بجے وہ لوگ حیدر آباد کے قریب اس قبرستان پہنچے۔۔۔۔۔۔۔۔

قبرستان پہنچ کر مرشد نے نور محمد کو کہا۔۔۔۔

نور محمد جاؤ قبر کھودو۔۔۔۔۔۔

جی مرشد نور محمد نے کھدال نکالا گاڑی سے اور احمد صاحب کی نشاندھی پر سمیر کی قبر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔۔

قبر پر پہنچتے ہی نور محمد نے قبر کی کھدائی شروع کر دی۔۔۔۔۔۔۔

تھوڑی کھدائی کے بعد ہی قبر میں سے خون کی بد بو آنے لگی اور ساری مٹی بھی اب لال گیلی سی نکل رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کافی دیر کھدائی کرنے کے بعد نور محمد نے کچھ دیر پڑھائی کی اور پھر قبر میں بیٹھ کر ہاتھ سے کچھ ڈھونڈنے لگا۔۔۔۔۔۔

ذرا دیر میں ہی نور محمد کے ہاتھوں میں وہ آگیا جس کے لیے اس نے قبر کھودی تھی

۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سمیر کی دو انگلیاں ایسی تازہ تھی کہ جیسے آج ہی ان کو دفنایا گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نور محمد نے جیب سے ایک کپڑا نکالا اور اُن۔انگلیوں کو کپڑے میں لپیٹ کر جیب میں رکھ لیا پھر ساری قبر کو ویسے ہی برابر کر دیا جیسے کچھ دیر پہلے تھی اور جلدی سے وہاں سے چل کر ٹیکسی میں آ کر بیٹھ گیا اور مرشد کے ہاتھ میں وہ انگلیاں جیب سے نکال کر تھما دیں احمد صاحب نے افسردگی سے سمیر کی انگلیوں کو دیکھا اور اُنکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔

مرشد نے احمد صاحب کو دیکھا اور بولے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نہیں احمد رونا نہیں ہے۔۔۔۔۔

حساب لینا ہے۔۔۔۔

جلدی چلو۔۔۔۔

ڈرائیور نے مستعدی سے گاڑی دوبارہ سڑک پر ڈال دی آدھے گھنٹے کے بعد وہ اس اسٹاپ پر اترے جہاں احمد صاحب اور نور محمد اترے تھے۔۔۔۔

کافی دیر چلنے کے بعد اب وہ سارے سامان کے ساتھ کالی کے مندر میں پہنچ چکے تھے

مندر میں اتنی تیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی کہ جیسے کسی نے کئی من عطر وہاں پھینکا ہو زمین پر جا بجا سوکھے خون کے نشانات بھی موجود تھے

مرشد نے کالی کے پتُلے کی طرف دیکھا اور سب کو نیچے شمشان گھاٹ میں چلنے کا بولا اور خود سیڑھیاں اتر کر شمشان گھاٹ میں پہنچ گے۔۔۔۔۔۔۔

ایک جگہ زمین پر بہت بڑی آگ جلانے کا کالا دھبہ موجود تھا مرشد نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو اسکی چتا جلاتے ہیں اور ساری لکڑیاں انھوں نے اس جگہ ایک دائرے میں رکھ دیں

اچانک پورا مندر تیز گھنٹیوں کی آواز سے گونجنے لگا مرشد نے سمیر کی انگلیاں نکالیں اور اس پر کچھ پڑھ کر لکڑیوں کے بیچ میں رکھ دیا اور خود سامنے زمین پر بیٹھ گے

پھر مرشد احمد صاحب اور نور محمد سے بولے

اب تم دونوں بھی اسکے گرد بیٹھ جاؤ اور اپنے گرد حصار بنالو۔۔۔۔۔

نور محمد نے مرشد کے ہاتھ سے راکھ لے کر احمد صاحب کے گرد اور اپنے گرد بھی

حفاظتی حصار بنالیا۔۔۔۔۔

مرشد صاحب بولے اُسکو پتہ چل گیا ہے۔

وہ اور اسکے چیلے ابھی کھنچے آئیں گے جہاں بھی ہونگے سارے کے سارے آیں گے ان انگلیوں سے انکو جو خوشبو آئے گی اُس سے وہ باؤلے کتے کی طرح کھچے آئیں گے

۔۔۔۔۔۔۔

مرشد صاحب کے خاموش ہوتے ہی سارے شمشان گھاٹ میں منحوس آوازیں گونجنے لگیں۔۔۔۔۔

سارے شمشان گھاٹ میں۔ایسا لگتا تھا کہ بہت سے بھیڑے اور کتے عجیب سی آوزیں نکال رہے ہوں۔۔۔۔۔

مرشد نے اپنی بارعب آواز میں جلال سے کہا۔۔۔۔

سامنے آ۔۔۔۔

کیوں چھپا ہے مردود

ڈر گیا۔۔۔۔۔۔

ایکدم سے سامنے ہوا میں ایک کالا ساہیولا لہرایا

شری نارائن ڈرتا نہیں ہے ہم بھگتوں کے بھگت ہیں۔۔۔۔۔۔۔

اچھا آ ذرا سامنے تو آ۔۔۔۔۔۔۔

تیرے سامنے ہی کھڑا ہوں بڈھے۔۔۔۔۔۔

پنڈت نے حلق کے بل چیخ کر کہا۔۔۔۔۔۔

مرشد نے ذراسی راکھ اپنے سامنے سے اٹھا کر اُسکی جانب پھینکی۔۔۔۔ کہاں سامنے یہاں۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راکھ اسکے اوپر گرتے ہی بہت سے عجیب و خلقت حیوان رکھ کا ڈھیر بن کر زمین پر گر گئے۔۔۔۔۔۔

مرشد نے چمکدار آنکھوں سے سب دیکھا اور بلند آواز سے بولے

شروع کرو۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب نور محمد اور مرشد نے تیز آواز سے کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔۔۔

ان لوگوں کی پڑھائی کی آوازیں سنتے ہی سارے عجیب و غریب حیوان نما وحشی سارے کے سارے سمیر کی انگلیوں پر کودنا شروع ہو گے اب ان لکڑیوں اور سمیر کی انگلیوں پر کی فٹ اونچا منحوسوں کا ڈھیر تھا۔۔۔۔۔۔

پنڈت کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ لوگ چیخ چیخ کر کیا پڑھ رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

مگر پنڈت سارا کچھ دیکھ کر بہت ہڑبڑایا ہوا تھا ایکدم مرشد نے اپنے سامنے پڑھائی جاری رکھتے ہوے ایک چراغ جلایا اور اپنی جگہ پر کھڑے ہوئے اور پھر اس چراغ کو انکے ڈھیر پر پھینک دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سارے شمشان گھاٹ میں دلخراش منحوس آوازیں سنائی دینے لگیں۔۔۔۔۔۔۔

پنڈت نے جیسے ہی اس آگ کو بجھانے کے۔ لیے ہوا کا بگولا پھینکا مرشد بیچ میں رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گے اب مرشد اور تیزی سے پڑھائی کر رہے تھے اور ساتھ ساتھ پنڈت کی طرف پیش قدمی بھی کر رہے تھے۔۔۔۔

مرشد نے ایکدم آگے بڑھ کر پنڈت کی گردن دبوچ لی اور اسکو زمین پر پٹخ کر بولے۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بول کیا بولتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

بد بخت حدیں توڑنے پر یہی انجام مقرر ہے

تو کالی کا بھگت تھا نا کہاں گئی تیری کالی۔۔۔۔۔۔؟

میرا اللہ بڑا مددگار ہے۔۔۔۔

دیکھ جل گے سارے منحوس اب تیری باری کے۔۔۔۔۔۔

پنڈت نے خوفزدہ ہو کر مرشد کے پاؤں پکڑ لیے۔۔۔۔

بنتی کروں ہوں۔۔۔۔۔

مجھے نا جلاؤ۔۔۔۔۔۔

میں وچن دیتا ہوں۔۔۔۔۔

کسی کو نہیں تنگ کرونگا۔۔۔۔۔۔

میں کیوں تیرے وعدے پر یقین کروں۔۔۔۔۔۔

تو خبیث ہے۔۔۔۔۔۔تو مردود ہے۔۔۔۔۔۔۔

نہیں مجھے معاف کر دیو۔۔۔۔۔۔

پنڈت نے مرشد کے سامنے سر زمین پر رکھ دیا

پھر ایکدم مرشد کو پاؤں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹ لیا اور اس سے پہلے کے وہ سنبھل پاتے اُنکی گردن میں اپنے دانت گاڑ دیے

نور محمد نے سریت سے پڑھائی کرتے ہوے وہ ساری کی ساری راکھ پنڈت سے خبیث وجود پر ڈال دی۔۔۔۔۔۔

راکھ جسم پر پڑتے ہی پنڈت خود زمین پر گر کر راکھ کا ڈھیر بن گیا۔۔۔۔۔۔۔۔

مرشد جان کنی کی حالت میں زمین پر لیٹے تھے اور انکی گردن میں سے خون نکل رہا تھا

۔۔۔۔۔۔

مجھے چھوڑ دو نور محمد یہیں۔۔۔۔۔

تم اور احمد باہر نکل کر یہاں سے جاؤ

مگر مرشد صاحب۔۔۔۔۔

آپ۔۔۔۔۔۔

مجھے چھوڑ دو نور محمد اس بد بخت نے جاتے جاتے مجھے بھی مار دیا ہے کچھ دیر میں یہیں مر جاؤں گا۔۔۔۔

تم جاؤ اللہ کہ حوالے اور پھر مرشد صاحب نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔

سارے شمشان گھاٹ میں دھواں اور بدبو ہی بدبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

نور محمد اور احمد صاحب دل گرفتگی سے مندر سے باہر آ گئے۔۔۔

نور محمد باہر نکل کر زمین پر بیٹھ کر سسک سسک کر رونے لگا احمد صاحب نے اُسکے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر دلاسا دیا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو نور محمد واپس چلنا ہے۔۔۔۔۔

بہت سے نقصان کے بعد وہ دونوں واپس ٹیکسی میں آ کر بیٹھ گئے۔

فجر کے وقت نور محمد اور احمد صاحب اسپتال کے

سامنے اُترے۔۔۔۔

اسپتال میں اندر آ کر احمد صاحب بینچ پر بیٹھ گے اور نور محمد ڈاکٹر بلال کے پاس چلا گیا۔۔۔۔۔۔

صبح تک سب کو پتہ چل چکا تھا کہ مرشد صاحب اب نہیں رہے سارے ماحول میں ایک سوگواری چھائی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دن بعد۔۔۔۔۔۔

حریم کو اسپتال سے چھٹی مل گئی تھی اور وہ اسپتال سے اپنے بچے کے ساتھ گھر آچکی تھی

۔۔۔۔۔۔۔

احمد صاحب کی محبت اور عقیدت میں حریم نے احمد صاحب کے بیٹے کے نام پر بچے کا نام سمیر رکھ دیا تھا

عفت جہاں نے احمد صاحب اور شگفتہ بیگم کو کراچی میں ہی روک لیا تھا اور اُنکے اسقدر اِسرار پر انھوں نے انکی بات بالآخر مان ہی لی تھی۔۔۔

آج سارے گھر والے کافی مطمئن تھے کیونکہ آج صائم کی آنکھوں سے پٹیاں بھی اتارنی تھیں ڈاکٹر بلال نے ایک حادثے میں ہلاک آدمی کے اہلیحانہ سے بات کر کے اس کی آنکھیں صائم کے لگانے کی کوشش کی تھی جس میں انکے سینیرِ سرجن اور وہ کچھ حد تک ہی کامیاب ہوے تھے۔۔۔۔۔۔

www.neweramagazine.com

پٹیاں اُترنے پر صائم کی ایک آنکھ ہی کامیابی سے دیکھ سکتی تھی جبکہ دوسری آنکھ بہت تھوڑا دھندلا سا دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔۔

صائم کو اتنے عرصے بعد دیکھنے پر حریم خود پر قابو نہیں رکھ پائی اور صائم کا ادھورا ہاتھ پکڑ کر بلک بلک کر رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔صائم نے حریم کے سر پر ہاتھ رکھا اور بولا شکر ہے حریم ہم سب پھر سے ایک ساتھ ہیں۔۔۔۔۔۔

بہت سی تباہی کے بعد بھی۔۔۔۔۔

روؤ نہیں اللہ کا شکرادا کرو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عفت جہاں نے صائم کے پاس سمیر کو لے جا کر کہا یہ دیکھو اپنے بیٹے سمیر کو۔۔۔۔۔۔

صائم نے محبت سے اُسکو اپنی گود میں لے لیا۔۔۔۔۔

6ماہ بعد۔۔۔۔۔

حریم اٹھو نا دیکھو سمیر رو رہا ہے۔۔۔

حریم۔۔۔۔۔

صائم نے حریم کے کاندھے کو ہلاتے ہوئے نیند سے جاگاتے ہوئے کہا۔۔۔۔

حریم نے نیند سے اُٹھ کر سمیر کی نیپی چینج کی اور

اسکو کاٹ سے اٹھا کر اپنے ساتھ ہی لٹا لیا۔۔۔۔۔

سمیر اور حریم دونوں پھر سے گہری نیند سو گئے۔۔۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد صائم کی آنکھ کسی آواز سے کُھلی

صائم نے بستر پر آپنے آس پاس دیکھا سمیر کہیں نہیں تھا۔۔۔۔

صائم نے سارا کمرہ دیکھا سات ماہ کا بچہ جا کہاں سکتا تھا

سارا گھر دیکھنے کے بعد صائم نے کچن کا رخ کیا۔۔۔۔

سامنے فرج کھلا ہوا تھا۔۔۔ صائم نے پریشانی سے اندر آکر دیکھا تو سامنے سمیر کھڑا ہوا

کچا گوشت کھا رہا تھا۔۔۔۔۔

اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہونے پر۔۔۔۔

سمیر نے گردن موڑی اور اپنی کالی آنکھوں کو صائم کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر بولا

www.neweramagazine.com

۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ڈر گئے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

صائم خوف سے زمین پر بیہوش ہو کر گر چکا تھا۔۔۔۔۔۔

ہا۔۔۔۔۔شیطان کے وعدے پر اعتبار کیا۔۔۔

کتنا غلط کیا۔۔۔۔۔۔۔۔چچ چچ۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❤️ ختم شدہ ❤️

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews